NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE UNIVERSITY OF OXFORD.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مولفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفیسر علم انتظام مدن یونیورسٹی اکسفرد

جسکو

باضافہ چند مفید حاشیوں کے

سینٹیفک سوسئیٹی نے اردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL.

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریه

سین تیفک سوسیٹتي نهایت شکر ادا کرتي هی اپنے دو ممبروں
بابو رام کالي چودهري صاحب منصف بلیا ضلع غازي پور اور
راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو
صاحبوں نے اپنے بے بها وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه
کرنے میں صرف کیا اور روحاني اور جسماني محنت اُٹهانے سے سوسیٹتي
کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرتر سین تیفک سوسیٹتي

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون | صفحہ

دیباچہ

دولت کي ماہیت

علم انتظام مدن کي چار اصلوں کا بیان

مضمون	صفحه

تقسیم دولت کا بیان

مضمون | صفحه

صفحه　　　　　　　　　　　　　　　　　　مضمون

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۲	مقوصہ	مقبوضہ
از ۲۴ تا ۳۸		قیمت	مالیت
۲۶	۶	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاجاتتوئي	حاجاتي
۴۶	۱۴	تواضح	تواضع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	یارم	یارن
۱۵۲	۶	خاس	خاص
۲۱۳	۵	هوئي	هوا
۲۱۷	۱۸	محنت	صحت
۲۳۴	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپیئے	ذخیرہ

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یہہ مزدہ سنایا جاتا ھی کہ اس رسالہ میں بہت مختصر بیان اُس علم فیض آمود کا ھی کہ بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم ھوتے ھیں اور وہ علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي ھی اور یہہ بات واضح ھو کہ اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معني اختیار کیئے ھیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنھوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں ھي پر اکتفا نکي بلکہ سیاست مدنیہ کو بھي داخل کیا مرسیر ڈي لا ریوائیري صاحب نے ایک رسالہ تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا کہ یہہ رسالہ ایسے انتظام عام کے بیان میں ھی کہ وہ اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعہ ھی جو دنیا میں ممکن الحصول ھیں اور سر جیمس ستورٹ صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے ھیں کہ بڑا مقصود اُسکا یہہ ھی کہ تمام لوگوں کو کھانے کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھي طرح معلوم ھو جاویں اور جو اُمور اُنکے مانع مزاحم ھوویں وہ رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري سامان مہیا ھوویں اور اِس زمانہ کے یورپ کے مورخ بھي اِس علم کے مقصد کو ایسا ھي وسیع سمجھتے ھیں چنانچہ ستارک صاحب فرماتے ھیں کہ علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم ھی کہ اُنکے ذریعہ سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي ھوتي ھی اور سیسمانڈي صاحب کہتے ھیں کہ غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بهلائي کے وہ مرتبے اور فائدے هیں جو بطفیل حکومت حاصل هوتي هیں اور سے صاحب یہہ لکهتے هیں کہ اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے هیں اور یہہ وہ علم هی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروهوں کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل هوتے هیں زمانہ حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال هی کہ وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي هیں کہ هم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکهینگے مگر باوصف اُسکي مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چهوڑ کر حد سي پاؤں نکالے اور بیگانہ کاموں میں هاتهہ ڈالا یعني عام مقنن یا منتظم کے کام میں دست‌اندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم هی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈهنگ ٹهیک هوتے هیں جو آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند هوتے هیں اور مبادلہ اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي هی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي هی کہ اُنکے وسیلہ سے آدمي کي محنت اُس قابل هو جاتي هی کہ بہت سي دولت اُس سے حاصل هووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینے جو تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لیئے کمال کفایت سے ممکن هوویں بخوبي تحقیق هو جاتے هیں *

علم انتظام مدن کا محدود هونا

واضح هو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور هیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بهي آسان نہیں اور اصل یہہ هی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بهي اُن تحقیقوں میں داخل هیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور هی جو اُس خاص گروہ کے باهمي معاملات سے علاقہ رکهتي هیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود هو اور یقین واثق هی کہ بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چهوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجهہ بوجهہ سے

محال و متعذر هی اور یهه بهي یقین هی که اپني اور اپنے طالب علموں کي توجهه کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو هماري کتاب بهت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز هوگي به نسبت اُسکے که هم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بهت کم محدود و معین هیں اگرچه بجائے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے هیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط هیں دوڑ دهوپ کریں واضح هو که اگرچه ایسے ایسے سوال که مال و دولت کا قبضه کهاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروه کے حق میں جسکا وہ ایک رکن هی مفید یا مضر هی اور هر مختلف گروه میں دولت کي کیسي تقسیم خواهش کي قابل هی اور وہ کیا وسیلے هیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان هو سکتي هی بهت دلچسپ اور مشکل هیں لیکن جن معنوں میں که علم انتطام مدن مستعمل هے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا که جهاز راني کا علم هیئت سے تعلق رکھتا هی اگرچه ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري هیں جو علم انتطام مدن سے حاصل هوتي هیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں که سوالات کے حل کے لیئے وهي کافي وافي هوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریه هوویں اور حقیقت یهه هی که جو ایسي چهان بین کرتا هی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا هی اور یهه علم ایجاد قوانین ایسا هی که اگرچه اُسمیں انتطام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت بڑتي هی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتطام مدن سے اختلاف رکھتا هی اسلیئے که تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکه ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بهلائي هی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے هیں جو کمال قوي گواهوں سے ثبوت کو پهنچتي هیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا هی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وهم و گمان تک سند لیجاتي هی اور جو آدمي که توضیح اس علم کي کرتا هی اُسکو صرف یهي قابلیت نہیں هوتي که وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکه اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا هی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا هی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے معلق هوتا هی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بهي داخل هوتي هیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي هیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُتھانے کي حاجت نہیں هوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا هی بیساختہ بول اُتھتا هی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تہیں اور میں اُنکو جانتا تها اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا هی وہ بهي ویسے هي عام هوتے هیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح هو تو یہہ نتیجے بهي ویسے هي صحیح هوتے هیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح هوکہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق هیں وہ عموماً درست اور صحیح هوتے هیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے هیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف هونا ممکن هی مگر باوصف اسکے جو کچھہ کہ تهیک تهیک اصل حالات هیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے هیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے هوتے هیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

---

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمہ هی جسکے معنے یہہ هیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا هو اُسکے خرید لینے سے یا گورنمنٹ کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل هووے مثلاً ایست انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں هندوستان کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاهي کے حاصل تها اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینے سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتے هیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي هوئي چیزوں کے بیچنے کا کل اختیار رکھتا هی وہ اُسکا قدرتي حق هی وہ قانوناً مانوپلائي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلز کہتے هیں ایک ایسا مضمون هی کہ هندوستانیوں کو بهي اُس سے واقف هونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید هوگا اسلیئے همنے مختصر حاشیہ لکھنا مناسب نہ سمجھہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکھدیا هي وهاں ملاحظہ کیا جاوے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھنی چاهییے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے
هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپنی طرف سے کوئي
بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل
درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپنی طرف سے بیان کرنی حق اُس مولف
بلکہ حصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي
کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر
دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم
صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب
کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام
مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے
یا اُسسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان
کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام
امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم
کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف
هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا
هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور
مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین
کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور
مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح
سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي
نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ
هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن
سیاست سے متعلق هے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں
کے جو اُسکے ممدو معاون هوتي هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون
هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ
کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ هے اور اُسکے ایسے
ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک
ادنے وسیلہ هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

مدد و معاون ہے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ہوا ہے اور وہ
مزاحمت دو طرح پر ہوتي ہے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث
سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا ہوتے ہیں دوسرے یہہ کہ
جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ہیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے
تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ہو جاتے ہیں چنانچہ بلحاظ پہلے
امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاني ہیں کہ وہ لوگ
دولت کے باب میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ آرام خلایق اور
مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکہتے اگرچہ جي چاھتا ہے کہ یہہ
شکایت کسي معقول اصل پر مبني ہوني مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا
جاتا ہے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یہي نہیں کہ اصول کا بیان کیا
کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنہیں کا کام ہے ورنہ اور کسي
وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ہوسکتا کہ وہ صرف ایک ہي طرف
متوجہہ ہیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف
کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا
یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ہے کہ قصے
قضاے ہمیشہ کے لیئے باقي رہیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ جو
مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلان طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت
ھاتھہ آتي ہے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ
ضرور اس بیہودگي کا ملزم ہوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر
سمجھتا ہے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے
تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط
کردینے سے یہہ غلطي البتہ ہو جاتي ہے اور اگر کوئي مصنف اس صریح
غلطي سے باز رہے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاھے اپنے مضمون خاص سے
لگائے رکھے تو اوتنا ہي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے
ساتھہ ملانے جلانے سے جنکا وہ مدد و معاون ہوتا ہے کبھي کبھي ایسے
دھوکہ میں جاپڑتے ہیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ
تحقیقاتیں کرنے لگتے ہیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ہوتا
اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے هیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں هوتے اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے هیں هم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات کو بطور فخریہ جمع کرتے هیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاهیئے کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے هوتے هیں یہہ بات همیشہ سني جاتي هے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور تجربونکا هے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے اسباب کا تقاضا کرتا هے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع کیئے گئے اُن سے اُسي بڑي دو جلدیں هوئیں کہ اگراُن تمام رسالوں کو جو انتظام مدن میں لکھے گئے هیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي کم هو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد هیں دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان هوسکتي هیں مگر اُن باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام هے باعث اُسکا یہہ هوسکتا هے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي هے هنوز وہ ناتمام هے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ هے کہ جن مطلبوں کي تحقیق اس علم میں کیجاتي هے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک هیں کہ اُن کے لیئے اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا هے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد هوتي هیں بلکہ اگر اُن تمام چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي هیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس دشواري کا سبب یہہ بھي هوتا هے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے جن جن لفظوں کا استعمال هوتا هی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے هیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل هوتے هیں کہ علمي مطلبوں کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے هوتے هیں یا نہایت تنگ اور تاریک اور نتیجہ یہہ هاتھہ آتا هي کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ہیں جنکا خارج کرنا مقصود ہوتا ہی یا ایسے ایسے مضمون سے الگ ہوجاتے ہیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ہوتا ہی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ہیں کہ ہرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ہوتي ہے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ہین کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھتی ہیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ہی اور صرف مطلبوں کي چھان بین مِیں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ہوتي مگر حقیقت یہہ ہی کہ کسینے نہیں کي اب بہت تھوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کي جاتي ہی اور جو کتاب کہ بنام قوموں کے دولت کے مشہور و معروف ہے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھہ تھوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتني بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو في زمانا مشہور و معروف ہے وہ کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ہوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ہیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ہیں جس سے پڑھنےوالے کو حیراني و پریشاني ہوتي ہی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ہیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ہی چنانچہ ہم بھي لاچار ہوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ہاں یہہ شکایت ضرور ہی کہ ایسي ایجاد اُنکي جیسیکہ لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تھي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ہي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

كي اجرت كی ساتهہ استعمال كيا تو كبهي وہ معنے اختيار كيئے جو نہايت
عام پسند هيں يعني تعداد اور كبهي وہ انوكهے معنے ليئے جو اُنهوں نے
خود مقرر كيئے يعنے مناسبت سے مراد ركهي *

جو باتيں كہ همنے بيان كيں اُنسے صرف يهي غرض نہيں كہ علم
انتظام مدن كو جو ابتك بہت كم ترقي هوئي اُسكا باعث واضح هووے
اور جن وسيلوں سے جلد ترقي اُسكي منصور هی وہ ظاهر و باهر هوجاوين
بلكہ يهہ بهي غرض هی كہ پڑهنے والے اس كتاب كي اصليت سے واقف
هوجاويں چنانچہ اس كتاب ميں بہت سے ايسے مباحثے پاے جاوينگے
جو چند مشہور لفظوں كے نہايت عمدہ استعمال پر هوئے هيں اگرچہ اُن
كو دلچسپ كرنا ممكن نہيں مگر يهہ توقع هی كہ وہ اُنكو بڑے بڑے
باريك مسئلوں پر متوجهہ كرينگے اور نہايت نافع هونگے گو وہ ترتيب
اصطلاحوں كي جو همنے اختيار كي هی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد کہ علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وہ علم هی کہ اُسکے ذریعہ سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پہلا کام اپنا یہہ هی کہ اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضہ کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیلہ سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یہہ تفسیر کیجاوے کہ دولت سے وہ چیزیں مراد هیں کہ اُمیں تبدیل و معاوضہ یعني خریدنے اور کرایہ پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یہہ بھي واضح رهے کہ لفظ قیمت کي تفسیر کامل آیندہ بیان هوگي باقي یہاں صرف استدر کہنا کافي هی کہ اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضہ میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پہلا جز افادہ

منجملہ اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعہ سے هر شی بجاے خود قیمت‌دار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطہ یا بلا واسطہ راحت جسماني اور نفساني غرضکہ هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکہ هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نہیں جاتا کہ یہہ معني ٹھیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھي جاویں اُردو زبان میں بھي کوئي لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرنا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ھم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھي دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ھووے اگرچہ کوئي شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالي نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماري زبان میں اور کوئي لفظ ایسا بھي نہیں جو اتنا بھي ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماري زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزي زبان میں بھي جس سے یہہ کتاب ترجمہ ھوئي ھی کوئي ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوي ھووے لاچار مالتھس صاحب نے بھي اپني کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فرانسیسي زبان میں بھي باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھي باتوں کي گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنہوں نے بباعث نہونے کسي دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسي لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسي صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئي چیز مرغوب ھو جاتي ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کي نسبت بھي زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ افادہ جسکي تفسیر بیان کي گئي قسمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئي شخص ایسا بھي ھوگا کہ اپني شے مقبوضہ کو جو تھوڑي بہت کچھہ بھي کام کي ھو ایسي چیز کے بدلے دینی پر راضي ھو جو محض نکمي ھووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کي جانب سے بالکل بیغرضانہ ھوگا مگر یہہ بات بھي واضح رھی کہ ھم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ھیں افادہ اُنکا کوئي صفت ذاتي نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ھوتا ھی جو انسانوں کي تکلیفوں سے اور اُنکي راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتي بدلتي رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کي قابلیت

پیدا ہوتي هی جس میں ہمیشہ کمي بیشي هوتي رهتي هی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے هیں پس یهي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث هوتا هی

دوسرا جزء

تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا هی اور یهه اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نهیں رکهتي بلکہ تمام چیزوں سے منوط ومربوط هي اسلیئے کہ بجاے خود کوئي ایسي چیز نهیں هی کہ تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان هووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے هر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجهنا چاهیئے اِسلیئے کہ هر شخص اُسمیں سے جس قدر چاهے بذریعہ محنت کي لے سکتا هی مثلاً سمندر کا پاني جبسبکہ بحسب ظاهرهم سمجهتے هیں کہ بہت فراوان و نہایت بے پایان هی اور جو شخص اس تک پہنچے وہ جسقدر چاهے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگهہ لاکر رکها جاوے تو وہ محدود و معین هی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسیکو نهیں مل سکتا کہ اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضہ کرلے بلکہ اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا هی اور علی‌هذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں هم اُسکو بے حد و بے پایان سمجهہ سکتے هیں اور هر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا هی مگر جو ٹکڑا اُسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود هوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سي چیزیں ایسي بهي هیں کہ بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود هوتي هیں جیسیکہ دریا کا پاني کہ تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاهیئے اُس سے بهي بہت زیادہ هوتا هے اور یهي باعث هی کہ کوئي آدمي ڈول بهرنے کي اِجازت کا محتاج نهیں هوتا مگر جو لوگ وهاں پن‌چکیاں چلاني چاهیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نهیں هوتي اور اِسلیئے اُس حق زائد کي نظر سے اُنکو کچهہ نہ کچهہ دینا پڑتا هی *

واضح هو کہ کفایت شعاري کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کي اصطلاح میں وہ سبب بھي داخل هوتے هیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل هوتي هی چنانچہ دولت کي بعض بعض چیزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن هرجوں کے سبب سے محدود و معین هوجاتي هی جنکے روکنی کا کوئي علاج نہیں هوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائي هیں اور کینوا صاحب نے جو پتھر کي شبیھیں تراشي هیں اُنکي تعداد کم تو هوسکتي هی مگر بڑہ نہیں سکتي اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسي هیں کہ اُنکي تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتي هی مگر اسپر بھي حق یہہ هی کہ اُنکو محدود هي سمجھنا چاهیئی اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود هیں بلکہ اُن هرجوں کے سبب سے هی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم هیں مثلاً آج کل یہہ عالم هی کہ سونے کي نسبت پینتالیس گني زیادہ چاندي کھاں سے نکالي جاتي هی مگر اسي قدر اُسکا رواج بھي ملک یورپ میں زیادہ هی حاصل یہہ کہ انسانوں کي محنت کے ذریعہ سے سونے چاندي کي مقداریں بڑہ سکتي هیں اور روز روز کي ترقیوں سے وهاں تک پہنچ سکتي هیں کہ حد اُسکي دریافت نہیں اور جس هرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود هیں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي هی کہ وہ اُنکے بڑھانے میں ایسي سعي اور کوشش نہیں کرتے جو ضروري و لابدي هی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھي چھتانک چاندي کے لیئے درکار هی سولہ گني اُسکي اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب هی اور اسي سبب سے جس هرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود هی وہ اُس هرج سے سولہ گنا زیادہ قوي هی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود هی اور اسي لیئے هماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي مقدار وصول سولہ گني زیادہ محدود هی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود هی اُس سے پینتالیس گني زیادہ چاندي موجود هی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح هی کہ کرتے اور کرتیوں کي تعداد انگلستان میں برابر برابر هی اور هر ایک کي تعداد انسانوں کي محنت سے بیحد بڑہ سکتي هی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتي کي تیاري میں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرنے کي نیاري مبں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرنوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبه زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرنیوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کونین گني زیادہ محدود سمجهنے هیں اگرچه تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یهه که جب کبهي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑهنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو که یهه وصف ایسا هی که جس چیز میں یهه بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یهه هی که جو قوتیں که اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تهوڑي همیشه کے لیئے یا تهوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یهه بات ظاهر هی که اس مطلب کے واسطے خاص قبضه کي صلاحیت شرط هی اسلیئے که جس چیز کے دینے سے انکار نهیں هوسکتا اُسکو دے بهي نهیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی که جسکے عدم پر اختیار نهیں اُسکے وجود پر بهي اختیار نهیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بهت کم هیں که وہ بالکل خاص قبضه کے قابل نهوں بلکه همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نهیں که وہ خاص قبضه کے قابل نهو اور بلاشبهه جو جو مثالیں خاص قبضه کے قابل نهونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مستر سی صاحب اپنے رساله علم انتظام مدن میں یهه بات لکهتے هیں که زمین هي ایسي قدرتي چیز هی که قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضه میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بهي جس سے مچهلیاں هاتهه آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا ھی اور ھوا بھي ھمکو قوت بخشتي ھی اور سورج گرمي دیتا ھی مگر کوئي آدمي یہہ نہیں کہہ سکتا ھی کہ ھوا اور آفتاب میرے مملوک ھیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق ھوں مؤلف کہتا ھے کہ ھرجگہہ کي دھوپ اور ھوا الگ الگ ھی اور اس بات کا بہت لمبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائدہ ھی کہ بعضي بعضي جگہہ تھوڑي ھوا ھوني ھے اور بعض جگہہ بہت سي ھوا پائي جاتي ھے یا جزیرہ ملول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بہت پیداواري کا سبب ھوتي ھیں اور جبکہ ھرجگہہ کي زمین خاص قبضہ کے قابل ھی تو آب و ھوا کي خاصیت بھي جو اُس زمین سے متعلق ھی خاص قبضہ کے قابل ھوني چاھیئے چنانچہ یہہ سوال کیا جاتا ھی کہ کہ کوت روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث ھی اور جواب اُسکا یہہ دیا جاتا ھی کہ وھانکے آفتاب کي گرمي باعث ھی اور یہہ بھي پوچھا جاتا ھی کہ اُن مکانوں کے قیمتي ھونے کا کیا سبب ھی جنمیں سے ھائیڈ ‡ کي چراگاھوں کا تماشا نظر آتا ھی اور جواب اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ اُن مکانوں کي ھوا کي صفائي کا باعث ھے باقي رھے دریا اور سمندر اُنکي بھي ایسي ھي مثالیں ھیں اور اُن میں بھي یھي بات ثابت ھوسکتي ھی چنانچہ انگلستان کے بہت سے دریاؤں پر بہ نسبت اُنکی مساوي سطحہ زمینوں کی خاص قبضہ کي کچھہ کم رغبت نہیں ھی بلکہ وہ اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیادہ باعث ھیں اور جبکہ مسٹر سی صاحب صوبہ لینک شائر میں خود آئی تھے تو اُنھوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ھوگا کہ ھر ندي میں بارش کا ھر انچہہ دستاویز پٹہ اور قبالہ بیع کا مضمون ھوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بھي خاص قبضہ کے قابل ھیں کہ بعض اوقات گذشتہ لڑائي میں چھہ لاکھہ روپیہ سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوہ اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار منچھلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رہتے ھیں *

---

† ملول ایک بڑا جزیرہ ملک اسٹریلیا کے شمالي کنارہ کے قریب اُسي ملک سے متعلق ھی زمین اِسکے آٹھارہ سو میل مربعہ ھی

‡ ھائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شہر ھی جو شہر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب ھی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہیں رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم هو سکتي هیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل هیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق هیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي هیں جیسیکہ کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک هووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا هو کہ بچپن سے اُس میں رها سها پالا پوسا گیا هي یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا هی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نهو یا اُسمیں ایسے کمرے بناے هوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نہوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پہنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت هے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بھي پیدا هوسکتے هیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمي چاهیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچھي اور عمدہ هیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نہیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یهاں تک بھر پور هے کہ ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچھي ریاست هوسکني هی چنانچہ کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں هیں ایک شاندار دربار کے واسطے نہایت مناسب هیں مگر بادشاہ اور بادشاهي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نہیں اور ایساهي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌هیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے هیں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا هی مگر وہ لطف خاص اُسکو هرگز نصیب نہیں هوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌هل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُٹھا سکتے هیں اور بہت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا هر شخص کي نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا هی کہ وہ ایک هاتھہ سے دوسرے هاتھہ میں جاتي هیں جیسے کہ اگر کوئي ٹوپي یا کوئي میز گھر میں بھیجي جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسي هي معلوم هوگي جیسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت هوگا کہ تمام دنیا کي نظروںمیں قدر اُسکي گھٹ گئي گویا وہ استعمالي هوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں
رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ
ترتیب جس میں اسعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت
خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بلاشبہہ بہت
سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسلیئے ہم
بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب
و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت
میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض
بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور
بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے
علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عمل کي قوتیں مقدار حصول
میں محدود ہیں اور بہ نسبت ایلن وک یا بلن ہیم کے قبض و تصرف
کي افادہ راحت اور رنج تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر
ہیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا
ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي
ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہے
منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہے
اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہے جیسے کہ کسي [illegible] میسان کے
عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے
چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع الزوال ہے جو کسي
کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہے اور وہ طبعي خوشنودي ہے جو
اس خیال سے رہتي ہے کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ
قابل انتقال ہے وہ وہ فیض رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں حاصل
ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ہے جیسے کہ اگر
کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور
کسبي کمالوں کو مجھپر منتقل کریگا اور میري جوابدہي ایسي انصرام
پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر
جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي
ہے جو اُسکو اپنے چستي اور [illegible] کي مشق و مہارت سے حاصل ہے

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب ہوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ
میں بہت تھوڑا ہی اور ایسی ہی اگر کوئی مسافر جہاز نشین جہاز والوں
کی چابکی چالاکی پر حسد کرے تو وہ لوگ اسباب پر قادر نہیں کہ
اُس مسافر کی ذات میں تاب وطاقت یا دلیری بیباکی اپنی منتقل
کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر
کے مطلب کے واسطے وسیلہ ہیں اور جسقدر کہ وہ وصف اُس
غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے ہیں اُسیقدر وہ غریب
ایسی خوبی سے اُن وصفونکا مزا اُٹھاتا ہی کہ گویا وہ اوصاف
اُسیکی ذات میں مرکوز ہیں اور غالب یہہ ہی کہ قزول بھی شکار
میں اُسی طرح کی خوشی پاتا ہی جیسے کہ وکیل نے کچہری میں پائی
اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں ہو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے
مگر جسقدر کہ اُس قزول کی تاب و طاقت اور چابکی چالاکی اور کمال
مہارت سواری اُسکو اسباب کے قابل کرتی ہی کہ وہ اپنے آقا کو شکاری
کتوں کے قریب رکھے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسی خوبی کے ساتھہ
خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے ہیں جیسے کہ زین و لگام اُسکی
سکتے ہیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمی بھی خرید کیئے جانیکے
قابل د جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اُن
ملکوں میں غلاموں اور حیثیوں کی قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں
کے موافق ہوتا ہی جنسے وقابل فروخت کے ہوتے ہیں اگر یہہ سوال
اگلے وقتوں میں پیش کیا جا کہ صفات ذاتیہ بھی دولت کی چیزیں
ہیں یا نہیں تو بحث اُسکی صاف اور حل اُسکا آسان ہوتا اور ہر شخص
ایتھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتی ہی اُسکی تمام قیمت کا باعث
ہی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل ہیں مگر فرق اسقدر
ہے کہ آزاد آدمی ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے
تئیں فروخت کرتا ہی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے ہیں اور ہر
کام اور ہر وقت یعنی ہمیشہ کے لیئے اُنکی فروخت ہوتی ہی اور دوسرے
یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتی آقاؤں کی دولت کا ایک حصہ ہوتے ہیں
اور آزادونکے وصف ذاتی جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل ہوتے ہیں خود
اُنہیں کی دولت کا حصہ ہوتے ہیں اور وہ وصف اُنکی فوت ہونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ہوسکتے ھیں یا
اُس ملک کی رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کی
حاجت نرھي بے قدر و قیمت ھو سکتی ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر
کرکے وہ وصف ذاتی بڑی دولت ھیں اور اُن ذاتی وصفوں کی مشق و
مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان
اور اِسکاتلینڈ اور ویلز کی زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *-

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول
کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کی
محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو
قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکی بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعنی
مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمی کی اصلی طبیعت ھی اور عز
و امتیاز کی محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگی بسر کرنیکو ایسی
دو چار چیزیں جیسے آلو پانی نمک اور دو چار سد ھی سادھے کپڑے
اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا
ایندھن اِنگلستان کے ملک کی آب و ھوا میں کافی و وافی ھی اور حقیقت
میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کی اوقات ایسی ھی بسر ھوتی ھی اور
گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئی
آدمی ان چیزوں پر جی جان سے راضی نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود
اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کی چیزوں سے خوراک اپنی مقرر کرے مگر
یہہ خواھش سواے پوشاک کی خواھش کے اور سب خواھشوں کی
بہ نسبت بہت آسانی سے دب جاتی ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور
پر ھوتی ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں
پورے عیاش ھو گئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے
پر راضی تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتی تھی اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے ھنگامے برپا ھیں اب بھي بہت سے لوگ ایسے ھیں کہ اپنے کھانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکھتے ھیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بھي داخل ھیں جنکي اشتہا کفایت شعاري کے قابو میں نہیں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواھش ھے اور حقیقت یہہ ھی کہ یہہ ایک ایسي لذت ھی کہ وہ اسبات کي مقدم نشاني ھی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشي حالتوں سے باھر آتي ھی اور وہ جلد پایہ عالي کو پہنچ جاتي ھی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کي ترقي ھوتي جاتي ھے اُسیقدر ایسي نظروں سے گرتي جاتي ھی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سیدھي سادھي پوشاک پہننے لگتے ھیں *

بعد اُسکے اچھے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر ھوتا ھی اور یہہ ایسي خواھشیں ھیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا ھوتا ھی وہ بالکل سیر نہیں ھوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقي ھوتي ھی اُسیقدر شوق و ذوق بڑھتا جاتا ھی چنانچہ ایک معمولي مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان ھم آج کل چاھتے ھیں وہ اُس سے بہت زیادہ ھی جو پہلي صدي کے امیروں کو میسر ھوا تھا بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ ھنري ھشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نہوتا اور تاریخوں سے دریافت ھوا ھی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کي خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماري باسنوں کي اور ایک کھلتي مندتي چوکي اور ایک جوڑا انگیٹھیوں کا اور ایک چھوٹاسا آینہ تھا اور با وصف اِسکے کہ اپنے ھمعصر بادشاھوں میں بڑا روپیئی والا مشھور تھا اور اب گمان غالب ھی کہ ھمارے پوتے پڑوتے ھماري آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھریں گے *

یہہ بات واضح ھی کہ ھماري خواھشیں جسقدر کیفیت گوناگوني پر مایل ھوتي ھیں اُسقدر متدار اور کمیت پر ملتفت نہیں ھوتي ھیں چنانچہ کسي ایک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هی وہ حد معین هي نهیں رکهتي بلکه پهلے اس سے که وہ اپني غایت کو پهنچے روز بروز گهتني جاتي هی اور ایک قسم کي دو چیزوں سے وہ خوشي دوچند نهیں هوتي جو قسم مذکور کي ایک شے سے حاصل هوتي هی اور جسقدر خوشي که دو چیزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم کي دس چیزوں سے وہ هرگز پچگني نهوگي غرضکه جسقدر افراط سے کوئي چیز هوتي هی اُسیقدر وہ لوگ بهي بهت سے هوتے هیں جنکے پاس وہ چیز هوتي هی جو اُسکے ذخیرہ کو بڑهانا نهیں چاهتے یا چاهتے هیں تو بهت تهوڑا چاهتے هیں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چیز کي آیندہ مقدار حصول کا افادہ بالکل یا قریب اُسکے جاتا رهتا هی غرض که وہ چیز اُنکي نظروں میں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتیاج اُسکي هوتي هی اور مقدار حاجت کي بڑہ جاتي هی اور اُسکا افادہ یعني وہ خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معین کے حصول سے حاصل هوتي هی زیادہ بڑہ جاتي هی *

اگرچه مختلف چیزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هی مگر بمقابله تمناے عز و امتیاز کے بهت ضعیف و خفیف هی اور یهه ایک ایسي آرزو هی که اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کیا جاوے جیسیکه تمام لوگوں میں هر زمانه میں ظهور اُسکا پایا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهه اپنے آتي هی اور گور تک همراہ رهتي هی تو اُسکو نهایت، قوي جذبه اور شوق غالب انسان کا تصور کریں *

شان و امتیاز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هی اور حق یهه هی که دولتمندي ایک ایسي عزیز چیز هی که چهوتے بڑے اُسپر مرتے هیں اور تمام اِنسان آپ کو اُس تک پهنچنے کے قابل سمجهتے هیں اور اپنے همچشموں میں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹهیک ٹهاک رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعدہ هی جو اصلي حاجتوں کا کهتکا نهیں رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ایسي ایسي تکلیفیں اُٹهاتے هیں که اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکلیف کا خوف یا کسي خوشي کي اُمید آمادہ نکرتي اور اُن تکلیفوں کو غلامان خانه‌زاد بهي مار پیٹ کے اندیشوں یا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر یهه بات ایسي هی که صرف

ظاهر کي تیپ تاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † دریاے پیکتولس کے تمام سونے سے اگر اُسمیں استقدر هوتا که گویا ‖ میداس اُسمیں ابهي نہا کو گیا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتیاز نہوتا جو اُس سونے کو اُس میں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طریقه که اُسکے دریعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هیں وه صرف ایسي اشیاء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد ومقدار حصول میں محدود هیں یعنے وه چیزیں جو کم بهم پهنچتي هیں مگر یهه بات یاد رهے که قلت حصول انکي مرغوبیت کے لیئے کافي نهیں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ایسي بهي چاهیئے که وه اُسکے ذریعه سے مرغوب هو جاتي هیں اور وه بات ایسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزدیک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ایسي کمیاب هی جیسے اور شے عزیزالوجود کمیاب هوتي هی مگر جب که مدرسه میں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسمیں ایسي نهیں پائي جاتي که وه اُس کے طفیل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسمیں کچهه شک و شبهه نهیں که وه یکتا و بے همتا

---

† یهه ایک چهوتي ندي کوچک ایشیا کے اینےٹولیا کے ضلع میں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ میں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب میں بهتي هے متقدمیں‌میں سونے کے ریتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ریتے کا سبب ایک جهوٹي کهاني کو قرار دیا تها که میداس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ریته اُس میں هو گیا

‖ بطور کهاني کے یهه بات مشهور هی که یهه شخص فرجیه کا بادشاه اور اور فئیس کا شاگرد تها اور ڈایو نیسس‌کي پرستش کا ترقي دینے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈایونیسس جب تهریس سے فرجیه پر آتا تها تو اُسکا پیر سیلینس نشه کي حالت میں رسته بهک کر میداس کے باغ میں آنکلا میداس کے آدمي اُسکو پکڑ کو میداس کے پاس لے آئے اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مرید ڈایونیسس کے پاس پهونچادیا تب اُسنے میداس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چیز کو میں چهوؤں وه سونے کي هوجایا کرے یهه درخواست اُسکي پذیرا هوگئي جب کهانے پینے کي چیز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي کہ یهه تاثیر مجهه سے جاتي رهے تب ڈایونیسس نے اُس سے کها که تو دریاے پیکتولس میں جاکر نہا تو یهه بات جاتي رهیگي چنانچه وه اُسمیں نهایا اور اُسکے نهانے سے تمام ریته اُس دریا کا سونے کا هوگیا *

هی مگر وہ ایک میلي کچیلي دهبہدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے معروف و مشہور هی هاتهہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد همت هوگا کہ اُس عالي طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکهہ بهال کریں جسکي تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهہ روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ مقصود اُسکا جب حاصل هوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد و مقدار حصول کے محدود هونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظہور میں آتي هی وہ سبب یہانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں کہ کوئي چیز اُسسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نہیں هوتي *

واضح هو کہ الماس ایسي چیز هی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزوں کي بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چهٹانک بهر سے کچهہ کم هیں لوگ اُسکو دس لاکهہ روپیہ کا بتاتے هیں اور یہہ دس لاکهہ روپیہ تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانہ محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کهوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں وہ محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني تیں هزار انگریزي کنبوں یا بارہ هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت سے میسر هوتیں اور اصل یہہ هے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چهٹانک بهر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي قوت ادراک کو سرور اُسسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکهہ بهي دیکهتے دیکهتے تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی کہ وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ ہزارہا آدمیونکو آرام پہنچتا هی اور گمان ایسا هی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل هوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا هوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل هوئي مگر آدھي چھتانک کے وزن کا هیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي هاتھہ نہیں لگتا هی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ هیرے بھي موجود نہیں هیں غرضکہ نبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین ہے کافي وافي هے اور اسلیئے کہ دولتمند هونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي هی تو همیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور هونگے اور جن هرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص هیرے کي کھان دیکھہ پاوے یا هم آپ کوئلوں سے هیرے تیار کرنے لگیں تو پھر هیرے ایسے برتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے هوتے هیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور هیروں کے جہاز بھر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے هاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح هو کہ جو معني دولت کے همنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد هیں جو قدر و قیمت رکھتي هوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور منصور هوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل هی کسقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري منصور هوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے هجوم هیں هم بیان کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد هی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل هو جاتي هی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح هووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد هی جو دو چیزوں کے درمیان میں

هوتا هے اور تهيک تهيک اُس سے وہ تعلق مراد هے جو کسي چيز کي مقدار معين کے بدلے کسي چيز کي مقدار معين حاصل هوسکني هے اور اسي لئيے کسي چيز کي قيمت بدوں اسکے بتاني ممکن نهيں کہ کسي دوسري چيز يا کئي چيزوں سے جنکي رو سے تخمينہ اُسکي قيمت کا منظور هی صراحتاً يا کنايتاً مقابلہ اُسکا نکيا جاوے اور ايساهي بدون اِسکے يهي ممکن نهين کہ کسي شے کي مقدار معين کو دوسري شے کي مقدار معين سے مقابلہ نکيا جاوے غرض کہ قيمت اشياء کي بدون مقابلہ باهمي کے دريافت نهيں هوسکني *

يهہ بيان هوچکا کہ الماس آج کل نهايت مرغوب اور بهت گراں قيمت هی اور مراد اس سے يهہ نهي کہ الماس کے علاوہ کوئي چيز ايسي چيز نهيں کہ اُسکا مبادلہ هر جنس سے هوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض ميں وہ مقدار هاتهہ آوے جو هيرے کي مقدار معين کے عوض ميں آسکتي هی اور جب کہ شاہ ايران کے بازوبند کي قيمت بيان کي گئي تو همنے پهلے سونے کي مقدار بيان کي اور بعد اُسکے اُس انگريزي محنت کي تفصيل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض ميں حاصل هوسکتي هي اور اگر بيان اُسکي قيمت کا هم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چيزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل هوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ايسا شمار کيا جاتا تو تجارت کے معاملوں ميں بهت مفيد هوتا اسلئيے کہ اُسکے ذريعہ سے صرف الماس کي قيمت اور چيزوں کي مناسبت سے ظاهر نهوني بلکہ تمام چيزوں کي قيمت ايک دوسرے کي مناسبت سے دريافت هوتي چنانچہ اگر يهہ بات تحقيق کيجاني کہ آدہ چهٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکهہ ‡تن هيبرن کے کوئيلوں يا ايک لاکهہ تن § اس سکسس کے گيهوؤں يا انگريزي فلس کيپ کے دو هزار پانسو تن کاغذ سے هوتا هی تو اُسکے وسيلہ سے يهہ دريافت هوجاتا کہ کوئيلوں اور گيهوؤں اور کاغذوں کا باهم مبادلہ اُسي مناسبت سے هوگا جس مناسبت سے کہ اُنسے هيرہ کا مبادلہ هوتا هی يعني کاغذ کے ايک معين وزن کے بدلے چهہ گنا کوئيلہ اور چاليس گنا گيهوں هاتهہ آتا هے *

---

‡ ٹن ايک انگريزي وزن کا نام هے جو ۲۸ من کے برابر هوتا هي *

§ يهہ انگلستان کے ايک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باهمي قيمت قرار پاتي هی یا جن سببوں کي روسے يهه امر قرار پاتا هی که ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل هوتي هی وہ سبب دو قسموں پر منقسم هوتي هیں چنانچه اول وہ قسم هی که کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي هوجاتي هی اور دوسري وہ قسم هی که جسسے يهه دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق هوتے هیں اور هم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسي جنس کو معید اور فیض رساں بنادیتي هیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے هیں اور جن هرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود هو جاتي هے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے هیں *

غرض که اُس عام بیان سے که جنسونکا مبادله اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر هوتاهے يهه مراد هے که تمام جنسوں کا مبادله اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے هیں اور اُن هرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے هیں هوتا هی *

مگر افسوس يهه هے که ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے همیشه یهي معنے سمجھے نهیں جاتے بلکه کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا هی که وہ لنط اور لفظ خرچ دونون مرادف سمجھے جاتے هیں مثلاً اگر یوں کهیں که فلاں چیز کي پیداوار بهت هوئي مگر اُسکي مانگ بھي بهت هوئي تو اُس سے مراد هوگي که اُسکا بهت سا خرچ بھي هوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب هي نهیں سمجھي جاتي هی بلکه وہ اثر بھي سمجھاجاتا هی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ هونے پر راضي هوجاتا هی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے هیں که لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد هوتي هی اور مالتهس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں يهه لکھتے هیں که لفظ مانگ کے دو معنے هیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے هیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے هیں یعنے اُس زیادني قیمت کے هبن جو بڑے بڑے گاهک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے هیں *

مانگ کي حقیقت

واضح هو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُسمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں هوتے مگر تسلیم کرنا چاهیئے کہ جب یہہ بات کہتے هیں کہ گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیادہ هوني هي تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل هونا هي یعني جو اور جئي کے افادہ کو ترقي هوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواهش زیادہ هوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط هونگے کیونکہ یہہ بات ظاهر هی کہ گیہوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعہ یا مصروفہ کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکہ صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے هیں چنانچہ گھوڑوں کے کھلانے اور شراب کے بنانے کي جگھہ میں کچھہ جو اور جئي آدمیوں کے کام بھي آنے لگتے هیں اور گھوڑوں کے کھلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکي خواهش سے جو کھانے کي خواهش زیادہ مقدم هوتي هے تو جو اور جئي کي خواهش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا هوتي هی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور هے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افادہ ترقي پاتا هے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے هیں کہ جو اور جئي کي مانگ بڑہ گئي * باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل هوتا هے کہ اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد هونے کے قابل هے مگر هم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئي معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواهش اور افادہ کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضہ مطلوب هووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح هو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو هم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتطام مدن کي تحريرون مس استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج هى جو بازار مس بکنے کو آتي هيں يهه شکايت نهبں که يهه لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکه محل شکايت يهه هے که جب يهہ معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بهت تهوڑے زمانوں کے قسمت کا سبب تصور کرتے هبں کرتوں اور کرتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهه ثابت کيا که دو جنسوں کي باهمي قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي هى بلکه اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هى جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے جب که هم متدار حصول کي کمي بشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهہ سمجهنا نچاهيئے که صرف کمي بيشي هي مراد هى بلکه ايسي کمي بيشي مرادهے که اُن هرجوں کي کمي بيشي سے پيدا هوتي هى جنسى متدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے که دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي هى ايک وہ جنکے باعث سے ايک شى کي مانگ اور مقدار حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وہ سبب که اُنسے دوسري چيز کي متدار حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچه جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هى اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کهتے هيں اور جن سببوں کے وسيله سے وہ جنسيں مفيد اور متدار حصول مبں محدود هوجاتي هيں جنسے شى مذکورہ بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شى مذکورہ بالا کي قيمت کے خارجي سبب هوتے هيں چنانچه آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هى که آدهي چهٹانک سونے کو آتهہ چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس مناسبت کا باعث کچهه تو وہ سبب هبں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي متدار کو محدود کرنے هيں اور کچهه وہ باعث هيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب که هم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں که وہ

اُسکي عام قیمت پر دخل کامل رکھتے ھیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو ایسي قوت بخشتي ھیں کہ مبادلہ اُسکا ھر جنس سے ھو جاتا ھی باقي خارجي سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ھیں کہ مبادلہ اُسکا چاندي سے ھو سکتا ھی پس چاندي کو سونے کي قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت سمجھنا چاھیئے اور سونے کي تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکي عام قیمت بنتي ھی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي مفید اور مقدار حصول میں محدود ھوتي ھی نہ بدلیں اور سونے کي قیمت کے سبب یک قلم بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروري قرار پاوے کہ ھر خوش لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ھوا کریں یا جنوبي امریکا کے قصے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک بریزیل اور کالنبیا میں یک قلم بند ھو جاویں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو ھمکو حاصل ھوتي ھیں پانچ چھہ حصے منقطع ھو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ نہیں کہ سونے چاندي کي باھمي قیمت میں اختلاف واقع ھوگا اگرچہ چاندي کا ادادہ اور محدودیت مقدار ھرگز نہ بدلے گي مگر ایک معین مقدار اُسکي سونے کي مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ ھی کہ بجاے سولہ اور ایک کي مناسبت کے بیس اور ایک کي مناسبت سے مبادلہ ھوگا جب کہ چاندي اور سونے کي قیمتونکا گھتنا بڑھنا اپس کي مطابقت کے ساتھہ ھوا تو چاندي کي قیمت اگر چوتھائي گھتیگي تو سونے کي قیمت چوتھائي بڑھیگي مگر چاندي کے بھاو کا گھتنا عام نھوگا اسلیئے کہ سونے کي مناسبت سے اگرچہ چاندي کي قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں کا مبادلہ چاندي سے اُسي مقدار پر ھوگا جیسے کہ پہلے ھوتا تھا اور سونیکے بھاو کا بڑھنا عام ھوگا یہانتک کہ اُسکي ایک قدر معین کے بدلے میں چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پہلے کي نسبت بقدر چوتھائي کے زیادہ آویگي اور جسکے پاس چاندي ھوگي وہ شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کي خریداري کے ایساھي مقدور والا ھوگا جیسے کہ وہ پہلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا ھوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پہلے کي نسبت زیادہ دولتمند ھوگا *

جن سببوں کے طفیل سے ھر قسم کي جنسیں مقدار حصول میں محدود اور مفید ھوتي ھیں ھمیشہ تبدیل و تغیر کے قابل ھیں بعض

اوقات ایسا ھوتا ھی کہ منجملہ اُنکے ایک سبب بدل جاتا ھی اور کبھي ایسا ھوتا ھی کہ دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے ھیں اور کبھي الگ الگ ھو جاتے ھیں اور ھر ایک کو بطرف مخالف میلان ھوتا ھی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکي قوت قریب مساوي کے رھتي ھی *

مانگ کي ترقي اور مقدار حصول کے ھرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کي اساني کي تمرے سني کے معاملہ میں بخوبي منکشف ھوئي چنانچہ انگلستان کے اُس بڑے ھنگامہ سے پہلے پہلے جس میں سلطنت کو انقلاب ھوا اوسط قیمت سني کی في تن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تھي اور جب بحسب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ اُسکي بڑہ گئي اور اُس مانگ سے جو ھرج کہ مقدار حصول کے بڑھنے میں پیش آئی تاثیر اُنکي یہہ ھوئي کہ سنہ ۱۷۹۶ میں سني کي قیمت في تن پچاس پونڈ سے زیادہ زیادہ بڑہ گئي اور بارہ برس تک اُسي قیمت پر بکتي رھي مگر سنہ ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاھوں میں جہانسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تھي لڑائي ھوئي تو دفعتہً سني کي قیمت في تن ایکسو اٹھارہ پونڈ ھوگئي اور یہہ قیمت اُس قیمت سے چوگني تھي جو امن و امان کے دنوں میں عام تھي بعد اُسکے جب لڑائي ختم ھوگئي تو وہ مانگ اُسکي پھیکي پڑي اور مقدار حصول کے ھرج مرج بیکار ھوئے اور جیسي کہ قیمت اُسکي پہلے تھي ویسي ھي ھوگئي *

ھم یہہ بیان کرچکے کہ جنس کا افادہ یعني بطریق بیع یا کرایہ کے اُسکي مانگ پر اور اُن ھرجوں پر منحصر ھی جنسے مقدار حصول اُسکي محدود ھوتي ھی مگر باوجود اسکے بہت سي جنسیں ایسي ھیں کہ اُن کي مقدار حصول کے ھرجوں میں کوئي تبدیل واقع نہووے تو بھي اُنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وھمونسے بدل جاتي ھے کہ شاید اُن ھرجوں کي قوت ایندہ کو گھٹتي یا بڑھیگی اور یہہ حال اُن جنسوں میں واقع ھوتا ھی جنکي مقدار حصول کسي قاعدہ پر معین نہیں ھوتي بلکہ غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں کہ مقدار حصول اُنکي

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکہ ھی جو قریباً دس روپیہ کي برابر ھوتا ھی

نه گھٹ سکتي هی نه بڑه سکتي هی حاصل هوتي هیں مثلاً جیسے که زمین کي سالانه پیداوار هوتي هی یا یهه حال ایسي جنسوں میں پیش آتا هے که حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف هووے اگر فصل کي تهائي کم هووے تو وه کمي برس دن تک جاري رهیگي یا بذریعه خرچ کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري هوگي چنانچه اگر انگریز روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے هرج مرج لڑائي کے جاري رهنے تک ترقي پر رهینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج اور سني کے رکھنے والے بهت سا فائده اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور خصوص انگلستان میں بهت سے لوگ ایسے هیں که اُنکے پاس اتني بهت دولت هی که معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے هیں اور جب که ایسے لوگوں کو شبهه هوتا هی که کسي چیز کي مقدار حصول کے هرج غالباً بڑهنے والے هیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر هوتي هی چنانچه وه لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے هیں اسي سبب سے قیمت بڑه جاتي هی اور اس طرح قیمت کے بڑهنے سے اور زیاده قیمت اُسکي بڑه جاتي هی واضح هو که تجارت کي تفصیلیں کثرت سے هیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي مشکلیں هیں اور علاوه اُسکے حالات بھي همیشه بدلنے رهتي هیں چنانچه اکثر اتفاق ایسا هوتا هی که بڑے بڑے هوشیار سوداگروں کو مشتبه باتوں پر عمل کرنا پڑتا هی اور بهت سے نا تجربه کار منفعت کي طمع پر اس خیال سے نقصان کا اندیشه نکرکے که وه اُنکے قرضخواهوں پر عاید هوگا اندها دهوند کام کربیٹھتی هیں اور یهه بات معلوم کرکے که فلاں چیز کي قیمت بڑه گئي اور اُسکے بڑه جانے کا کوئي معقول سبب هوگا یهه کهتے هیں که اگر هم لوگ ایک مهینے پهلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایده حاصل هوتا اور یهه نتیجه نکالتے هیں که اگر هم اج خریدیں تو ایک مهینے پیچھے بڑا فائده ملے غرض که وه اپني اس تقریر کو اس غایت پر پهونچاتے هیں که کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا هوتا هی که اور چیزوں کي قیمتیں بھي بڑه جاتي هیں چنانچه ایک لالچي سوداگر یهه خیال کرتا هي اور کهتا هی که زید نے سني کو قیمت بڑهنے سے پهلے خریدا اور بعد اُسکے فایده سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بهاو ابھي تک بڑها نهیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قيمت بڑہ جانيکا سبب دريافت نہيں اُس سے زيادہ روئي کا نرخ بڑہ جانيکا باعث معلوم نہيں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاويگي مگر ظن غالب هي کہ سني کي مانند وہ بهي بڑہ جاويگي اور يہي باعث هي کہ ميں خريد اُسکي کرتا هوں *

همنے جو يہہ بيان کيا کہ بڑي بڑي دولتيں ايسي ايسي تقريروں سے جو کہوں ميں پڑتي هيں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہيں هوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمايہ والوں کو کمال حسن عقيدت سے هوشيار و فہميدہ سمجہتی هيں وہ شايد يہہ سوچينگے کہ انکا مبالغہ هي اور يقين نہيں کرنے کے کہ خيال کو راے پر اسقدر غلبہ هوتا هي مگر هم اپنے قول کي صداقت کے لئی توک صاحب کے قول کو سند تہراتے هيں اسليئی کہ يہہ سوداگر علم و عمل ميں دستگاہ کامل رکہتي هيں جس زمانہ ميں کہ اُنهوں نے اپني کتاب لکہي هي وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجيب حالتوں کو غور و تامل اور نہايت فکر و نظر سے ديکہتے تہے جنکو اُنهوں نے قلمبند کيا هي چنانچہ يہہ عبارت جو يہاں نقل کيجاتي هي منجملہ اُن عبارتوں کي هي جو اُنهوں نے اُن حالات کے نسبت لکہي هيں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع ميں جنسوں کي قيمتيں بہت بڑہ گئي تہيں *

توک صاحب کا بيان .

واضح هو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ هي کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخاير موجودہ کي کيفيتيں اور تخميناً سال آيندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذريعہ گشتي چتہيوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کيئے جاتي هيں اور اُنپر تقريريں اور بحثيں هوتي هيں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذريعہ گشتي چتہيوں کے دريافت هوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخيرے اُن ذخيروں سے کم هوگئي جو پہلے برس کے اخر ميں باقي تہے چنانچہ تہوڑي بہت فکر کر کے اِس کيفيت سے يہہ نتيجہ نکالا گيا کہ اُن چيزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زيادہ هوتي جاتي هي اِسليئے قيمت اُنکي برہني چاهيئے اور اُسکے ساتہہ هي فصلوں کي کمي اور اور ايسے سببوں کي خبريں اوراہ يہ

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي غرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاھیئے تھي کیونکہ انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقدر قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرور تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاہیئے تھي لیکن جب کہ تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ھی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیادہ ھي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي ھی اور جب کہ ترقي قیمت کو گونہ سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ھیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور یہہ خریدار اب ایسي ھي نرھے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ھوں بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ھونے اور روپئے کے پھیلانے اور بڑے بڑے ساھوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں جي جان سے مصروف ھوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي منفعت کا ذریعہ بنایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسی چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑھ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي قیمتیں بڑھ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرہا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرھي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹھہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا ٹھہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر بایں لحاظ اُنکو دیکھنے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي ھی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي*

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ھیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ھمارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ھی اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ ھرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ھوتا ھی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رھتي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھوتي ھی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي ھی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ ھر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ھوتي ھیں کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رھتي ھی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ھی اور یہي باعث ھی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ہو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که
ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے
قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں
پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلان جنس ایک
معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی
جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے دے سکتي هیں جو
کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے
جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي
جنس کو افادہ بخشتے هیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں
جنکو هم اصلي اسباب کہتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز
کي قیمت کا بڑھنا یا گھٹنا عام هوگا اور پهلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار
معین کا مبادله ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بهت مقدار سے هوگا
جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاذ
و نادر واقع هوتي هی بلکه هر جنس کي قیمت کا بڑھنا گھٹنا بهي بلحاظ
اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے
یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیرُ تبدیل کے راہ پانے سے
کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح
که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکه اُس
جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب
جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کي معین مقدار
خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بهت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام
جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے که وہ پهلے بدلي جاتي
تهي اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان
هوتا هی وہ دوسري جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه
اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ہی اگرچہ کسی جنس کی قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کی تغیر یا مقدار حصول کے ہرجوں کی تبدل سے ہوتا ہے ہووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ہو سکتا ہی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسی زمانہ میں اُسیکی مانند تبدل واقع ہوا ہو اور جب کہ بہت سی جنسوں میں ایک سی تبدیل واقع ہوئی ہو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ہو تو کوئی صورت تدارک کی متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسی تبدیلیوں کی تابع ہوتی ہی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپنی قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان ہوتا ہی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت یک لخت بڑھتی گھٹتی ہی اگر ہمسے پوچھا جاوے تو ہم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ہی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ہر جنس کی مقدار معین ہر دوسری جنس کی مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے ہیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسی جنس میں اندازہ کرتے ہیں اور وہ جنس خارج از حساب روپیہ ہوتا ہی یا محنت ہوتی ہی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ہوا کہ تمام جنسوں کی قیمت جس میں روپیہ بھی شامل ہی سولھویں صدی سے محنت کے حسابوں گھٹ گئی یعنی تھوڑی محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچہ کوئی چیز ایسی نہیں معلوم ہوتی جسکی مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادی ایلزبتھ کی سلطنت کے اخر عہد میں ملتی تھی اُس سے کم نہ حاصل ہو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کی لڑائی کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلی لڑائی کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ہزاروں آدمی اُسکے ساتھہ ہوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئی تب وہ پیرس میں داخل ہوا اور وہاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنہوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ہوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کی آخر لڑائی میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباہی نصیب ہوئی بعد اُسکے جزیرہ سینٹ ہلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقہ کے مغرب کو ہی بھیجا گیا اور وہیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي
شامل هے بمقابله روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیه کي عوض میں زیادہ
محنت اور جنسیں حاصل ھونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمه میں
هم کرتے ھیں وہ یهہ ھي که باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي
ھوتي ھیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ھوتا ھی مثلاً اگر شہر
نیوکسل میں ایک ٹن کوئیله کي قیمت کھان کے اندر سوا روپیه ھو تو کھان
کے باھر اڑھائي روپئے اور دس میل کے فاصله پر ساڑھے تین روپیه اور مقام
ھل میں پانچروپیه ھوگي یہانتک که جب وہ کوئیله دریاے پول تک
پہنچ جاوے تو في ٹن آٹھه روپیه اُسکي قیمت ھوگي اور رفته رفته قدر
اُسکي یهہ ھو جاویگي که اگر گراس‌وینر سکوئیر کا رھنے والا اپني کوٹھریوں
کو † ساڑے بارہ روپیه في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی‌والا
سمجھیگا ایک ٹن کوئیله اگر ھر حالمیں في حد ذاته وھي هے مگر علم انتظام
مدن کي روسے کھان کے اندر اور اُسکے باھر اور مقام ھل اور گراس‌وینر سکوئیر
میں اُسکو مختلف الجنس سمجھنا چاھئے اور جسقدر که وہ کوئیلے آگے کو
بڑھتے جاتے ھیں اُسیقدر مختلف خرچوں کے باعث سے مقدار حصول میں
محدود ھوتے جاتے ھیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف
جنسوں سے معاوضه کے قابل ھو جاتے ھیں فرض کرو که مقام نیوکیسل میں
بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا هے اور وھي
کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے که
ایک ٹن گیہوں کے بدله میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید
اوڈسه میں برابر برابر بدلے جاویں *

یهہ بات یاد رھے که کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس
جنس کا مقام اور نیز دُوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي
قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري هے اور اکثر حالتوں میں دریافت
ھوگا که اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا
جاتا ھی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز ھی چنانچه دوردراز کي جنس کا
خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کي محنت اور اُس محنت

† یهہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي ھی
حقیقي نہیں ھی

کي اجرت پر پیشگي روپیہ لگانے کے زمانہ پر محصول ادا کرنے اور علاوہ
اُن کے رستہ کي جوکھوں پر لحاظ کرتا هی باوجود ان باتوں کے اسبات کا
خطرہ بھي اُسکو ضرور هوتا هے که قسم اس جنس کي شاید اُس قسم کے نمونه
سے مطابق نهو جسکے خیال سے خرید اُسکي کي گئي اگرچه اڈن برا سے
لنڈن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوکھوں بہت تھوڑي
هی مگر قیمت اُسکي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے
اور یهه وصف ایسے هیں که اُنکي حیثیت سے خریداروں کا مطمئن کرنا
ایسا دشوار هی که جو قیمت الماس کي کمال آساني سے اڈن برا میں
حاصل هوسکتي هی وہ لنڈن میں کمال دشواري سے مل سکتي هی اور
اگرچه کوئیله کسي معین کهان کا ایک اچھي قسم کا محقق هی مگر جو
خرچ اور نقصان وقت اور جوکھوں اور محصول نیوکیسل سے گراس وینر
سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا هي وہ ایسے امور هیں که گراس وینر تک
پہنچنے پر ایک ٹن کوئیله کي قیمت اُس قیمت سے پچگني بڑھ جاني
هی جو نیوکیسل میں عام رائج تھي *

اُن اعتراضوں کي تردید جو دولت کے معنوں پر هوئے هیں

همکو یقین واثق هی که دولت کے یهه معني که وہ تمام چیزیں یا
صرف وہ چیزیں هیں که قیمت رکھتي هوں یا اُنکو خرید سکتي هوں یا
کرایه پر لے سکتي هوں باستثناے آرچ بشپ ویٹلائي صاحب کے کسي اور
مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نهیں رکھتے *

مقدم اختلاف یهه هیں که بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف
مادي پیداوار سمجھتے هیں اور بعض بعض اُن میں اُن چیزوں کو داخل
کرتے هیں جو آدمي کي محنت سے پیدا یا حاصل هوتي هیں اور بعض بعض
قیمت یا معاوضه کو دولت کے معنوں میں داخل کرنے پر اعتراض کرتے
هیں *

اور یهه سوال که غیر مادي چیزوں کو بھي دولت کي چیزوں میں سمجھنا
چاهیئے یا نهیں بحث و مباحثه کا مقام هے لیکن جب تحصیل دولت کا
مذکور هوگا تب سوال مذکور پر بحث کیجاویگي معلوم هوتا هی که بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل ٹارنز صاحب اور مالتہس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ھیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف ھوتي ھی یہہ خیال کرتے ھیں کہ ایسی محدود معنوں میں ھرشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ھیں داخل ھو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل ھیں یہہ بات تسلیم کرتے ھیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بھي داخل ھیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں ھوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ھیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر ھی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي دخیل ھو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتہس صاحب اور کرنل ٹارنز صاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ھیں پہلي راے واضح ھوتي ھی *

چنانچہ مالتہس صاحب فرماتے ھیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام ھی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ ھوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تہوڑي بہت محنت درکار ھووے *

اور کرنل ٹارنز صاحب کا یہہ مقولہ ھی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ھیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع ھوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار ھو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ھیں یعنی ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي ھے اور جو چیزیں کہ مضمون افادہ سے خالي ھیں اور برامدکار اُنسے نہیں ھوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں ھوتیں وہ ایسي ھوتي ھیں جیسے ھمارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں ھماري دولت کے اجزاء نہیں ھوتیں بر خلاف انکے وہ چیزیں ھیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ھیں اگر وہ علاوہ مفید ھونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں ھوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً ھوا جو دم کي راہ ھم

کھینچتے ھیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو ھم کو گرم کرتي ھیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري ھیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج ھی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے ھیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعونسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال انکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب ھی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي ھی کہ وہ محنت سے ھاتھہ آتي ھیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان ھی کہ دولت کا مخرج صرف محنت ھی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي ھیں انصرام اُسکا خود بخود ھوتا ھی یعني خدا ھمکو بے تکلف دیتا ھی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج ھی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا ھے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر ھمکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پھونچاویں تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي ھو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع ھو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت ھاتھہ آئے اور محض خداداد ھے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح ھو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفہوم ھوتي ھی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے ھیں جو قصداً ظہور میں آتے ھیں اور یہہ بات صاف ھی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم ھی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام ھی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام ھی اور مجلس دعوت میں ھر مہمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا ھی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا ھی غرض کہ ایسي ایسي بے ٹھکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا خوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع ہوئي *

مالتھس اور تارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت ہوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاھیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتي ہیں وہ تمام قیمتي ہوتي ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تہوڑي بہت محنت صرف ہوني چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگي جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتي ہی مثلاً سمندر کے کنارے پہرتے پہرتے کوئي موتي اتفاق سے ہاتہہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوہري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف ہوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں ہاتہہ آیا کہ میں آستر مچھلي کھارہا تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کي محنت متصور نہیں ہوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوہے کے جو کہان سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہي لوہا ہوتا تو کیا اُس آسماني لوہے کي قیمت اس لوہے کي قیمت سے زیادہ نہ ہوتي ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ ہونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا ہی اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود ہوتي ہی تو یہہ بات لازم آتي ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري ہی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی مگر کوئي اور بھي ایساھي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساھي موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي ہی اُسکي قیمت کا سبب ہو جاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتي ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور جس کم و کیفت سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ھي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي هی کہ وہ قیمتي نرهتیں یا جس مناسبت سے کہ في الحال اُنکا معاوضہ هوتا هی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصلہ ذیل دیا جاتا هی اول یہہ کہ دولت کي وہ چیزیں جنکي قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف هوئي وہ دولت کا کوئي جزو نہیں بلکہ خود کامل دولت هیں دوسرے یہہ کہ جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري هی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر هی شرط اُسکي نماننا عام سبب کي جگہہ جزوي سبب کو قایم کرنا هي نہیں هی بلکہ حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا هی جو محنت کو قوت پنہچاتا هی *

اب همکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رها جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے کہ دولت اُن چیزوں کا نام هی جو قیمت رکھتي هوں اور جو لوگ لاگت کي جگہہ قیمت کو اِستعمال کرتے هیں اور دونوں کو برابر سمجھتے هیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے هیں کہ اُسمیں هر شے مفید کو شامل کرتے هیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل هونے پر اُنکا اعتراض بجا هی اور هم بھي معترض هوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے کہ وہ معني مذکورہ میں داخل هوتے مگر اور مؤلفونکا یہہ نقشہ هے کہ اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض هے چنانچہ وہ یہہ اعتراض کرتے هیں کہ اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رسالہ هذا نے پسند کیئے لازم آتا هے کہ ایک چیز ایک کے حق میں دولت هو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہہ بات کچھہ چھپي هوئي نہیں اور یہہ بھي ظاهر هے کہ ایک هي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت هوسکتا هی اور وهي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں هوسکتي جیسے کہ انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجہہ معیشت اور فرانس میں فرانسیسي اصولوں کي مہارت ذریعہ رزق کا هے اور بعد چندے یہہ اتفاق پڑے کہ انگریزي قانون دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے همراہ نہ لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسي قانون دان انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو
آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور
ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا
منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور
کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا
بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور
ایسي هي اگر کوئي بهانڈ متقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے
اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال
اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں هی کہ
وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیران هیں
کہ صرف اتني تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے
معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے
تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف
آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص
اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ
جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم
مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان
نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم
انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جهاں کہیں ایسي
صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري
نہیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن
جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں
تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نہیں رہ سکتا اور جب
کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفہوم میں داخل
هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچھا هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض
نہیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا
همکو تجربہ نہیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بيان کرچکے که جن حقيقتوں پر بنياد اُس علم کي هے وه حقيقتيں چند اصلوں ميں محصور هيں اور وه اصول غور و تحقيق اور صحيح قياس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتيجے هوتے هيں اور وه کل چار اصول هيں پهلے يهه که هر شخص جهاں تک ممکن هو بهت تهوڑي محنت اور مال کے خرچ سے زيادہ دولت حاصل کيا چاهتا هی *

دوسري يهه که دنيا کي آبادي اخلاقي يا جسماني خرابي کے باعث سے يا دولت کي اُن چيزوں کي قلت کے انديشه سے محدود و محصور هی جو هر فرقه کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هيں *

تيسري يهه که محنت اور باقي اور تمام ذريعوں کي قوتيں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بيحد و غايت بڑھ سکتي هيں که اُن ذريعونکے حاصلات کو حاصلات آينده کے لیئے ذريعه ٹهراويں *

چوتهي يهه که جب فن کشتکاري بدستور رهے اور کسي ضلع ميں دستور معمول کے نسبت کسي زمين پر زياده محنت کيجاوے تو اُس محنت سے ايسا معاوضه پيدا هوگا که وه محنت کي نسبت کم هوگا يا يوں کها جاوے که اگرچه محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار ميں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نهيں هوتے جس نسبت سے که محنت زياده صرف کيجاتي هی منجمله اِن اصلونکے پهلي اصل صحيح قياس کا ثمره هی اور باقي تينوں غور و تحقيق کے نتيجے هيں اور اسليئے که پهلي دوسري اصل کي بيانميں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هيں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بهت کم آتا هي تو پهلے پهل اُن دونوں کو بيان کرينگے اور بعد اُنکے تيسري چوتهي سے بحث کيجاويگي مگر پهلي اور دوسري اصل ايسي بديهي هی که پهلے همکو اُسکا سچ مان لينا چاهيئے کوئي شخص ايسا نهوگا جو انسان کے صرف خلقي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمايه کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پهلي اصل کي راستي کي نسبت کسيطرح کا شک و شبهه کريگا اور چوتهي اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و يقين کے لیئے صرف اتني بات تسليم کرني ضروري هی که اگر وه اصل صحيح اور درست نهوتي تو کوئي زمين عمده زمينونکے سوا هرگز کاشت ميں نه آتي اسليئے که اگر

ایک اکیلے کہیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے
بڑھتے تو اُسي اکیلے کہیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي ہوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواہش پر مبني ہی

اس بیان سے کہ ہر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ
سے زیادہ دولت چاہتا ہی یہہ سمجہنا نچاہیئے کہ مراد اُس سے یہہ ہے
کہ ہر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاہتا ہی اور یہہ بہي نہ
سمجہنا چاہیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواہش ہی یا مقدم مقصود
ہونا چاہیئے بلکہ مراد اِتني ہی کہ ہر شخص اپني حاجتوں کو پورا
سرانجام کیا گیا نہیں سمجہتا اور بعض بعض ایسي خواہشیں رکہتا ہی
کہ ابتک وہ پوري نہیں ہوئیں مگر وہ یقین کرتا ہی کہ دولت کي
ترقي سے پوري ہوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انہوکي انہوکي ہوتي
ہیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف ہوتے ہیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار
و حکومت چاہتے ہیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے ہیں اور بعضے
فرصت کو دوست رکہتے ہیں اور بعضے شغل جسماني پر جان دیتے ہیں
اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجہتے ہیں اور بعضے ایسے سخي داتا ہیں
کہ نفع رساني کي فکر میں رہتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جو
حتی الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز ہی
کہ سب لوگ اُسکے مرید ہیں اور سارا باعث یہہ ہی کہ وہ دولت کا خلاصہ
ہی جسکے پاس وہ ہوتا ہی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا ہی لوگوں کے
کام آسکتا ہی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا ہی اور
لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے
وسیلوں کو ترقي روز افزون دے سکتا ہی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ
خرچ ہو بڑھا سکتا ہی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات ہی بلکي سب خواہشات
ہی) کسي شاعر نے خوب کہا ہی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا *
* ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب قوتوں کے
ہر شوق بہاظ سي دولت کو ہو سکتا ہے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ہے کہ دولت کي خواہش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواہش میں تمام لوگ شریک ہیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک ہي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ ہي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کھانے اور میدان میں رہنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو ہاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ہے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ہے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ہے بلکہ بلا تجربہ ہي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وہاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رہتے ہیں جیسیکہ ہالنڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رہتے ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جان سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

ہمنے جس غرض سے ایسے امر بدیہي پر اسقدر گفتگو کي جو اظہر من الشمس ہے اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ہے چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ہے کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاھیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا ھے اور اِسیلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد ھے اور اس علم میں ایسي ھی جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ ھی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي ھی کہ اُس سے آگے عقل کي رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت ھیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني ھی اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں کہ بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہي امر کے پڑھنے میں صرف ھوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسري وجہہ یہہ ھی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاھر و باھر ھی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہہ کیا ھی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے مخالف ھی جو نہایت مشہور و معروف ھی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار ھیں اور وہ مسئلہ کسي شي کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا ھی *

واضح ھو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد ھی کہ کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواھش سے زیادہ ھووے خواہ اُس مقدار سے زائد ھووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے ھیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا ھیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس ھیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد طیار ھوتي ھیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي ھی اُسیقدر چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑھ جاتے ھیں اور اھل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے ھیں کہ کوئي نسخہ دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں ھیں کہ نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے ھیں لیکن حساب کي رو سے دریافت ھوا کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں ھوتي جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتہر ھوئي تھي چنانچہ معمولي حالت میں پہلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت ھوتے ھیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي ھیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً هو جاتي هی اور باقي نسخےگاہ بے گاہ کتب فروشوں میں نیلام هوتے هیں اور اُنکے حق میں یهي بهلا هوتا هی کہ وہ نیلاموں کے ذریعہ سے بک جاویں تاکہ لوگوں میں پهر مشتهر هوویں مگر بعد اُسکے دریافت هوتا هی کہ اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکہ ردي سمجهہ کر خریدي گئیں *

واضح هو کہ زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا کہ اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظہ سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح هو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل هونے کے خیال سے نہیں بلکہ اُنکي خواهش کي غلط گماني سے ظهور میں آتي هی اور جهاں کهیں کہ نئي تجارت جاري هوتي هی تو عموماً ان دونوں غلط فهمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکهتي کي جاتي هیں کہ وہ حاجت سے زائد سے زائد هوتي هیں چنانچہ هر کسیکو یهہ بات یاد هوگي کہ جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصہ تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوںکي عملداري هی رسائي هوئيیعني انگریزوں کي تجارت وهاں تک پهونچي تو بڑي بڑي انگیتهیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکی باسن کسقدر وهاں بهیجے گئے تهے اور جب تک کہ اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت هوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بهرتي رهے اگرچہ یهہ چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تهیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تهیں غرض کہ ایسي ایسي غلط فهمیں اکثر واقع هوتي هیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نہیں تعجب یهہ هی کہ بهت کم آدمي اُنسے بچتے هیں مگر یهہ بات ظاهر هے کہ ان دو سببوں میں سے ایک نہ ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث هوتا هے ایک یهہ کہ دولت کي وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ هوتي هیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي هیں کہ وہ محتاج اُنکے نہیں هوتے اور دوسرے یهہ کہ اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نہیں هوتیں کہ وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کي خواهشوں کے مناسب و شایق هوویں تاکہ وہ اُنکو اُنکے معاوضہ میں دے سکیں اور اصل یهہ هی کہ ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعہ سے واقع هووے تجارت کي معمولي واردات

گنا جاتا ھی مگر یہہ پہلي اصل اُس راے کے خلاف ھے جسکي رو سے جزوي
زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرناچیزوں
کا دونو ممکن ھیں اور اُسکي روسے یہہ بات ممکن سمجھي جاتي ھی کہ
ایک ھي وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدني ھونا دونو زاید از حاجت
ھوسکتی ھیں یعني سب لوگ ھر چیز کا بہت سا ذخیرہ رکھہ سکتے ھیں
اور یہہ ایک ایسي بات ھی کہ جو بحثیں سوداگري معاملوں پر زباني
ھوتي ھیں اُنمیں اکثر واقع نہیں ھوتي بلکہ اچھے اچھے اھل تصنیف
اسبات کو درج کتاب کرتے ھیں اب اُس رائی کي روسے دولت کي تمام
چیزیں صرف زیادہ ھي نہیں بلکہ بہت افراط سے زیادہ ھوسکتي
ھیں تو مساوي معاوضوں کي قلت زاید از حاجت ھونے کا سبب نہیں
ھوسکتي ھي اور یہہ بھي خیال میں نہیں آسکتا کہ تجارت کے معاملہ تمام
ایسے بیڈھنگے ھوجاویں کہ بایع و مشتري اُنکے سبب سے بطرز معقول
خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رھیں فرض کرو کہ زید کي مطلوب
شے بکر کے پاس اور بکر کي مطلوب شے زید کے پاس موجود ھی تو یہہ ممکن
نہیں کہ وہ دونو بجاے اسبات کے کہ باھم معاوضہ کریں اپني اپني جنسوں
کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپني اپني حاجتوں کي چیزیں موجود
ھیں اور زید و بکر سے خریدنا نہیں چاھتے اور اُنکے پاس معاوضہ کرنیکے
وسیلے موجود نہیں پس اب اگر یہہ خیال کرنا بیہودہ ھی کہ ایسي عام
غلطي کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا ھونا چیزونکا ھوسکتا ھی
تو صرف یہہ خیال باقي رھا کہ بالکل زاید از حاجت پیدا ھونا چیزوں
کا اُس سبب سے ھوسکتا ھی کہ کسیکو کسي شے کي حاجت نرھي یعني
تمام لوگوں کے پاس اُنکي ضروري چیزیں اسقدر موجود ھوں جسکے
باعث سے ایک دوسرے کي فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت
ھونا اُنکا ضروري نہیں اور واضح ھو کہ یہہ بات اُس اصل کے خلاف
ھي جسکا ھم بیان کرتے ھیں یعني ھر بشر زیادتي دولت کا خواستگار
ھي *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود هونے کے اسباب پر مبني هے

بعد بیاں اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمین کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تهوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواهاں هی همکو لازم هوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي هیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے هیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو هر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق هیں محدود و محصور هی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی اور ایسي واضح هے کہ کبهي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ هر قسم کا درخت اور هر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑهنے کے قابل هی همیشہ بڑها کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں هووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج هی یعني جس میں بڑهنے کي صلاحیت هوتي هی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي هی غرضکہ بہت سي ترقي هوتي هی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑهنے کي قابلیت رکهتا هی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر هوتا هی چنانچہ هم جانتے هیں کہ گیہوں سالانہ درخت هی یعني ایک سال مین آغاز و انجام اُسکا پورا هو جاتا هی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر هے کہ ایک درخت سے چهہ درخت پیدا هو جاتے هیں اور اسي قیاس سے ایک ایکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چها سکتي هی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑهنے کي قابلیت رکهتي هی تحقیق هوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسبع ضلعوں میں نسل انسان کي هر پچیسویں برس دوگني هوجاتي هی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یهه اِسلیئے کهتے هیں که تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نهو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقه میں جو ایسے اضلاع هیں که اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وہ حساب جو همنے بیان کیا بهت صاف محقق هوا هی باشندوں کا یهه حال هی که وہ تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یهه نتیجه نکال سکتے هیں که اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصه حیات ایسا هی که تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصه میں تعداد سابق سے دس لاکهه مرتبه زیادہ بڑہ جاتے هیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصه میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وہ ایسي گهني آبادي هوگي که پانوں رکهنے کو جگهه نه ملیگي جب که انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یهه سوال وارد هوتا هی - که اُن ترقیونکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی که دنیا کي آبادي جیسے که پانسو برس پهلے تهي اُس سے دس لاکهه مرتبه بڑهنے کي جگهه بظاهر اب دوگني معلوم نهیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نهیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یهه وہ مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یهه وہ مانع هی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی چو که آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف بارآوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یهه حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور [illegible] سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یهه بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجهه معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تهوڑي هیں که اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نهیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هی که وہ دولت کي چیزوں میں

داخل ہیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم دور اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر ہوسکتي ہی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ ہمنے مشاہدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل ہیں جو انسان کے عرصہ حیات کو ہمیشہ کم کرتے ہیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر ہیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کھانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت ہاتھہ نہ انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور ہر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے ہوا کا خراب ہو جانا اور لڑائیوں کا ہونا اور سچونکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظہور غرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل ہیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے ہیں کہ بمقتضاے قاعدہ قدرت پیدا ہوتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ لوگوں کي جہل و حماقت سے ظہور میں اتے ہیں اور یہہ سب بالواسطہ جسماني خرابیاں ہیں اگرچہ منجملہ اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے ہوتے ہیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نہیں ہوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت ہی یعني بہوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑھنے سے علاقہ رکھتا ہی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا ہی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب ہوتا جاتا ہے چنانچہ نہایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ ہوتا ہی اور بہت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم ہونیکے قریب قریب ہوتا ہی مگر نامعلوم ہونے کا باعث یہہ ہی کہ بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے ہوتے ہیں *

... ہم ابھي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ ہی کہ زمین کا محاصل زیادہ ... کي نسبت سے زیادہ پیدا نہیں ہوتا اور نیز یہہ بات بھي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ اتنا ہی کہ ایک ضلع معین میں ... پچیس برس بعد آبادي ... ہوسکتي ہی تو بنظر ... مذکورہ بالا یہہ واضح ہوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب ڈونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار مس کبجاتي هی جو کسي وقت مبں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بہت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعہ سے آیندہ ترقي کے وسیلہ وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نہو توسو برس کے عرصہ میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پہونچي اور جبکہ یہہ بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک ابانگرز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگہہ سے لاسکیں توکیا یہہ امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑھائي سو برس بعد آسي کروڑ انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یہہ بات صاف ظاهر هے که پہلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پہلے اور نیز اُس زمانہ سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکھہ تک پہنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي یا نہایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کھانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگي جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتھہ لازم و واجب هے اب اگرچہ بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني مونعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بھي پیش نہوں اور کسي طرح کي عیاشي بھي ظهور میں نہ آوے اور کام و پیشہ ٹھیک ٹھاک اور مسکن اور عادتیں اچھي درست هوں اور اندیشہ افلاس و عدم ملازمت بھي شادیوں کا مانع و مزاحم نہو تو صرف قحط هي ایسی بري بلا هے که وہ همارا پیچھا نچھوڑیگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچہ یہہ بات مسلم ٹھري که اور سب موانع نہیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نہیں سکتا مگر حقیقت یہہ هی که ایسا کبھي نہیں هوا نہ آیندہ کو هوگا چنانچہ وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پہلے یہہ که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نہونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي آجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجها اعلی هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد بڑهنے والي آبادي کي خرابيوں کے ليئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه اُن برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نهيں که جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو سانهه اُسکے لگے آوينگے چنانچه وباء عام اُس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اُسکي يهه هی که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کهيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اُسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافته قوموںميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پڑوس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آواره دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وه لوگ اُنپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هی که تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نهيں هوتا بلکه چند اور مانع اُسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع‌الزوال لڑائیاں ھیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ھوتي ھیں اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث ھوتا ھی یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ھی وھاں اور مانع بھي ظھور کرتے ھیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام باشندے ایک جگھہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ھجوم سے شھروں کي ھوا خراب ھوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کھیتوں میں محصور رھیگي جو شھروں کے آس پاس ھونگے اور حملوں کے خوف سے اگو تجارت اُنکي ایک لخت تباہ ھوگي تو اتنا خلل ضرور ھوگا کہ وہ تجارت پرورش کا مخرج نہ رھیگي اور یہہ قاعدہ ھی کہ جب دھاوا ھوتا ھی تو اکثر وہ لوگ ھلاک ھو جاتے ھیں جن پر دھاوا پڑتا ھی چنانچہ اسي مانع کي بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک برباد ھیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس‌سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنھوں نے اٹھارہ ضلع کو مشاھدہ کیا جسپر عرب دیرینا دھاوے کیا کرتے ھیں کہ وہ بالکل ویران پڑا ھی اور مکان اُسکے کھنڈر ھو گئے ان صاحب نے موضع گریگو میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي کہ اُسکي فصلوں کو ایک برس پھلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ھوا تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکي ھڈیاں جابجا پھیلي پڑي تھیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعني بروس صاحب کے ھمراھیوں نے کوئي جگھہ ھڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن ھڈیوں ھي پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں ھوئي چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کي نسبت یہہ فرماتے ھیں کہ یہہ مقام

---

† نھایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ھی کہ اس رسالہ کے مولف نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ھی خود اھل ھند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع میں اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تھے آپسکي لڑائي اور آپسکي لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و برباد ھوگئے نا تربیت یافتہ ھونا دوسرونکو تھیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا ھی دیکھئے کہ اھل ھند کب جاگتے ھیں اور کب اپنے منھہ پر سے نا تربیت یافتہ ھونیکا دھبہ چھڑاتے ھیں

بھي اُسوقت تک صحیح و سلامت رھیگا جب تک که عرب اُسکا قصد نہیں کرینگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھیتوں کو جلا پھونک کر خاک سیا کرینگے تو اُسکے باشندوں کي هڈیاں بھي ایسے هي زمین پر پڑي رہ جاوینگي جیسیکه گریگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تھیں *

جو قومیں تربیت یافته نہیں هوتیں یا کم تربیت یافته هوتي هیں اُن میں موانع ممتنع الزوال میں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هی چنانچه جب کوئي قوم ایسي معاش پر محصور هوتي هی جو کمال آساني سے حاصل هووے اور یهه قومیں ایسي هي هوتي هیں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھیر سے اکثر قحط نازل هوتا هی اور جہاں کہیں لوگوں کے رنگ ڈھنگ اچھے هیں اور حکم و اِنتظام اُنکا نہایت ٹھیک ٹھاک هی یعنے وہ اچھي تربیت یافته هیں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خیر و خیرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دلیه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هیں مگر کچھه تھوڑي تربیت یافته وحشي قومیں جو محتاج و غریب هوتي هیں اور غیر ملکوں سے تجارت نہیں کرتي هیں تو موسموں کے اولٹ پھیر سے نہایت سہمناک قومي بد بختي یعنے قحط کي کڑکڑي مصیبتیں اُٹھاتے هیں چنانچه ایسے لوگونکي جسقدر تاریخیں همارے پاس موجود هیں اُنمیں قحط کے حالات نہایت مشہور اور یادگار و قایع کے طرح مندرج هیں اور واضح هو که یهه موسموں کي اولٹ پھیر کے فساد ایسي حاجات اور مصائب کے درمیاں جنکو ایسے لوگ اُٹھاتے هیں جنکي تعداد اِسقدر بڑہ جاتي هی که اُنمیں غذا کي پیداوار سب خرچ هوجایا کرے اور ایسی افراط غله کے درمیاں جولڑائي اور وباے علم اور قحط تمام کے پیچھے رہے سے لوگوں کو نصیب هوتي هی دایر و سایر رہتے هیں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصلي کمي یا اصلي ترقي کی مزاحمت کي نسبت ظاهرا اسبات پر زیادہ باعث معلوم هوتي هیں که لوگوں کي شادیاں اوائل عمر میں بہت آساني سے هوا کریں چنانچه بچوں کا قتل آبادي کے حق میں زیادہ مفید اسلیئے سمجھا گیا که دور اندیشي جو شادي کي ایک مانع هی اُسکے برخلاف ایسي بات بتلاتا هی که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هی اگرچه

یہہ بات سوچ لیني آسان هی مگر اسکا عمل درامد مشکل هی کیونکه ماں
باپ کے جي بہر جاتے هیں یہانتک که بچوں کے قتل سے باز رهتے هیں
اور اسمیں کچھ شک و شبہه نہیں که بعض اضلاع کي آب و هوا ایسے
خراب هوتي هی که وہ ضلعے آباد نہیں هوتے اور اگر آباد بهي هوتے هیں تو
ایسے بیگانه لوگ اُنمیں آکر بسنے هیں جنکي تعداد نئے لوگوں کے آنے
جانے سے قایم رهتي هی چنانچه اتلي کے نہایت بڑے حصوں کا حال
ایسا هي دریافت هوا اور باوصف خوبي آب و هوا کے بڑے بڑے کارخانه
والے شہروں کے رنگ ڈهنگ بهي ایسے هي برے نظر آتے هیں اگر عمدہ
عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کي صفائي اور اُنکے اطراف
و جوانب کي اصلاح عمل میں نه آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے که
امریکه کي پچهلي آبادیوں میں جہاں زمین کي افراط اور وسایل
معیشت کي کثرت سے کوئي مانع ممکن الزوال نابر اپني نہیں کرسکتا
کوئي ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع هووے ترقي آبادي کا مانع و مزاحم
هوتا هی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و هوا کي خرابي کا زور
شور اسباب کي نسبت که وہ باشندوں کي تعداد اصلي تهوڑي تهوڑي کم
کرے اسباب پر زیادہ باعث هی که مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے
یعني ایک نسل دوسري کے بعد پیدا هووے چنانچه سوئیٹزرلینڈ کے
بعض بعض اچهے ضلعوں میں جہاں کي آب و هوا بہت عمدہ هی ایک
برس کي اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے
زیادہ نہیں هوتي هیں اور بلاد هالنڈ کے بہت سے کهادر کے گانونمیں تیئیس
آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ هوتي هیں مگر یہه
بات سمجهنا که پہلے ملک کي آبادي دوسرے ملک کے نسبت بہت
گهني اور بڑي ترقي پر هوگي کمال غلط فہمي هے بلکه حال اُسکا برعکس هے
اسلیئے که پہلے ملک کے دیہات میں جیسي موتیں کم هوتي هیں ویسے هي
پیدایش بهي کم هوتي هے اور اسلیئے آبادي چهدري اور مستقل هی اور هالنڈ
میں موتوں کي به نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ هوتی هی اسلیئے اُسکي
آبادي گهني اور في الجمله ترقي پر هی پس جبکه تمام خلقت کي
تعداد بے سالانه پیدایشوں کي نسبت معلوم هوجاوے تو اندازہ ترقي کا
موتوں کي مناسبت پر منحصر هوتا هی اور اگر تمام خلقت کي تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا حساب موقوف ہوتا ھے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کي تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي منحصر ہوگي اور اگر کثرت بار اوري دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر ہوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا ھی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل ہووے تو وھاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ھیں کہ آبادي جلد جلد بڑھتي ھی یا بر عکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورھی ھیں یعنے لوگ بہت مرتے ھیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کي قلیل مناسبت سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ھی کہ خلقت کي تعداد جلد جلد بڑھتي ھی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکھا رھی ھیں یعنے پیدایش بہت کم ہوتي ھی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصہ حیات سے زیادہ ھی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دھوم دھام انگلستان میں اس حد و غایت کو ھے کہ اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازہ اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے ھے اور سوئیٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصۂ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ھی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کي نسبت نہایت قوي و زبردست ھیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور ھیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر ہوتي ھیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رھتي ھی اور انگلستان کي آبادي روز روز بڑھتي ھی *

اگرچہ کسي ملک کے رھنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي گواھي نہیں دیتا ھی کہ اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑھتي جاتي ھی یا بجاے خود مستقل ھی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال ہونے کي ایسي عمدہ نشاني ھے کہ اُسمیں غلطي کو بہت کم دخل ھی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر پہلے مقنن بھروسا کرتے تھے درازي عمر ایسي پکي بات ھی کہ وہ دھوکہ

نہیں دیتي غرض کہ پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال ہونے کي دلیل روشن ہی *

واضح ہو کہ کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نہیں کہ وہ بلا واسطہ یا بواسطہ کوتاہي عمر کي خواہاں نہو مگر بہت سي ایسي خرابیاں ہیں کہ وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجہ ہیں چنانچہ گریٹ برٹن کا عرصہ حیات اُن اضلاع کے عرصہ حیات سے بہت زیادہ ہی جو ابادي میں گریٹ برٹن کي برابر ہیں اور یہہ اردیاد اسبات کا ثبوت ہی کہ انگلستان کي آب و ہوا اور وہاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و ہوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ ہیں *

مانع ممکن الزوال

واضح ہو کہ اب ہم موانع ممکن الزوال سے بحث کرتے ہیں جو محدودیت آبادي کے باعث ہوتے ہیں یہہ بات پہلے معلوم ہو چکي کہ بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن الزوال ہیں *

معلوم ہوتا ہی کہ بدکاري ایسا بڑا مانع نہیں کہ جہاں ہیں اُسکي بہت سي کیجاوے ہاں یہہ بات مشہور ہی کہ بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم ہوئے اور معلوم ہوتا ہی کہ امریکا کے حبشیوں میں بھي تاثیر اُسکے بہت سي دکھائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں کہ اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب کہ ہم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي ہیں جمع کریں تو غالب یہہ ہی کہ ازالہ بدکاري سے اُنکي ابادي کي ترقي کو بہت تھوڑي مدد پہونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بہت کم ہیں کہ بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود ہوگئي ہو یا قدرے قلیل کم ہو گئي ہو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشہ کرتیں ہیں اس حکم سے مستثنی ہیں اور یہہ بیسوائیں ابادي دنیا سے اسقدر کم مناسبت رکھتي ہیں کہ اُنکے بارآور نہونے سے جو امتناع ترقي ظہور میں آویگي وہ التفات و توجہہ کے قابل نہیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب هم نفرت شادي کي بحث کرتے هیں هماري کتاب کے پڑھنے والے بخوبي واقف هونگے که لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نہیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکه وہ اقرار مراد هی که کسي مرد و عورت میں هم صحبت هونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع هووے که وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي هیں هم پہلے بیان کرچکے که شادي سے پرهیز کرنیکي وجهه معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هوتا هی که وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي هیں یا یوں بیان کریں که وجهه اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یهه هی که بعض بعض معاملے ایسے واقع هو جاتے هیں که بہت سے بھلے آدمي باوجود اسقدر دولتمندي کے که گھر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بھي نہیں هوتے کنوارے رہ جاتے هیں مگر یهه لوگ اتنے تھوڑے هیں که وہ التفات و توجهه کے قابل نہیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نہیں پہونچا سکتے *

موانع ممکن الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یهه بات تسلیم کیجاوے که جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نہیں گھٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشه قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نہیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچه بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشه هي ترقي آبادي کا مانع ممکن الزوال هی مگر باوجود اسکے یهه امر بھي اظهر من الشمس هی که مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشه مختلف مختلف طوروںسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکه ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشه مختلف گروهوں کے لوگوں پر اُنھوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچه اناج کي قلت کا اندیشه تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشه اور کھتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشه مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض که هر چیز کي کمي کا اندیشه نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکه تین قسمونپر مناسب سمجھي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور هوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشه سے هوتے هیں چنانچه

حتی الامکان اب یہہ بیان چاهیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسي قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑهنے والونکو یہہ بات یاد دلانی ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسي نہ کسي سے تعلق رکھتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت، عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکھنے کے واسطے لابدي هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معهودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجھا جاوے کہ اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بنی رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یہہ مقصود هی کہ کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروري نہو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئي انگریز ایسا نہیں هی کہ برهنہ پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نہ پہونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹلنڈ کے نہایت ادنے باشندوں کے حق میں اُسلیئے عیاشي هیں کہ وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹھانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں اور جب کہ کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایہ ادنی سے پایہ اوسط تک ترقي کرتا هی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یہہ شخص بھي اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبھنے سے

† هندوستان میں بھي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنی درجہ کے آدمي بغیر کسي تکلیف و بیعزتي کے برهنہ پا پھرتے هیں

محفوظ رهیں بلکه اُسکے همسروں میں ابرو بھي بني رهے اور منجمله اُن لوگونکے اعلی درجه کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پهننے کے عادي هوتي هیں وہ جوتیاں ایسي ضروري هیں جسبکه تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یهه حال هی که وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقه کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقه کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نهیں کرتے بلکه خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے هیں اور حقیقت یهه هی که بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقه کشي ایسي عمده چیزیں گني جاتي هیں که مهمان اُنکا مستحق هوتا هی یهاں تک که اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجها جاتا هی جیسیکه روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقه کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مهمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکه بلاد یورپ میں حقه پیش کیا جاوے *

کهتے هیں که کهان میں سے کویله کات نے والے اور جهازون سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سهارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹها نهیں سکتے اگر یهه بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک گاڑي یا وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یهه سوال که فلاني جنس تکلف سمجهي جاوے یا عیاشي

اور متوسطه درجه کے آدمي صرف پانو کی حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نهیں پهنتے بلکه برهنه پا پهرنا اپنے همسروں میں بے عزتي بهي سمجهتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنه پا پهرنا اور بهي زیاده بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جهاں بیٹهتے هیں جوتي پهنے جانا خلاف دستور یا یوں کهو که بے ادبي هی مگر اُس مقام تے جهاں سے ابهي فرش شروع نهیں هوا یا اُس جگهه جهاں فرش نهیں هی گو وہ جگهه کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکه فرش پر جوتي پهنے جانا بے ادبي هی

گني جاوے ایسا سوال هی کہ جواب اُسکا جب تک نہیں دیا جاتا کہ استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانہ دریافت نہوجاوے جو پوشاک کہ سو برس پہلے محض تکلف تھي وہ اب موتي جھوتي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع کہ اب بہلے آدمي کي نسبت تکلف سمجھا جاتا هی وہ سو برس پہلے پارلیمنٹ کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تھي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کہلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیادہ مضبوط و مستقل اور نہایت عام هوتے هیں اور یہہ اسباب ضرورت کچھہ اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچھہ اُسکے کام اور پیشہ کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچھہ اُس بستي کي آب و هوا پر جہاں وہ رهتا سہتا هی موقوف و منحصر هیں *

منجملہ اسباب مذکورہ بالا کے پہلے دو سببوں یعني عادت و پیشہ کو جوتیوں اور پورتو شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچہ جو ایندھن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي هیں وہ گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائدہ هیں اور اس لیئے کہ پیشہ و عادت آهستہ آهستہ بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبھي کبھي تغیر آتا هی تو وہ جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندونکے لیئے ضروري هوتي هیں سیکڑوں برس نہیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشہ بدلتي رهتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وہ مانع شادي خفیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظہور میں آتا هے جن مطلبوں بلکہ جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وہ خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں کہ بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نہیں هرگز تھامے نہیں تھمتے بلکہ اصل یہہ هے کہ قلت ضروریات کے خوف سے بھي ترقي آبادي کي روک تمام قرار واقعي نہیں هوتي چنانچہ تربیت نایافتہ ملکوں میں جہاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن الزوال معطل سا رهتا هے اگرچہ اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجھہ بوجھہ اور خطروں کي

سوچ بچار هوتي هين مگر وه اتنے دور انديش اور عاقبت بين نهين هوتے
که وه خطرات اُن پر دخل و اثر کرين يعني وه لوگ اُن کي پروا نهين
کرتے اور جو لوگ ايسے تربيت يافته هين که تاثير دور انديشي کے قابل
هين حال اُنکا يهه هے که يهه خطره که اولاد اُنکي بهوکون مرجاويگي اُنسے
نهايت بعيد معلوم هوتا هے کيونکه وه اپنے چلن کا کوئي عام قاعده مقرر
نهين کرتے بڑا مانع ممکن الزوال آبادي کا تکلفات کے هاتهه سے جانيکا
انديشه يا اس اميد کے پورے نهونے کا کهٹکا هے که بهت دنون تک تنها رهنے
سے وه اسباب تکلفات حاصل کرينگے جو شان و شوکت کے ذريعے اور جاه
و حشمت کے وسيلے هون اور جب که کوئي انگريز شادي اور دورانديشي
مين سوچ بچار کرتا هے تو جن باتونکا خوف اُسکو هوتا هے اُن مين
خويش و اقارب کي فاقه کشي اسليئے داخل نهين هوتي که قوانين پرورش
غربا کا سهارا هوتا هے يعني وه يهه سمجهتا هے که سرکارے محتاج خانون سے
کام اُنکا چلتا رهيگا *

يهه تسليم کيا که خواهشين اُسکي نهايت خفيف و ضعيف هوويں
مگر باوجود اُسکے بدون پراگنده دلي اور پريشان خاطري کے يهه خيال
نهين کرسکتا که عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے ليئے جو
آج کل اپنے همچشمون مين حاصل هے شادي کے بعد بهي کافي هو جاوے
اور جن تعليمون کے فايدون کے مزے آپ اُٹهاتا هے اولاد اپني اُن سے محروم
رهے اور بات کو بنا لگے باقي جو بڑے آدمي هين اور کار و بار اُنکے بخوبي
جاري هين وه شادي سے بخوف تنگدستي پرهيز نهين کرتے بلکه باعث
اُسکا يهه فکر هوتي هے که عالم بيفکري مين دولت کو ترقي هوگي اور انجام
اُنکا يهه هوتا هے که جب ترقي مين کوشش کرتے هين تو سعي انکي خالي
جاتي هے اور بجاے ترقي تنزل نصيب هوتا هے يهانتک که کبهي ايسا
هوتا هے که اسي فکر و تلاش مين وه وقت گذرجاتا هے جس مين وه خانگي
خوشيان انجام پاتي هين جنکو هر شخص اپني جواني مين غالباً تجويز
کرتا هے *

تکلفات کي ايسي هي خواهشون کے باعث سے وه ملک تربيت يافته جو
مدتونسے بستے چلے آتے هين ايسي آبادي کي برائيون سے امن و امان
مين هين جسکي تعداد ايسے پرورش کے وسيلون سے جو ارام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتی ہے باقی ایسے پرانے مضمون جنپر عام
شکایت ہو سوا اسبات کے کہ پہلے لوگوں کی سادہ مزاجی اور حال کے
لوگوں کی عیاشی کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت تہوڑے ہیں اور لوگوں کا
یہہ حال ہی کہ وہ جیسی تعریف ایسے افلاس کی کرتے ہیں کہ جس
میں نان خشک پر قناعت اور نمود کی باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا
سے پرہیز کیا جاوے ویسی تعریف کسی خوبی کی نہیں کرتے اگرچہ وہ
بجاے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو
اپنی بزرگوں سے نسبت کرتی ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کی مذمت
کیجاتی ہی جسکو ہر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتی ہی اُسقدر
کسی بری شے کی مذمت نہیں کیجاتی اگرچہ وہ شی بجاے خود
کیسی ہی بری ہو *

* سرسری نظر سے یہہ بات دریافت ہوتی ہی کہ جسطرح کہ اسراف
کی عادتوں سے کسی شخص خاص کی دولت میں کمی آتی ہی اُسیطرح
سے یہہ لازم ہی کہ کسی قوم کی دولت میں تاثیر اُسکی ایسی ہی
ظاہر ہووے اور یہہ بات بہی معلوم ہووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ
خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے ہی مزے اُٹہاوے تمام لوگ محتاج
ہوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام
ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ہوگیا اور جو کہ قومی سرمایہ لوگون کی
بچت کی جمع سے مجتمع ہوتا ہی تو یہہ امر تحقیق ہی کہ اگر ہر
شخص اپنی آمدنی بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا
ہوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ہوگی مگر یہہ بات ایسی ہی محقق
ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو
ثمرہ اُسکا بہی ویساہی برا ہوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ہوتا ہے *

یہہ دریافت ہوچکا کہ اگر مانع دوراندیشی آبادی کی ترقی کی
قوتوں کی روک تہام نکرے تو اُنسے طرح طرح کی اخلاقی برائیاں اور
جہالت جہالت کی جسمی خرابیاں پیدا ہونگی ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں
کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو اپنی ضروریات پر منحصر کرے تو اُسکا
بہی نتیجہ بہت برا ہوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کی ساری
حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر منحصر رہینگی جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروري ولابدي هيں اور وہ حاجتيں بهي کوڑيوں کے مول کي چيزوں سے برآمد هونگي منجملہ تربيت يافتہ قوموں کے کچهہ تهوڑے سے لوگ زمين کے بونے جوتنے میں مصروف هوتے هيں اور يهہ دستور قديم هی کہ جب کسي قوم کي دولت روز نروز ترقي پاتي هے تو کاشتکار بہت کم هو جاتے هيں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کي تهائي بهي کهيت کيار کے کام ميں مصروف نہيں اور جو لوگ کہ مصروف بهي هيں وہ عياشي کي چيزيں پيدا کرتے هيں البتہ آلو ايک ايسي غذا هے کہ اناج کي نسبت چهہ گني ملتي هے اور گوشت سے بيس گني زيادہ ملتي هے اور ادنی باشندگان ايرليںڈ کے قيافوں اور قوتوں کي جانچ تول سے هم کہہ سکتے هيں کہ يهہ خوراک مثل اناج اور گوشت کي صحت بخش بهي هے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کي نسبت گراں قيمت هيں اُسيقدر وہ عياشي کي چيزيں هيں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع کي حيثيت کے موافق اور دولت کي کم خواهش کے بموجب کاشت کے طريقوں کا استعمال ايسي طرح ممکن نہيں کہ اُسکے ذريعہ سے بڑا محاصل حاصل هووے بلکہ مقصود يهہ هوتا هے کہ کاشت کے وسيلہ سے وہ محاصل حاصل هووے جسکي کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کي تحصيل ميں اور کاموں کے ليئے وقت يا محنت کي کفايت کرنے سے بہت سي پيداوار ضايع هوگي *

اگر علاوہ ضروريات کے کسي اور چيز کي خواهش نهووے تو زمين اور محنت دونوں کي موجودہ تقسيميں مختلف هو جاويگي اِسليئے کہ کوئي خاندان اُس چهوٹے قطعہ زمين سے زيادہ پر قبضہ نچاهيگا جو آلوؤں اور دودہ بهم پہنچانے کے ليئے کافي وافي هووے فرض کرو کہ اُس چهوٹے سے قطعہ کو لوگ ايسا درست کريں کہ نہايت عمدہ باغ کے مقابل هووے باوجود اِسکے اُسکے چين و تردد سے اتني فرصت هاتهہ آويگي کہ اپنے خاص اِستعمال کے واسطے چهوٹي موٹي چيزيں جو ضروري هوويں تيار کريں تو ايسي صورت ميں تمام خدائي کاشتکار هوجاوے گي سات لاکهہ اکيسٹهہ هزار تين سو اڑتاليس گهرانے جو آج کل انگلستان ميں کاشتکاري کرتے هيں باوجود اِسکے کہ اُنکي سعي و محنت سے بہت بڑي پيداوار حاصل نہيں هوتي انگريزي ستائيس لاکهہ پنتاليس هزار تين سو

چھتیس گھرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ھیں اور اگر سارے خاندان کاشکاري میں مصروف ھو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار ھي ھووے تو ظن غالب ھے کہ انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہہ چھہ کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگہہ اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقہ میں واقع هوئي کوئي قوي مانع موجود نهووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور ھو جاویگي اور اسمیں شک و شبهہ نهیں کہ بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصہ دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد هوگي جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر هوئي کیونکہ موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ھو جاوینگے اور شادیوں کي دھوم‌دھام هوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نهونگے اسلیئے کہ قلت کا کھتکا نرهیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نرهیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم ھو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسي معقول صورت ھی کہ اُسکي بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں هونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق هیں بلا تکلف اُٹھاویگي مگر یہہ بات واضح ھی کہ یہہ صورت همیشہ قائم نرهیگي بلکہ اڑھائي سو برس تک بھي قائم نہ رہ سکیگي چنانچہ اس مدت تک یورب کي آبادي بیس کھرب کے قریب قریب آپهونچیگي اور یہہ آبادي اِسقدر ھی کہ بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتي کہ تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد هوسکے *

غرضکہ جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور ھی ھم معلوم کرچکے کہ دوراندیشي ایسا مانع ھی کہ اسکے باعث سے کوئي بدبختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے هیں ایسي قوي و توانا ھی اور هر آدمي اپنے چال چلن پر [illegible] اور [illegible] کي زورآوري پر ایسا بھروسا رکھتا ھی کہ شادي سے باز نہیں رهتا اکثر [illegible] اکثر واقع هوتے هیں جنکا اندیشہ مانع دوراندیشي

کو بجاے خود قائم کرتا ہی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ہونے سے عیاشیاں جاتي رہتي ہیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي نقدیر پر تحمل کے قابل ہوتي ہیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں کہ ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر ہوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ہوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ہوگا کہ مانع ممتنع‌الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع ہیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواہش رکھتے ہیں وہ بھي اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ ایک بري فصل کا تدارک ہو جاوے مگر جبکہ بري فصلیں پے درپے ہونے لگیں اور کبھي کبھي ایسا واقع بھي ہوتا ہی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ہو رہا ہی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر توٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہہ ہوسکتي ہی کہ چند روز اُن فضولیوںسے باز رہیں چنانچہ جو اناج کہ ہر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ہوتا ہی وہ ایسا ذخیرہ ہی کہ رفع قلت کے واسطے ہمیشہ موجود ہی اور جو غلہ خانگي جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ہی غربا کے کام آسکتا ہی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھي معقول ہی کہ لوازم عیاشي کي جگہہ ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے منگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہہ غلہ منگلیا کریں *

یہہ بات کہہ سکتي ہیں بلکہ کہا بھي گیا ہی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیساکہ اب تک ہی رہے تو نقل مکان آباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ہی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رہتے ہیں *

اور یہہ بات پر ظاہر ہی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹ‌لینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف ہوتا ہی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک عرب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود ہیں دس گنے بلکہ

سو گني بلکه پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کي ایسي هی بلکه اس سے بهتر
پرورش ممکن اور متصور هی اور غالب هی که یهه همارا خیال کئي سو
صدیوں میں پورا هوجاوے مگر تجربوں سے ثابت هی که کوئي ایسي کثیر
و تربیت یافته قوم جسکے هر چهار طرف اور تربیت یافته قومیں بستي هوں
نقل مکان پر ایسا بهروسا نهیں رکهه سکتي که وه آبادي کا مستقل اور کامل
اصلاح کرنیوالا هی اور یهه بات هم اِسلیئے کهتے هیں که اوسط ایشیا اور
شمالي یورپ کے خانه بدوش گروه اور ایسي چهوٹي چهوٹي بستیوں کے
مناسب آبادي سے زیادہ بسنے والے جیسیکه قدیم یونان اور فنیشیا کے چهوٹے
صوبوں کے باشندے تهے کبهي کبهي اپنے ملک سے نکل جاتے تهے چنانچه
وه خانه بدوش لوگ هتهار لگاکر پرائے ملکوں پر دهاوے کرتے تهے اور قدیم
یوناني یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تهے اور اُن امریکا
والوں نے جو یورپ والوں کي آل و اولاد تهے اُس وسیع حصه زمین یعني
امریکه میں جو یورپ کے پس پشت هے سیکڑوں برس تک اسقدر جگهه پائي
اور نیز آینده کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتني جگهه هاتهه آویگي که ایسي
آبادي کے واسطے درکار هو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پهیل سکے مگر
یهه ایسي مثالیں هیں که اُنکي پیروي اهل یورپ اس زمانه میں که وه
نهایت شایسته اور آباد هیں نهیں کرسکتے کیونکه تمام زمین تصرف میں
آچکي اور بیگانه ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نهیں اور
مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنون و مذاهب کے تباین کي وجهه
سے سفر سے باز رهتا هی اور جو سفر که وه کرسکتا هی وه دریا کا سفر هی
سو اُسمیں بڑا پهیر پڑتا هی اور بهت خرچ هوتا هی اور بعد سفر کے
اگر کهیں پهونچیگا تو وه ایسا اُجڑا ملک هوگا جسکي اب و هوا خراب
هوگي یا وه ایسا ضلع هوگا جو پهلے سے آباد تها سو اُس میں بهي کمیوں اور
زبانوں اور فنون اور مذاهب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے هرج پیش
آویں گے پس جبکه ایسي ایسي مشکلیں ظهور میں آني ممکن هیں تو
نقل مکان کثرت سے پے درپے نهوسکیگا بلکه ایک هي سلطنت کے مختلف
حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل هو نقل
مکان بهت کم کرسکتے هیں چنانچه آسٹریا کي سلطنت میں بعض بعض
ایسے مقام هیں که وه اُجڑ هیں اور بعض بعض ایسے هیں که وه کمال آباد

هین مگر لنبارڈے کے میدانون میں سے هنگري میں آکر بستیاں آباد نہیں هوتیں لیکن اگر کوئي قوم یورپ کي جو بجاے مانع دور اندیشي کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتي هی وہ صرف انگریزوں کي قوم هی چنانچہ دنیا کے هر نصف کرہ میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف هی اور وہ لوگ آج انے جہاز رکھی هیں کہ ابتک دیکھي نہیں گئي چنانچہ اُن جہازوں میں سوار هوکر اُن مقاموں میں پہنچ سکتی هیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطی اُسقدر سرمایہ موجود هی کہ اج تک کہیں اکھٹا نہیں هوا اور انگریز ایسے هیں کہ بڑي بڑي مہموں میں علی الخصوص سفر دریا وغیرہ میں بہت مشہور و معروف هیں اور سیکڑوں برس سے یہہ فائدے اُٹھاتے چلے آتے هیں چنانچہ عہدتوڈرز سے لیکر آج تک ادھر اودھر کے ملک اتنے انگریزوں کے هاتھہ آئے کہ جسقدر یورپ میں اُنکے پاس نھے اُنسے وہ بہت زیادہ هیں اور باوجود اسقدر دراز عرصہ کے نقل مکان نے کیسا تھوڑا سا اثر انگریزوں کي ابادي کي تعداد پر کیا هے چنانچہ گروہ کے گروہ جو ملک سے باهر بھیجے گئے اور اب بھي بھیجے جاتے هیں اُسیقدر اور اُنکي جگہہ بہت جلد قایم هوگئے اور هو جاتے هیں انگریزوں نے ایک شہنشاهي کي بنیاد ڈالے اور غالب یہہ هی کہ بہت سي اور سلطنتوں کي بنیادیں ڈالینگے مگر جب کہ ایک بستي کہیں قایم هو جاتي هی تو وهانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تھوڑے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں هوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پہونچتے رهتے هیں بلکہ وہ ترقي انسان کي قوت بارآوري کی نرکنے سے هوتي هی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصہ میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع هوتے هیں مگر سر دست یہہ بیان کیا جاتا هی کہ تمام تجربوں سے یہہ بات ثابت هی کہ نقل مکان ایسے ملکونکي ابادي میں رخنہ اندازي نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین هندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجہ اوسط کے تربیت یافتہ هیں پس معلوم هوتا هے کہ شادي کرنے کے معاملہ میں دور اندیشي اور بڑي فضول خرچیوں کي عادتیں هي ایسي مستقل مانع هیں کہ اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑهہ نہیں سکتي کہ وسائل خوراک کي برابر پہونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع الزوال بے دریی ظاهر هوتے هیں اور اسلیئے که دور اندیشي کے خیال تربیت یافته ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں هي پائے جاتے هیں تو یهه صاف واضح هوتا هی که جسقدر کوئي قوم آئین تربیت اور اسباب دولت میں ترقي کرتي هی اُسیقدر مانع ممکن الزوال مانع ممتنع الزوال پر غالب هوتے جاتے هیں اگر یهه بات سچ هی تو بهت بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي اور با قاعدہ حاصل نهو سکیں اُس قدر کم هوتي جاویگي جسقدر که علم و دولت کو ترقي هوتي جاویگي چنانچه دولت کي روز بروز ترقي هونے سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشیاں گني جاتي تهیں اُسکي اولاد کي نسبت تکلفات سمجهي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف مزاحمي نهیں زیادہ بڑهتا جاتا هی بلکه اُنکا موجود نهونا بیعزتي سمجها جاتا هی محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑهنے سے لازم آتا هی که پهلے لوگوں کي نسبت سے لوگ بهت سي راحت پاویں اور جو که یهه بات بهت مفید هی که ترقي خلقت کے ساتهه ساتهه آرام کي بهي زیادتي هووے بلکه ترقي خلقت سے پهلے حاصل هو اور مقتضاے کارخانه قدرت بهي یهي هی که علاج واقعه کا پیش از وقوع هووے *

اگرچه یقین اسبات کا واثق هی که تربیت کي ترقي سے وجهه معاش اوبهرتي جاتي هی اور آبادي کا دباو کم هوتا جاتا هی مگر باوجود اسکے هم یهه بهي انکار نهیں کرتے که تمام اُن ملکوں میں جو مدت سے آباد هیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جهاں نئي نئي بستیاں آباد هوتي رهتي هیں اور وهاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں پر صرف کئے جاتے هیں موجود هے اور یقین کامل هی که یورپ کے بهت کم حصے ایسے هیں که اُنکے باشندوں کي تعداد کم هونے پر بهي به نسبت پهلے کي زیادہ دولتمند نهوتے اور جس مناسب مقدار سے اُنکي آبادي ترقي پاتي هی اگر وہ قایم نرهے تو وہ لوگ آیندہ بهي زیادہ دولتمند نهونگے لوگوں کي بهتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نهیں هوسکتي که تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکیا جاوے اور پهلا مطلب یعني تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر متننون کے ذریعه سے هوسکتي هی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نہونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور ھی غرض کہ پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف ھی اور یہہ امر واضح رھے کہ لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر ھی چنانچہ ہر شخص اُسپر عمل کرسکتا ھی یا غافل رہ سکتا ھی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے کہ آج کل یورپ میں مروج و معمول ھے یہہ بات واضح ہوتي ھی کہ پہلے مطلب پر مستقل رہنے سے بھلائي کي زیادتي متصور ھی اور جو منتظم کہ منجملہ ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا ھی اور دوسرے مقصد سے غافل رہتا ھی وہ لوگوں کي بھلائي کے صرف ایک حصہ کي تدبیر کرتا ھی *

اب یہہ بیان کرنا مناسب ھی کہ ھماري رائے ایسي راے نہیں ھے کہ تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے ھوں بلکہ ھماري تقریر ھرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا ھی کچھہ نہ کچھہ مخالف ھی ھر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصہ میں جسکو اصول آبادي کہتے ھیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا ھی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں ھي مخالف نہیں ھیں بلکہ اُن مسئلونکے بھي مخالف ھیں جنکي ھمنے چھان بین کي ھی چنانچہ ایک طرف ایسے لوگ ھیں کہ اُنکے اعتقاد میں یہہ بات بیٹھي ھی کہ تعداد خلقت کي ترقي کے ساتھہ قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي ھی نہیں ہوتي بلکہ خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم ہوتي ھی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان ھی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے ھیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف ہوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم ھیں اور جسقدر کہ اولاد اُنکي ممکن الوقوع ہو وہ جلد پیدا ہووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے کہ ضروري کباڑ یعني قحط سالي واقع ہووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ ھیں کہ اُنکے جیئوں میں یہہ بات سمائي ھی کہ تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ ہونے پر مایل

رهتي هی یا یهه تقریر کیجاوے که وجوه معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پہنچیگي بلکه اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جهد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرف وه بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو که هم جو کچهه اس معامله میں گفتگو کرچکے وه پہلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعاده اُسکا قرین مصلحت نہیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظه کے قابل هیں چنانچه مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتهس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصله ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمده عمده مطالب تحریر کیئے منجمله اُنکے وه مطلب نہایت دلچسپ هی جو آبادي سے تعلق رکهتا هی اور مقصود اُسکا یهه بات ثابت کرنا هی که امریکا کے اضلاع متفقه کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشته میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بہت دنوں تک آینده کو نہیں بڑه سکتي اور حقیقت یهه هے که اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصه مفصله ذیل جو هم لکهتے هیں اُس سے یهه غرض نہیں هے که مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکه ساري وجهه اِسکي یهه هے که جسطریق سے آبادي کے عام مسئله کو اُنهوں نے قرار دیا هم طرز اُسکی پسند نہیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں که یهه بات کهي جاسکتي هے که جو ترقیاں کهقیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانه میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آینده زمانه میں جدید اور زیاده بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یهه بات آساني سے معلوم هوسکتي هے که اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزه هوگا اور اس اصل کي صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نہیں پہونچ سکتا که انسانوں کے بڑهنے کي قوت وجوه معاش کے بڑهنے سے بہت زیاده رهیگي فرض کرو که غله اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گویت برتن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتی ہے دوچند ہو جاوے
جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقی ہونے سے اخلاقی
رکاوٹ یعنی دوراندیشی کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقی رہے اور
بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقی کے قاعدہ کو ایسی قوت
تاثیر ہاتھہ آوے کہ تہوڑے دنوں میں تمام آبادی پہر وجوہ معاش کے برابر
پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلی کے جو لوگوں کی عادتوں میں بمقدمات
شادی اُس زمانہ میں ظاہر ہووے جسکا انجام ترقی یافتہ دخیرہ خوراک
کی برابر آبادی کا پہونچ جانا ہے اسمات کی بڑی جوکھوں ہوگی کہ شاید
کثرت آبادی حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے
لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقی بہبودی کے لیئے کوئی حد
مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاہر ہی کہ وہ ترقی معاش کی ایک
عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاری رہ نہیں سکتی جس مناسبت
سے آبادی کو ترقی ہوگی گو کیسی ہی کثرت سے خوراک اُس آبادی کو
بہم پہونچ سکتی ہو خلقت کی ترقی میں کم پیداواری کے قابل زمینوں
پر کاشت کرنا جنکی پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت
سی محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا ہی ایک صریح بات کی دلیل ہی
جسکو سب جانتے ہیں کہ جسقدر خلایق کی ترقی ہوتی جاتی ہی
اُسیقدر خوراک کے ترقی کرنے میں روز روز مشکل زیادہ ہوتی جاتی ہی*

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکھی ہی اُس سے
اُنکی راے واضح ہوتی ہی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر † سرمایہ آبادی
سے بہت جلد بڑھنے کی طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رہیگا اوراگر
خلاف اسکے آبادی سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑھنے پر مائل ہو تو بڑی مشکل
پیش آویگی اسلیئے کہ محنت مزدوری روز روز کم ہوتی جاوے گی اور
اُسکی کمی سے لوگونمیں مفلسی پہیلتی جاوے گی اور ساتھہ اُسکے شامت
و بدبختی جو اُسکے لازم نتیجے ہیں ظہور پاتے جاوینگے اور جب مفلسی
شایع ہوجاوے گی تو آدمی زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے
گی کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچھہ تہوڑے آدمی وجہہ معیشت

---

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال
کے لوازم اور محنتی کی خوراک سمجھتے ہیں *

كي قلت سے پرورش پاسكيں گے اور جس مناسبت سے كہ آبادي سرمايہ سے زيادہ بڑھيگے اُسي مناسبت سے نئے پيدا ہوئي لوگوں ميں سے مرينگے غرضكہ خلقت و سرمايہ كي ترقي برابر رهے گي اور پهر اجرت زيادہ نہ گهٹيگي اور يہہ بات كہ اكثر مقاموں ميں سرمايہ كي حقيقي ترقي كي نسبت آبادي جلد جلد بڑهنے پر ميلان ركهني هى اكثر ملكوں كے لوگوں كي حالت كے ملاحظہ سے ايسي ثابت هوئي هى كہ كوئي اعتراض اُسپر وارد نهيں هوسكتا چنانچہ اكثر ملكوں ميں بہت سے لوگ روٹي كپڑيسے محتاج هيں اور اگر حسب‌اتفاق ايسا هونا كہ تعداد خلقت سے سرمايہ زيادہ بڑھ ا تو يہہ بات هرگز واقع نهوتي بلكہ مزدوري زيادہ هوتي اور مزدوريكے زيادہ بڑھ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروريات كي مصيبتوں سے بچے رهتے انسانوں كي شامت و بد بختي كا باعث ان دونوں خيالوں ميں سے ايک هوسكتا هى يعنے خواہ يہہ هو كہ تعداد خلقت كا ميلان سرمايہ كي نسبت زيادہ جلد بڑھ جانيكا هى اور خواہ يہہ كہ سرمايہ جسقدر بڑهنے كا ميلان ركهتا هى اسقدر بڑهنے سے كسي نہ كسي باعث سے باز رهتا هى غرض كہ يہہ تحقيق ايسي هى كہ بڑے كام آسكتي هى *

مل صاحب اس تحقيق كا نتيجہ نكالنے كے طريق پر دوسرے خيال كے ظهور سے انكار كرتے هيں جس سے ثابت هوتا هى كہ پهلا خيال اُنكے نزديک قايم هى يعني خلقت سرمايہ كي نسبت زيادہ جلد بڑھ جانے پر مائل هى *

مالتهس صاحب نے جو ايک مدت تک حكمت كے علم و عمل كي مشاقي كي معلوم هوتا هي كہ اُس عرصہ ميں اُنكي رائيں بہت بدل گئيں چنانچہ اُنكي بڑي كتاب كے پهلے نسخہ ميں كثرت آبادي كو انسانوں كي دايمي بهبودي كے ليئے مانع مستحكم قرار ديا گيا اور پچهلے نسخہ ميں بهي مقامات مفصلہ ذيل سے وهي معنے مفهوم هوتے هيں *

چنانچہ وہ فرماتے هيں كہ ايسے ضلع بہت تهوڑے هيں جنميں تعداد خلقت كي طرفسے وجوہ معاش سے زيادہ هوجانے پر هميشہ جدو جهد نهوتي هو اور اس جد و جهد دايمي سے غريب لوگ همشہ آفت زدہ رهتے هيں اور اُسيكے باعث سے اُنكو دايمي بهبودي نصيب نهيں هوتي اور يہہ اثر لوگوں ميں اسطرح پيدا هوتے هيں كہ كسي ملک كي وجهہ

معیشت مثلاً ایسی فرض کیجاوے کہ وھاں کے رھنے والوں کی سہل پرورش کے واسطے تہیک تہیک کافی ھووے اور ترقی آبادی کی جدو جہد دایمی جو بڑے بڑے گروھوں میں پائی جاتی ھی تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتی ھی کہ وجہہ معیشت کو ترقی ھووے اور حاصل یہہ ھوگا کہ جس خوراک سے ایک کرور دس لاکہہ آدمیوں کی پرورش ھوتی وہ ایک کرور پندرہ لاکہہ میں منقسم ھوگی غرضکہ غریبوں کی متی خراب ھوگی اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کی تعداد اُن کاموں کی تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگی جو بازاروں میں ضروری ھونگے اور اسی باعث سے محنت کی اجرت بہت کم ھوگی اور ذخیرہ کی قیمت بہت زیادہ ھوجاویگی اور مزدور لوگوں کا یہہ حال ھوگا کہ جسقدر وہ پہلے کماتے تھے اُسیقدر کمائی کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے برے وقتوں میں شادی کرنے سے ھراس اور کنبے پالنے کی فکر اسقدر ھو جاویگی کہ آبادی کی ترقی رک جاویگی اور انھیں دنوں محنتوں کی ارزانی اور مزدوروں کی افراط اور خصوص اِسباب کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کی نسبت تھوڑی اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسباب پر دلیر ھو جاوینگے کہ اپنی اپنی زمینوں پر بڑی بڑی محنتیں کریں اور تازی متی کو لوتیں پوتیں اور جو کچھہ بویا ھو اُسکو کہتیانے سے ترقی دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقی پاویں کہ آبادی کی مناسبت پر ھو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تھیں اور محنتی لوگ روتی کھانے لگیں اور پہلی حالت پر عود کریں اور موانع آبادی کم ھو جاویں مگر تھوڑے دنوں بعد پھر وھی خرابی پیش آویگی *

اور مالتھس صاحب کا دوسرا قول یہہ ھے کہ اصول آبادی کے موافق نسل اِنسانوں کی غذاؤں کی نسبت بڑھنے چڑھنے پر زیادہ مائل ھی چنانچہ دائمی میلان اُسکا یہہ ھی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کی حدوں تک پہونچاتی ھی اور واضح ھو کہ حدود وجہہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ھی جس سے اُس آبادی کی پرورش ھو سکے جو ایک حد تک قائم رھے اور حد سے آگے نہ بڑھے انتہیٰ *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے موانع سبب کے وجوہ معاش آبادی سے زیادہ چستی و چالاکی کے ساتھہ بڑھنے کے

قابل هبں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپني باتوں پر جمے رهے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکي تقریروں سے مفهوم هوتے تھے *

چنانچه بجواب اُسکے اُنھوں نے یهه فرمایا که جس کلام پر تم اعتراض کرتے هو یعني آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑھنے کي نسبت بہت زیادہ بڑھتي جاتی هی معنے اُسکے یهه هیں که بشرط دور هو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑوھتري خوراک کي چیزوں کي بڑوھتري پر غالب رهتي هی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتي هی اور اگرچه یهه موانع ایسے هیں که آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکه اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے هیں مگر باوجود اُسکے که خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑھتي هو یا خوراک آبادي پر غالب رهتي هو یهه بات سچ هی که باستثناء اُن نئي بستیوں کے جهاں بستي والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے هبں هر جگهه خوراک کو آبادي دباتي رهتي هی اور جس طور و طریقے سے که خوراکوں کو ترقي هوتي هی اُس سے بہت جلد آبادي بڑھنے پر همیشه مستعد رهتي هی اور سب لوگ اِسبات پر متفق هیں که عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت هوئي هی که اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے هیں اور اِسبات پر بھي متفق هبں که خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت هوتي جاتي هی بلحاظ اُسکے یهه امر غالب هی که عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر هو جاویگي انتهی *

غرضکه مذکورہ بالا خلاصوں سے یهه امر بخوبي واضح هی که مالتھس صاحب کي راے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف هی چنانچه یهه بیان اُنکا که خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید هوتي هیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف هی که اِنسانوں کے بڑھنے کي قوت وجهه معیشت کے بڑھنے سے همیشه غالب رهیگي اور مل صاحب کي اس تقریر کے خلاف هی که یهه میلان آبادي کا که وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتي هی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ہو سکتے مگر آرچ بشپ وِتلائے صاحب اپني رسائي فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹھہراتے ہیں *

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادي وجہہ معاش کي نسبت بہت زیادہ ترقي کي آمادہ هی اور اسي وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کي مقداروں پر ہر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئي نئي تدبیر سوچي نجاوے تو اِنسانوں کي بھلائي کم ہوتي جاویگي اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ہیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکي نسبت في زمانا دولت زیادہ ہوگئي هی وجہہ اُسکي مشترک ہونا لفظ میلان کا دو معنوں میں هی جو آبادي کي بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل هی واضح ہو کہ کسي نتیجہ کي طرف میلان سے کبھي ایسے سبب کي موجودگي مراد ہوتي هی کہ بشرط نہونے کسي مانع کے اُسکي تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ہو جسکي طرف وہ میلان پایا جاتا هی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست هی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئي اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا هی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا هی معني اُسکے یہہ ہیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ہمیشہ رہتي هی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا هي آدمي کا جسم سیدھا کھڑے رہنے کي نسبت پڑے رہنے پر زیادہ میلان رکھتا هی یعني میلان کي کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسي چیزیں ہیں کہ ہوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمي گر سکتا هے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رہتا هی خلاصہ کلام یہہ کہ معني اِس کلام کے کہ آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي یہہ ہیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ہیں کہ اگر کوئي مانع روک ٹوک اُنکي نکرے تو آبادي معاش سے زیادہ بڑھ جاویگي *

مگر کبھي کسي نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کي ھیئت مجموعي مراد ھوتي ھی جنسے کسي نتیجے کے وقوع کي توقع پڑتي ھی غرض کہ یہہ وہ دو معني ھیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل ھوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمین اپني گردش پر بھاگنے کي نسبت اور آدمي کھڑے ھونے پر پڑے رھنے کي نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے اور ایسا ھي جب کسي ملک کي تاریخ میں نہایت وحشي زمانہ کو کمال تربیت یافتہ زمانہ سے متابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ھوسکتي ھی کہ خلقت کي علم و تربیت کي ترقي میں مقدار خوراک آبادي کي نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي ھی چنانچہ انگلستان میں باوصف اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادي بہت زیادہ بڑھ گئي ھی مگر خوراک سے بہ نسبت اُسکے بہت کم کي مناسبت رکھتي ھی جیسے کہ پانسو برس پہلے رکھتي تھي یعنی اب بھي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے بہت کم ھی مگر یہہ مناسبت بھي خواھش سے زیادہ ھی *

اگر دنیا کي موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت قدیم تاریخوں سے ظاھر ھوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت ھووے تو یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر مائل ھی اور اگر یہہ ثابت ھو کہ وجوہ معیشت باشندوں کي تعداد کي برابر چلي آئي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھو جاویگي کہ خوراک و خلقت کي ترقي برابر ھوتي رھي ھی اور اگر وجوہ معیشت تعداد خلقت سے بہت زیادہ بڑھتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبي ظاھر ھو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رھتے ھیں بلکہ خلاف اُسکے یہہ صحیح ثابت ھو جاوے کہ وجوہ معاش آبادي کي نسبت جلد تر بڑھنے پر مائل ھیں اب غور کرنا چاھیئے کہ اُن قوموں کي قدیم تاریخوں سے کیا دریافت ھوتا ھی جو اب تربیت یافتہ ھیں یا اب جو وحشي قومیں ھیں اُنکا حال اب کیسا ھی حال اُنکا یہہ ھی کہ مفلسي اُنکي قدیم ھی اور قحط سالي کي مار مار رھتي ھی اور آبادي اُنکي تھوڑي اور وجوہ معاش آبادي سے بھي نہایت تھوڑي ھیں یہہ ھمنے مانا اور تسلیم کرنے کے قابل ھی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ھیں کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ھی پھر بھي اُنکی ھمیشہ بدبختت رھنے سے

بلحاظ اسباب کے کہ اُنکي تعداد کي بڑھتري اُنکي دولت کي بڑھتري کي نسبت زيادہ ميلان رکھتي ہی ہم کيا نتيجہ نکال سکتے ہيں لیکن اگر کوئي ملک ايسا ہو کہ افلاس اُسکا وحشيونکے عام افلاس سے قليل ہو تو وہاں يہہ بات درست ہوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنمیں وہ ملک ہوگا وجوہ معاش آبادي سے زيادہ بڑھنے پر مائل ہيں اب يہي حال ہر ايک تربيت يافتہ ملک کا ہی اگرچہ ايرلينڈ والے اب بھي غريب اور کثرت سے ہيں مگر باوجود اسي لاکھہ ہونے کے بہ نسبت اُس وحشيانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کھيلنے والے اور مچھليوں کے مارنيوالے تھے بہت کم تکليف اُٹھاتے ہيں انگلستان کي قديم تاريخ ميں بڑي بڑي خشک ساليان اور کڑي کڑي وبائيں جو قحط سالي کے نتيجے ہيں جابجا مندرج ہيں مگر آج کل باوجود اسباب کے کہ تعداد آباديکي بہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے ہوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بھي نہيں جاتے *

امريکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثاليں ہيں کہ وہاں خلقت نے بڑي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ايسے ميدان تھے کہ آبادي کي قوتوں نے وہيں کمال اپنے دکھائے مگر باوصف اسکے کہ وہاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکھائے ترقي خوراک کي برابري نکرسکي پہلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بھي فاقہ کشي اور نہايت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت ميں ترقي ہوئي اُسيقدر وجوہ معاش بھي بڑھتي گئيں بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقي نصيب ہوئي اگر يہہ بات ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربيت کي صلاحيت رکھتي ہے اور وحشي قوموں کي نسبت تربيت يافتہ لوگونميں وجوہ معيشت زيادہ ہوتي ہيں اور يہہ باتيں ايسي ہيں کہ انسے انکار نہيں ہوسکتا پس يہہ لازم آتا ہے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زيادہ ميلان رکھتي ہے *

اگرچہ خود مالتھس صاحب نے اپنے پہلے مشتہر کيئے ہوئے نسخوں ميں کبھي کبھي ايسا مبالغہ کيا جو نئي تحقيق کرنے والونکا خاصہ ہے مگر جو غلطي کہ اُنہوں سے صادر ہوئي اُس سے اُن کے عملي نتيجونميں کسيطرح کي مضرت نہيں پہونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتھہ کي برابر

انسانوں کے موجبی قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں ھے کہ کچھہ
موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل ھو
بشرطے کہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباھي معاش
و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر منحصور و منحصر ھے اور ایسے
اسباب انسان کے قابو میں ھیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي ھیں
اور یہہ ایسے اصول ھیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور
تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف
تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ھیں بڑے بڑے مقرر لوگ
اُن کو تسلیم کرتے ھیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے ھیں جو اپني رایوں کو
مسلم جانتے ھیں *

باقي اسمات کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا
اسباب ھیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماھر ھووے
زیادہ‌تر اُس مؤلف کا کام ھے جو سیاست مدن میں کامل ھو ھاں سردست
اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا ھے کہ علم اور جان و مال کي نگھباني اور تجارت
بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر ھرایک کي رسائي
وہ مقدم اسباب ھیں جو ایک ھي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے
ھیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں
سستي بخشتے ھیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے
مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے
محرومي ھوتي ھے اور جان و مال کي جوکھوں اور جہالت ایسے عام
اسباب ھیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھٹتي ھے اور ایسي
وحشیانہ حالت پیدا ھوتي ھے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي
کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پہونچنے میں دوڑدھوپ
کرتي ھے اور وہ قوت صرف تباھي اور خستہ حالي سے مغلوب ھوتي ھے
اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ اسباب اُن میں
داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ھیں اور وہ
بجاے خود ملحوظ ھونے کے قابل ھیں اور وہ خاص اسباب ایسے ھیں
جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواھش اور وہ ملکي منصوبے
جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم ھوئي اور انگلستان کے بعض

بعض خصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان هوسکتي هے کہ جس چیز سے کوئي قوم پست همت هوتي هے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي هے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي هے جس چیز سے لوگوں کي همتیں بڑھتي هیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ هو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي هے یعني وجوہ معاش زاید هو جاتي هیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت هے اور اسبات کي دلیل هے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود هوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بھي ایک نتیجہ هے *

باجود اُن قولوں کے جو همنے اوپر لکھے همکو یقین هے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کي بھي یهي رائیں هیں اور یقین واثق هے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رهنے والوں کي حالت پانسو برس کے عرصہ سے روز بروز ترقي پر هے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں هے کہ وہ ترقي غایت کو پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین هے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني هے حال بیان کرتے هیں تو اُنکا بیان همارے بیان کے مطابق هونا هے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وهاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري هووے اور یہہ بات یقیني هے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ نہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ هوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں هوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سوسري واقف هیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراهي میں پڑے هیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا گیا هے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتي هیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ جو شے هونے والي هے وہ ضرور واقع هوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کی تعداد کی ترقی سے اِفلاس کی طغیانی ممکن ہے تو وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مفلسی ضرور آویگی اور اِس لئے کہ تعداد اُن لوگوں کی بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتی ہے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کی قوت غالب نرہیگی تو وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ عدم غلبہ ضرور واقع ہوگا اور بہت لوگ خود کام اور ایسی شامت مارے ہیں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے ہیں جس سے نہایت تکلیف و ہرج سے بھاگنے کا حیلہ اُنکے ہاتھہ آتا ہے جو تجویز بہبودی کو لازم ہے علاوہ اُسکے وہ لوگ یہہ سوال بھی کرتے ہیں کہ نقل مکان کو وسعت دینے سے کیا فائدہ منصور ہے اِسلئے کہ جسقدر دنیا خالی ہے وہ آبادی کی ضرور ہونے والی ترقی سے پوری ہوجاوے گی اور † قوانین اناج کی تبدیل کی کیا حاجت ہے اسلیئے کہ اگرچہ معاش ایک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رہے تو تھوڑے عرصہ میں معاش اور آبادی پھر برابر ہو جاویگی اور ہم لوگ ایسے خراب رہینگے جیسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کی جو عقل و فہم کی نسبت زیادہ نفسانیت سے تقریریں کرتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں میں سے سمجھتے ہیں جو مسلم و مقرر ہیں اور حقیقت اُنکی یہہ ہی کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقریروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے ہیں اور بجاے اُسکے کہ تقریروں کی درستی کو ٹھیک ٹھاک کریں اُن مدارج کی تحقیق سے انکار کرتے ہیں جو ایسے ایسے برے نتیجوں کے مخرج و منشاء ہیں *

واضح ہو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث یہہ ہوا کہ ایسے غلط فہمیوں کی پھیلاوٹ دیکھی گئی اگرچہ یہہ رد و بدل ایسی ہے کہ بعض لوگ اُسکو ایسی تقریر سمجھتے ہیں جو لفظ میلان کے استعمال سے تعلق رکھتی ہے اور بعضے لوگ ایسا خیال کرینگے کہ ایسی حقیقت کے ثبوت میں گفتگو کی گئی جو صاف صاف واضح تھی *

---

† قوانین اناج گریٹ برٹن میں کے اُن قوانین کو کہتے ہیں جنمیں غیر ملکوں کے اناج کی اُس ملک میں آنے کی ممانعت ہے باستثناے اُن روزوں کے جنمیں قیمت معین مقدار سے زیادہ ہو جاوے یہہ قوانین سنہ ۱۸۴۶ ع میں منسوخ ہو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے که محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتي هیں که اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آینده کے لیئے ذریعه تهراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئله ابادي کے حالات بیانکرکے اُن و سائل دولت سے بحث کرتے هیں جن سے دولت حاصل هوتي هی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري هی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي هیں *

پیداوار کا بیان

واضح هو که جهانتک علم انتظام کو سروکار هی وهانتک اجزاء مادیه کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کهتے هیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل هوني هی اُسکو پیداوار بولتے هیں غرضکه نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کهتے هیں اور یهه بات یاد رهے که پڑهنے والوں کو یهه بات یاد دلانا کچهه ضرور نهیں که خود ماده نقصان و زیادت کے قابل نهیں اور جو تغیر که آدمي اور اور آزموده وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا هی وه صرف اتني بات هی که اُسکي صورت بدلي جاتي هی اور اسلیئے که اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي هی اور منجمله تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا هی جو دولت کے

مخارج گني جاتي هيں باقي اور کل تبدلیوں کو قسم پیداوار سے خارج کیا گیا واضح هو که جیسے ایک لڑکا دریا کے کنارے سے ریت اُٹھاکر قلعه بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا دیتاهے اور وہ دونو لڑکے اپنا اپنا کام دکھاتے هیں ایسا هي ایک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈھا دیتا هی مگر فرق ایسا هي که آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا کام ضایع جاتا هے اور اسي لیئے آدمي کي نسبت یهه بات کهني مناسب هے که اُسنے ایک چیز اپنے زور بازو سے پیدا کي اور اُسکے کام کے نتیجے کو پیداوار کهنا عین صواب هی عام اس سے که وہ ویرانه کے بسانے پر مرتب هو یا آبادي کے اوجاڑنے کا نتیجه هو *

بیان اسبات کا که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی

واضح هو که کل پیداوار کو مادي اور غیر مادي قسموں پر تقسیم کیا جاوے یا یوں بیان کیا جاوے که کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی اور ظاهر یهه معلوم هوتا هی که یهه تقسیم آدم اسمتهه صاحب کي اُس تقسیم سے ماخوذ هی جسمیں کل محنتوں کو بارآوراور غیر بارآور قسمونمیں منحصر کیا هی غرضکه جن لوگوں نے تقسیم آدم اسمتهه صاحب کو کمال افضل سمجها تو اُنهوں نے ساتهه اُسکے یهه بهي کیا که ایسي محنت کو غیر بارآور کهنا مناسب نسمجها که بدوں اُسکے تمام محنتیں پوري نهوں چنانچه اُنهوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور غیر مادي خدمات کي اصطلاحیں نکالیں *

لیکن معلوم هوتا هی که بارآور اور غیر بارآور محنتوں یا مادي اور غیر مادي پیداواروں کے پیدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں کے درمیان میں جن جن تمیزوں کا ارادہ کیا تو وہ تمیزیں ایسے اختلافوں پر منحصر هیں جو خود اُن چیزوں میں پائے نهیں جاتے جنسے بحث کیجاتي هی بلکه جن جن طریقوں سے وہ چیزیں همکو متوجهه کرتے هیں وہ اختلاف اُنمیں موجود هیں اور جن حالتوں میں که خصوص تبدیل پر هم ملتفت نهیں هوتي بلکه حاصل تبدیل منظور نظر هوتا هے تو ایسي حالتوں میں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبدیل کا مرتکب هوا بارآور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے هیں برخلافہ
اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل هي
تبدیل پر التفات هووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور
محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے
هیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا
بناتا هی اور ساهي پھرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا هی منجملہ اُن دو
صورتوں کے پہلي صورت کا یہہ حال هی کہ نظر همارے حاصل فعل یعني
صرف جوتي پر متعین هی اسلیئے یہہ کہتے هیں کہ چمار نے جوتي
بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت هی کہ یہاں نفس فعل ملحوظ
هی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یهي باعث هی کہ اس شخص
کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي
بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے هیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي
مگر یہہ بات یاد رهے کہ هر حالت میں فعل اور حاصل فعل هوتا هی
مگر فرق اتنا هی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ هوتا هی اور کبھي حاصل فعل
پر نظر هوتي هی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر
هوتي هی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ هوتا هی پہلا سبب اُس تبدیلي
کي کمي بیشي هی جو ظهور میں آتي هی اور دوسرا سبب وہ طریقہ
معلوم هوتا هی جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ
اُٹھانے والا خرید کرے *

جہاں کہیں کہ تھوڑي سي تبدیل واقع هوتي هی اور خصوص ایسي
صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي
نام سے باقي رهي تو التفات اپنا فعل پر مائل هوتا هی اور نظر بریں یہہ
نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے هیں کہ اُسنے
اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے هیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل
اُسمیں بہت واقع هوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط هی
چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے هیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور
رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے هیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ
تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ هی مگر فرق اتنا هی کہ جب

کپڑا درزي کے ہاتھہ سے نکلتا ھی تو نام اُسکا بدل جاتا ھی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نہیں بدلا اور کوئي چیز اُسمیں پیدا نہیں ہوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز ھی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي ھی چنانچہ کبھي کبھي ایسا ہوتا ھی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي ہوتا ھی اور نہ ہم لوگ اُسکي خرید کے عادي ہوتے ہیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي ہوتے ہیں جسپر وہ محنت صرف ہوتي جیسے کہ جب دواکي ڈبیا خرید تے ہیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ ہوتي ھی اور کبھي کبھي جو چیز ہم خرید تے ہیں وہ خود ملحوظ نہیں ہوني بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي ھی جیسے کہ ہم فصاد یا طبیب کو نوکر رکھتے ہیں واضح ہو کہ ان تمام صورتوں میں توجہہ کي اصل خاصیت یہہ ھی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرني ھی کہ جسکي بیع و شراکي عادت ھی اور جسقدر کہ ہمکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت ھی جو صرف محنت سے حاصل ہوتي ھی اُسیقدر ہم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجھتے ہیں چنانچہ مصوري اور بازیگري وہ کام ہیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي ھی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل ہوتي ھی اور جو وسیلے کہ مصور اور بازیگر اختیار کرتے ہیں وہ ایک ھي قسم کے ہوتے ہیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے ہیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا ھی اور بازیگر اُنہیں آلات جسمانیہ سے بازیاں دیکھاتا ھی اور اچھي اچھي باتیں بناتا ھی اور نفس محنت کو بیچتا ھی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا ھی جسپر محنت صرف کرتا ھی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا ھی کہ خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي ہیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تہہ‌خانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا ھی وہ ویسا ھی کام کرتا ھی جیسے کہ کہان کہودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا ھی مگر جب کہ کوئیلے کہان سے باہر نکل کر کوئیلہ والوں کے تہہ‌خانہ تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا ھے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا ھے

اور يهي باعث هے كه كهان كهودنے والے آدمي كي نسبت يهه بات كهتے هيں كه اُسنے جنس مادي يعني كوئيلوں كو پيدا كيا اور نوكر كي نسبت يهه كهه سكتے هيں كه اُسنے پيداوار غير مادي يعنے نفس خدمت كو پيدا كيا اور اصل يهه هى كه وه دونوں شخص ايک هي شے كو پيدا كرتے هيں يعني ماده ميں تبديل و تغير پيدا كرتے هيں مگر همارے التفات كي يهه صورت هى كه ايک حالت ميں نفس فعل پر اور دوسري حالت ميں حاصل فعل پر مائل هوتا هى *

جب كه لوگ از بس جاهل هوتے هيں تو تمام چيزيں اپنے هي گهروں ميں بناتے هيں چنانچه اگلے وقتوں ميں جس زمانه ميں سپهگري اور دلاوري كے چرچے رهتے تهے ساري بيگمات اور شاهزاديوں كا يهه عالم تها كه اپني لونڈي بانديوں كي كارگذاري ميں بحسب مقتضاے رسم وعادت كے شريک هو جاتي تهيں مگر تقسيم محنت نے وه كام كيا كه چرخه اور تانا تک گهروں سے نكالكر كارخانوں تک پهنچايا اور اگر وه گفتگو جو نزاع و بحث كا محل هى راست اور درست هو تو يهه كهنا مناسب هى كه تقسيم محنت كے طفيل سے كاتنے والے اور بنے والے غير باراور محنتيوں سے بار اور محنتي هو گئے اور غير مادي خدمتوں كے پيدا كرنے سے مادي جنسوں كے پيدا كرنيوالے بنگئے *

جنس و خدمت ميں امتياز كرنے كا بيان

اگرچه هم ايسي اصل و اصطلاح پر اعتراض كرتے هيں كه اُسكي رو سے تمام پيدا كرنيوالے بحسب اپني پيداواروں كے خواص كے خدمات و اجناس كے پيدا كرنيوالوں ميں منقسم هوتے هيں مگر باوجود اُسكے خدمات و اجناس كي تميز و تفريق كے فائدوں كو تسليم كرتے هيں اور ساتهه اسكے يهه بهي مانتے هيں كه خدمت كو بلفظ تبديل اور جنس كو بلفظ شے مبدل تعبير كريں اور لفظ پيداوار كا دونوں كو شامل رهے *

جب تک كه كوئي شخص ايجاد شے ميں مصروف نهووے تو حسب دستور اُسكو يهه نهيں كهه سكتے كه اُسنے اُسكو پيدا كيا چنانچه مچهلي پكڑنيوالا اگر اتفاق سے ايسي مچهلي يعنے سيپي پكڑے كه اُسميں موتي پايا جاوے تو اُسكو يهه نهيں كهه سكتے كه وه موتي كا پيدا كرنيوالا هى بلكه اُسكو موتي كا اتفاق سے پاني والا كهينگے برخلاف اُسكے اگر جزيره لنكا يعنے سيلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رھتا ھے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے ھیں کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا ھے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے ھی اور اُسکے قیمتي ہونیکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوھریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا ھی کہ ایک صورت میں بیقصد ھاتھہ آیا اور دوسرے صورت میں قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام یہہ ھی کہ ایک صورت میں ھماري توجہہ مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے ھیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنیوالا کہتے ھیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاھیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور ھی کہ تحصیل کے مقابلہ میں لفظ خرچ کا استعمال کرتے ھیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے ھیں کہ وہ دولت کے کسیقدر حصہ کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے ھیں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھیں کہ خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذریعہ سے تمام اجناس مفید اور قابل خواھش ھو جاتي ھیں اور فن و محنت کي پیداوارونکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع ھو جاتي ھیں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضہ قیمت ضایع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُنمیں پیدا ھوئي تھي اور حقیقت یہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتہی *

اگرچہ یہہ بات تسلیم کے قابل تھی کہ جو چیزیں پیدا ھوتي ھیں *

فنا هوتي هيں مگر يهہ امر مسلم نهيں كه وہ فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكه برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا أنكا إستعمال سے لازم هى اور كوئي شخص أنكو جان كر معدوم نهيں كرتا بلكه حتى الامكان أنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يهہ هے كه بعض بعض ايسي چيزيں هيں كه باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نهيں ركهتيں چنانچه عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نهيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كه وہ استعمال كے ساتهہ فنا هوجاتي هيں جيسے كه كهانے اور جلانے كي چيزيں كه وہ برتاؤ كے ساتهہ معدوم هوجاتي هيں اور اسليئے كه وہ جنسيں نهايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كه أس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسيں ايسي هيں كه أن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعه كا نام وقت و زمانه قرار ديا گيا هى اور أسكے روك تهام ميں نهايت كوشش كرتے هيں اگر يهہ بات صحيح هووے كه تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نه يهہ كه أسكو برباد كرنے والا كهيں كيونكه اگر وہ مكان اباد نرهے تو اور زيادہ جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقررہ اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كه هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كه هماري مراد أس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال أسكا وہ برتاؤ هى جس سے وہ شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهہ فنا هونا لازمي نهيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كه ملك والوں كے شوق ذوق أنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زيادہ هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل هووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نهووے خرچ غیر بارآور کي یهہ علامت هے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نهو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یهہ هوتي هی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود هوتي هیں اُسمیں کمي آجاتي هے *

بعض بعض ایسي چیزیں هیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نهیں رکھتیں جیسے کہ فیتوں اور زرہوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواهرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے هیں اور جاڑے گرمي کي روک تھام اُنسے نهیں هوتي اور تماکو اور هلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے هیں جنکي نسبت غایت سے غایت یهہ بات کهہ سکتے هیں کہ وہ مضرت سے خالي هیں اور بهت سي چیزیں ایسی هیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي هیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نهیں هوتا اور یهہ وہ قسم هی کہ بیلچہ سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جهاز اس قسم میں داخل هیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق هوسکتا هی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم هوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجہ نهووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي هی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں هووے جو خود اُسکو پیدا کرتے هیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نهیں مگر فرق یهہ هی کہ پهلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے هوتا هے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے هوتا هی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نهیں هوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں هوتا هے اور یهي باعث هے کہ لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں هوتي اس لیئے که ایسی لوگ بہت کم هیں که بعض بعض باتوں کي روسے دونو قسموں میں داخل نہوں چنانچہ ایک هي آدمي بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروري هووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل هے اور وهي آدمي بحسب اخراجات غیر ضروریه کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل هے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ هیں جو بیہودہ خرچ کرتے هیں اور اُس خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ هیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف هیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وہ لوگ داخل هیں جو بذریعه اپني پهلي محنتوں یا ارث و هبه کے زرکافي پاس اپنے رکھتے هیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے هیں مگر یہه لوگ بہت کم هیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس هوتے هیں اُن میں ایسے بہت کم هوتے هیں که اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیله رکھتے هوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافته قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کي تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کي آرزو هوتي هی ان هي باتونکا شوق هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد رکھتا هے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ هوتا هے اور تحصیل جاہ و حشمت کي جسقدر راهیں کہلتي جاتي هیں اور جسقدر که لیاقت اور دولت کي قدر و منزلت علو خاندان کے مقابله میں لوگونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي هے اور جسقدر که وہ وحشیانه تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا جانتا هے کم هوتا جاتا هے اور جسقدر که پکا مذهب لوگوں کو یہه بات سکھاتا هے که انسانوں کو به نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائدہ رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکه جسقدر تربیت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل آدمي دیدہ و دانسته محنت و مشقت پر راضي هوتا هی زور و قوت پاتے جاتے هیں اگرچه تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور کاهلي میں کاتتے هیں بجاے خود بڑھتي هی مگر پھر بهي اُن بدبختوں کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم هوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي دوسري قسم میں وہ لوگ شامل ھیں جو لوت کھسوت یا مانگ تانگ سے اوقات اپني بسر کرتے ھیں اور یہہ بات ظاھر ھے کہ جو لوگ لوت کھسوت سے اپني بسر کرتے ھیں تعداد اُنکي ترقي تربیت کے باعث سے کم ھوني جاتي ھی مگر منگتے فقیروں کي نسبت گونہ شک ھی کہ تعداد اُنکي کم ھووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکي موجودگي کا ضروري سبب معلوم ھوتي ھی اور یھي ظن غالب ھے کہ فضول خرچوں کے ساتھہ اُنکي تعداد بھي بڑھتي جاویگي اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت ھوئي کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبني نہیں یا اُنکي عمل درآمد اچھي طرح نہیں ھوتي تعداد اُنکي بڑھني ممکن و متصور ھی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے ھٹے کٹے تگڑدوں کي تعداد استقدر کم ھو جاني ممکن ھی کہ وہ نہایت خفیف سمجھي جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تیسري قسم میں وہ لوگ داخل ھیں جو ضعف و ناتواني اور کمسني کے باعث سے ھمیشہ کمانے کے قابل نہیں اور ھمیشہ کے لیئے اسلیئے کہتے ھیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ھوویں جو بسبب ضعف و نقاھت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکي اسلیئے ضروري ھی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یہہ لوگ یعني بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے ھوتے ھیں اور وہ لوگ ایسے ھیں کہ اُنکي کثرت تعداد میں تعداد آبادي کي مناسبت سے کمي نہوگي اسلیئے کہ جو سبب بیماري اور نقصان صحت کے ھوا کرتے والے ھوتےھیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماري اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں ھوتا وھاں وہ طول حیات کے باعث ھوتے ھیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاھي کہ انگلستان کي مجلس عام کي پانچویں جولائي سنہ ۱۸۲۵ ع کي اُس رپورٹ میں ھی جو درباب اُن سوسیئٹیوں کے لکھي گئي جو ناتوانوں کے لیئے مقرر ھوئیں اُس سے یہہ امر واضح ھوتا ھی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا في صدي اڑھائي آدمي کے قریب ھیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد يعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے هيں نهايت تهوڑي هے کوئي ايسا ملک بهي هے جو قيد غلامي اور قوانين غلامي سے آزاد هووے اور پھر اُسسبب مطلق بار اور خرچ کرنيوالے پائے جاويں اِسليئے که ادنىٰ مزدور بهي ايسا خرچ رکهتے هيں کهوه اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نهيں علاوه اُسکے هم لوگ اپنے پلے هوئے جانوروں کے ليئے يهه کوشش کرتے هيں که جو چيز اُنکے ليئے ضروري هے اُس سے زياده نديں اور جن ملکوں ميں که آدمي پلاؤ جانور سمجهے جاتے هيں وهاں يهه گمان هو سکتا هے که غلاموں کا خرچ بهي ايساهي محدود و معين هوگا يعني ضروريات سے زياده نهوگا ليکن عموماً غلام بهي ايسے هو جاتے هيں که کسيقدر اُنکي حاجتوں سے زياده پرورش اُنکي کي جاتي هى *

تقسيم مذکوره بالا يعني تقسيم خرچ بارآور اور خرچ غيربارآور سے دريافت هوا که قريبا سب لوگ ايسے هيں که کسي ايک قسم سے خصوصيت نهيں رکهتے بلکه اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص ميں واقع هووے ايک نه ايک قسم ميں داخل هو سکتے هيں اور جسقدر که کاشتکار آدمي سيدهي سادهي خوراک اپنے مطلب کے ليئے کهاتا هى اور موٹا جهوٹا کپڑا پهنتا هى اور ايسے مکان ميں رهتا هى که جاڑے گرمي کے ليئے کافي وافي هووے تو اُسقدر وه بارآور خرچ کرنيوالا کهلاتا هى باقي حقه اور چين شراب سے ليکر بير شراب تک اور مکان و بدن کي زيب و آرايش اُسکا غيربارآور خرچ هى *

واضح هو که سواى اِس بحث سے يهه نهيں که علاوه ضروريات کے تمام ذاتي خرچ غيربارآور هيں اِسليئے که جو لوگ بڑے بڑے [illegible] هيں بات اُنکي اُسوقت تک تهيک تهاک نهيں هوتي هى که مال و دولت کي نمايش اور شان و شوکت کي آرايش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نه بٹهاويں چنانچه ايک جج يا کسي بادشاه والا جاه کے ايلچي کو اپنے منصب کے موافق ايسا عمله رکهنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانه بيس هزار روپئے هووے اور وه بجاے اُسکے چاليس هزار روپيه خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور هوگا اور دوسرا نصف خرچ غيربارآور هوگا مگر يهه سمجهنا نچاهيئے که اُسکي گاڑي کے پيچهے وه تيسرا پياده که

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ ھی وہ بھي غیربارآور خرچ کرنیوالا ھی
کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا ھی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت ھی اور
جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا ھی کہ اداے خدمت کے قابل رھے
وہ اُسکا خرچ بارآور ھی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا
خرچ کرتا ھی اور یہہ بھي نسمجھنا چاھیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے
تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور ھیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتي
جسکوآدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپیہ اور خرچ
اُسکا دو سو روپیہ ھوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا ھی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور
ھوا جنکے برتاؤ سے تحصیل ھوتي ھی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت ھی اور وہ قدرتي وسیلے ھیں کہ اُنسے
بدون امداد اِنسانوں کے ھمکو مدد حاصل ھوتي ھی *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت ھی جو تحصیل مطلوب
کے واسطے تصداً کیجاتي ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ بیان ایسي اصطلاح
کا چنداں ضروري نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم ھووے
مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض
بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں
میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ
تشریح اُسکے نھوگے تردد سے خالي نوھیگا اور تعین مراد کي حاجت رھیگي
پہلے بیان ھو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یہہ سمجھا کہ قیمت
صرف محنت پر منحصور ھی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس
سوال کا پوچھا گیا کہ مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني ھو جاتي ھی
اور چھوٹے درخت بڑے ھو جاتے ھیں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت
نہیں ھوتي مگر قیمت میں دونوں بڑہ جاتے ھیں تو جواب اُسکا یہہ دیا
کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو ھم یہہ سمجھتے ھیں کہ کسیقدر

اُنپر محنت صرف ہوئي مگر یہہ وہ جواب ھی کہ معني اُسکے سمجھہ
سے خارج ھیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ
بات نہ سمجھیں کہ وہ قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے
ظہور میں آتے ھیں مفہوم محنت میں داخل ھیں علاوہ اسکے پڑھنے
والوں کو یہہ بات یاد رھے کہ مفہوم محنت سے وہ سب کام خارج ھیں
جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکیئے جاویں
چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پہونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل
بہلانیکے لیئے سیر و تماشا کرتا پھرتا ھی اور شکاري جواري اور جلسوں میں
اپني خوشي سے ناچنے والي میمیں اور ھندوستان کي ناچنی والیاں جو
طوایف کہلاتي ھیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسي محنتیں
اُوٹھاتے ھیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجھنا جو صرف
اپني دل لگي اور تفریح طبع کے لیئے محنت اُوٹھاتے ھیں کمال خطا اور
نہایت بیجا ھی

دوسرے قدرتي ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے ھمکو حاصل ھوتے ھیں اور جنکو ھم قدرتي
ذریعہ کہتے ھیں اُسمیں ھر بارآور ذریعہ داخل ھی جو بدون امداد انسانوں
کے تاثیر و عمل کي قوت رکھتا ھی *

اگرچہ قدرتي ذریعہ کي اصطلاح اچھي اصطلاح نہیں مگر ھمنے اس
لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچھے اچھے مشہور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي
معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھي ایک وجہہ ھی کہ سواے اُسکے
کوئي لفظ ایسا ھاتھہ نہ آیا کہ وہ بہت سا موزوں اعتراض نہو واضح ھو کہ
منجملہ قدرتي ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین ھی اور زمین میں تمام کھانیں
اور دریا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکہ جو کچھہ اُسپر ھی اور جو
صرف قدرت سے اُسپر پیدا ھوتا ھی سمجھنا چاھیئے اور مناسب یہہ ھی
کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور ھوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے
قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کي چیزیں
پیدا کرتے ھیں بےتکلف بڑھاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام
سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کي عام وجہہ یہہ ھی کہ ان سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل هیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج ھونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتي ھی اور خاص وجہہ یہہ ھی کہ زمیں کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھي قبضہ ھو جاتا ھی واضح ھو کہ قدرتي ذریعے مادوں کي بہم پہونچانے کے لیئے جنمر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروري و لابدي هیں مگر وہ قدرتي ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں ھوتے کہ اُنپر عام دسترس ھووے اسلیئے کہ ھم بیان کرچکے ھیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ھی اور جو شے کہ عموماً حصول کے قابل ھی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کي محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل ھوتا ھے نہایت بارآور قوتیں هیں مگر انضمام ایک اور تیسري اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروري ھے کہ وہ قوتیں تمام و کامل ھو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتي لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رھنے والے تمام اپني محنتوں کو ایسي باتوں کي تحصیل مین صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ھووے اور جوں جوں کہ آمدني پیدا ھوتي جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپني غایت سعي و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھي ناکافي پاوینگے *

واضح ھو کہ اُس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں ھوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ھیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کي ایسي چال چلن مراد ھے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ھو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرھیز کرے یا حاصلات بالفعل کي نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ھمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھے اسطرح بیحد و غایت بڑھ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کي حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھہراویں تو ھمنے تحصیل دولت کے اسي تیسرے ذریعہ کي تاثیروں کي طرف اشارہ کیا تھا واضح ھو کہ لفظ اجتناب کي بحث جو ھم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشھور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے اُنکو جتائے بجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ گو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعے اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتاھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا انسے وجود سرمایہ کے لیئے نہایت لابدي هے اور جیسے کہ اجرت کو محنت سے واسطہ هے ویساهي منافع کو سرمایہ سے علاقہ هے یہہ بات بہت واضح هے کہ معمولي معنوں کي نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یہہ هے کہ صرف اجتناب پر توجہہ اسوقت هوتي هے کہ مفہوم اسکا مفہوم محنت سے علحدہ هووے چنانچہہ اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈھال سے بخوبي واضح هوتا هی جو کسي درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدون تک پہونچنے دیتا هی مگر اسوقت کم واضح هوتا هی کہ وہ درخت لگاتا هی یا اناج بوتا هے اور دیکھنے والوں کو اسوقت اسکي محنت پر نظر هوتي هی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل هونے کي توقع پر اپني طبیعت کو مارتا هی اسکا خیال نہیں هوتا جسکو هم اجتناب کہتے هیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یہہ وجہہ نہیں کہ کوئي اعتراض اسپر وارد نہیں هوتا بلکہ صرف یہہ باعث هی کہ کوئي لفظ ایسا هاتھہ نہ آیا کہ وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچہہ ایک مرتبہ اتفاق ایسا هوا کہ لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا کہ اس لفظ کے مفہوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں هوتا مثلاً چھتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي هی مگر جسکو اصل منافع کہتے هیں وہ اس سے حاصل نہیں هوتا بعد اسکے لفظ کفایت شعاري کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یہہ خرابي پائي کہ تھوڑي احتیاط و محنت اس سے مفہوم هوتي هی اور یہہ تسلیم کیا کہ اجتناب استعمال و رواج کي رو سے تھوڑي محنتوں سے منفک نہیں هوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اسکو الگ سمجھنا ضروري هی *

اور یہہ بھي مانا گیا کہ یہہ اعتراض اجتناب پر هوسکتا هی کہ صرف اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرهیز کرنا هی یہہ نہیں سمجھا جاتا کہ ایک کام سے پرهیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بھي مراد هی اور علیٰ هذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بھي یہي اعتراض وارد هوسکتا هی مگر آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں هوا کہ وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں هیں جنسے کاموںکا کرنا صریح ظاهر هوتا هی جو لطف و لذت هم اٹھاسکتے هیں اس سے پرهیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چھوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسی کوششیں ہیں کہ اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ہی اور یہہ کوششیں خلقت کے ہر گروہ میں باستثناء ادنی درجہ کے لوگوں کے ہوتی ہیں بلکہ اُنمیں بھی ہوتی ہیں اگر یہہ بات نہوتی تو خلقت کی حالت کو ہرگز ترقی نہوتی مگر جب خوب چھانا بینا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائی حاصل ہوتی ہی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور باب ترقی میں تاثیر اُسکی پہلے پہل تھوڑی تھوڑی ہوتی ہی اور آخر کار اُسکو نہایت وسعت ہوجاتی ہی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ہمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے ہیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے ہیں کہ سرمایہ وہ دولت کی چیزیں ہیں جو آدمی کی سعی و محنت کا ثمرہ ہوتی ہیں اور دولت کی تقسیم و تحصیل میں کام آتی ہیں اور ہر چیز سرمایہ کی اجتناب و محنت اور قدرتی ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ہوتی ہی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ہیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ہوتا ہی

جب کہ کسی آدمی کے پاس کوئی چیز دولت کی موجود ہو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے بایں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ہیں کہ اِرادہ اُسکا اُنمیں پورا ہووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بلا واسطہ اُسی شی سے حاصل ہوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخانی کلوں میں کوئیلے خرچ ہوتے ہیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوکا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکھہ چھوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بندریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصه هی اگرچه وہ ارادتاً اور ضروري نہووے چنانچه سام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکه مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتھے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکھے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانه کے گذرنے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بھاؤ تاؤ بدل جانے سے بھاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بھاري فصل هونیکے ساتھہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مہیا رکھے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل‌طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چھٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعه کے اُس ذریعه کے مالک کے حواله کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدله میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آتھویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادله کرے جسکو سرمایه کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچه جو سرمایه والے کہ آتھوں گانتھہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آتھوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جمله اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایه اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

کہ علم وآلات اور جملہ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ ہوتي ہیں کہ بلاواسطہ کسي اور شے کے اُنکا معاوضہ حاصل نہیں ہوتا ہاں فرق اتنا ہی کہ علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نہوگا کہ وہ اپنا پیشہ نچھوڑے اس لیئے کہ پیشہ چھوڑنے پر علم اُس پیشہ کا خراب ہوجاتا ہے اور آلات اور مکاں اور پوشاک اور خوراک غرض کہ جملہ اسباب اُسکے برابر خرچ ہوتے اور قایم ہوتے چلے جاتے ہیں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل ہے اور باقي اشیاء کا خرچ آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور وہي شخص اپني شراب کا ایک حصہ اُسوقت تک باقي رکھتا ہی کہ تہوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي ہوجاوے اور تہوڑي شراب اس لیئے موجود رکھتا ہے کہ گاہک اُسکے خالي نہ پھریں اور دوکان اُسکي کہوتي نہو یہانتک کہ آخر کار اُسکو بیچ کہونچ برابر کرتاہی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ کرتا ہی کہ کسیقدر اُس زمیں کا کرایہ دیتا ہی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواہ میں ادا کرتا ہی اور کسیقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا ہی اور کسیقدر دوبارہ میکشي اور نیز اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا ہی تاکہ دوکان اُسکي ذخیرہ سے خالي نرہے اور جو کچھہ کہ شراب کي قیمت میں سے باقي رہتا ہی اور باقي رہنے میں کوئي شک شبہہ نہیں ورنہ حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي ہوجاوے تو اُس بقیہ کو فائدہ کہتے ہیں اور اُس بقیہ کي یہہ صورت ہی کہ منجملہ اُس کے کسیقدر اُن جنسوں کے دوبارہ بہم پہونچانے میں صرف کرتا ہی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکہیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي ہیں اور باقي کو کہاتا اوڑاتا ہے جو غیر بارآور خرچ ہے یا اپنے سرمایہ کي ترقي میں یا کسي اور کا سرمایہ قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے خرچ کرتا ہے اور یہہ خرچ بارآور ہے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح ہو کہ آدم اسمتہہ صاحب نے سرمایہ کو اقسام قایم و دایر میں تقسیم کیا چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ صرف دو طریقوں میں سرمایہ اسطرح خرچ ہوسکتا ہی کہ اُس سے آمدني یا منافع حاصل ہووے *

چنانچہ پہلا طریقه یہه هی که اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایه صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایه که اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا که وہ مالک کے قبضه میں اپني شکل و شمایل پر موجود رهے چنانچہ سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں هوتیں که وہ روپئے کے بدله بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں هوتا که وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدله صرف نکرے غرضکه سرمایه اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رهے اور شک نہیں که تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل هوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایه دائر کہتے هیں *

اور دوسرا طریقه یہه هی که وہ سرمایه زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکه ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسبات کے که ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادله میں آویں جاویں حاصل هو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایه نام رکھتے هیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر هوتے هیں اور جو آلات اور کلیں که پیشوں میں کام آتي هیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک که اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانه نه سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانه والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایه اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رهتے هیں مگر بعضوں کے لیئے یہه آلات بہت تھوڑے هوتے هیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے هیں چنانچہ درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آله درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاهئے هیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار هوتے هیں مثلاً لوهے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈهالنے کي بھٹیاں اور لوهے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب هیں که بہت سے خرچ کرنے پر تیار هوسکتے هیں اور کاشتکاروں کے سرمایه کا وہ حصه جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف هوتا هی قائم سرمایه هی اور جو حصه که هالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ هوتا هی وہ دائر سرمایه هی پس کاشتکار اپنے سرمایه کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ھی کہ انکے
دودہ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ
ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے
پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علیحدہ کرنے سے
فائدہ ھوتا ھی انتہیٰ مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ
آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ھوا ھاں
شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ھو کہ قایم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح
بہت اچھي ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسي تشریح و توضیح
سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق
ھو گئیں اور جب سے وھي معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے
معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ھوا کہ اُنکي
تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے
ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور
مل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور
اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنہوں
نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور
اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ھیں
کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت
ضروري ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ
خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں
تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا
جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتي اور بڑے پایدار ھوویں اپنے قایم سرمایہ
کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي
بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي
اجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف
ھوتي ھیں جو ایسي جنسیں ھیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کي نسبت
معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہیٰ واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو
صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح کہ اُنہوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ھے اُسکي نسبت [illegible]
درست ھے اسلیئے کہ آھستہ آھستہ اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار
کي گئیں اُنسے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیہودہ نہوگي مگر عجب یہہ
ھے کہ خود اُنہوں نے اور نیز مل صاحب نے یہہ تصور کیا کہ تقسیم اُنکي
آدم اسمتھہ صاحب کي تقسیم سے مطابق ھے مگر ظاھر ھے کہ تقسیم اُنکي
بجاي خود نادرست ھے اور تقسیم مذکور کے برعکس ھے اسلیئے کہ درزي کي
سوئیاں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایہ ھیں کہ
اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رھتي ھیں اور وھي بقول رکارتو صاحب کے
جلد معدوم ھونیکے قابل یعني دایر سرمایہ قرار پاوینگي اور عکس اُسکا
یہہ ھے کہ لوھا ڈھالنے والونکي لوھے وغیرہ کي ڈھلي ھوئي چیزیں آدم اسمتھہ
صاحب کے نزدیک دایر اور رکارتو صاحب کے نزدیک قایم سرمایہ ھے *

قایم اور دایر سرمایہ کي جو اور قسمیں آدم اسمتھہ صاحب نے بیان
کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فہمي اور سرمایہ کي حقیقت زیادہ تر
واضح ھوتي ھی *

وہ فرماتے ھیں کہ قایم سرمایہ میں چار قسم کي چیزیں داخل ھیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ھیں اور بطفیل اُنکے
محنت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دوکانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ کے
تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي ھیں اور حقیقت یہہ ھے
کہ یہہ تمام اشیاء مذکورہ بھي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے
ایک قسم کے آلات ھیں اور اُنکو آلات ھي سمجھنا چاھیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور
کمانے کھتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ھیں پس
ترقي یافتہ کھیتوں کو بھي ایساھي سمجھا جاوے کہ گویا وہ بھي اوزار ھیں
جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ھو جاتي ھے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ھیں اسلیئے کہ
طالب علم و ھنر کي پرورش میں جب کہ وہ تعلیم پاتے ھیں یا کوئي پیشہ
سیکھتے ھیں جو کچھہ خرچ ھوتا ھے وہ ایسا سمجھا جاتا ھے کہ گویا اُنکي
ذاتوں میں قایم سرمایہ ھے غرضکہ کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب ھے کہ وہ تجارت کي ایک ایسي کل ھے کہ اسکے ذریعہ سے محنت نہایت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

اور اسیطرح دایر سرمایہ کے بھي چار رکن ھیں *

اول روپیہ جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایہ کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم ھوتے ھیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے ھیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بھیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواھوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رھتے ھیں *

تیسرے کپڑوں اور سبز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي ھوں اور کارخانہ والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقي ھوں *

چوتھے وہ کام جو بنکر تیار نہ ھو گئے ھوں مگر کارخانہ والوں اور سوداگروں کے ھاتوں میں ھوں جیسے کہ لوھاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب ھوویں اور اُنکے کارخانوں سے باھر نجاویں غرضکہ دایر سرمایہ میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں ھوتے ھیں اور وہ روپیہ پیسہ جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پہنچاتا ھے داخل ھے انتہی *

ھاں یہہ احتمال باقي ھے کہ ان قسموں میں دو مناسب باتیں چھوٹ گئیں اور بعضي بیفائدہ داخل ھیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظہ سے واضح ھوتا ھی کہ سرمایہ کي قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چھوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کي ضروري چیزیں ھیں جنکو مزدور اور سرمایہ والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے ھیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آھستہ آھستہ ضایع ھوتي ھیں اور مالک اُنکا کرایہ پر اُنکو چلاتا ھے *

ھم یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن ضروري چیزوں کو جو مزدور لوگ اپنے پاس آمادہ رکھتے ھیں اقسام سرمایہ سے خارج کرنے کي کوئي وجہہ بیان کي ھے وہ صرف اتنا بیان کرتے ھیں کہ حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا ھے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني ھوتي ھے غرضکہ وہ صاحب ضروریات کو سرمایہ نہیں ٹھہراتے محنت کو سرمایہ سمجھتے ھیں اور جب کہ

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے منفق هوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے هیں کہ صرف بارآور وہ خرچ هی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے هیں اور یهي امر هے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل هوسکتي هے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا هے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نهیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا هے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نهین کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتھی *

یقین کامل هی کہ مالتھس صاحب یهہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھٹي میں جو کوئیلے جلائے جاتے هیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ هوتے هیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نهایت ضروري هی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوٹھاتا هی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا هی بجز اِسبات کے کیا فرق هی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُٹھاتا هی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نهیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا هوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري هوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے هوتي کہ نہ کھانے سے کمزوري هوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رهے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نهوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري وظیفہ کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یهہ لازم آتا هی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع هوجاوے هل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ هوتا هے مگر وہ اِس نظر سے کم نهیں هو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے هیں اور اِس میں کچھہ شک هی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف هوتي هی امریکا والے جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے هیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نهیں سمجھتے هیں کہ وہ خرچ بارآور هی *

آدم اِسمتھہ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلني هیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوهات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ هی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رهتا هی اور نشان اُسکا یہہ هي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل هیں جو رهني کي نظر سے بنائے جاتے هیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکے حیثیت نہیں رکھتا هی کرایہ‌دار کو دیا جاوے تو اُس کرایہ‌دار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا هی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل هوتي هی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ هوتی هیں تو وهاں ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي هیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لیئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے هیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل هوتا هی وہ همیشہ کسي اور آمدني سے پیدا هوتا هی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے هیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے هوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي هوتي رهے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے هیں اگرچہ اُنکے قیام هونیکا زمانہ دور و دراز معلوم هوتا هی مگر حقیقت یہہ هی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي هوویں خرچ بالفعل کے واسطے رکھي جاتي هیں اِنتہی *

اگر آدم اِسمتھہ صاحب نے مِلّ اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ هونیوالي چیزوں پر محصور رکھا هوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت هوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جو خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے هیں جب تک کہ اُن لوگوں کے هاتھہ میں نہ پہونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوهري کي دوکان پر رکھا هی سرمایہ هی جیسکہ آدم اسمتھہ صاحب نے اقرار اُسکا [illegible] تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا هو سرمایہ سے کیوں خارج هو گیا یہہ بات معلوم کرني مشکل هی

کہ آدم اسمتھہ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ھی
فناہ اور استحکام ایسي صفتیں نہیں ھیں کہ اُنسے ایسي شی میں
جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکتے ھیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ
نہیں کہہ سکے کوئي امتیاز ھوسکے چنانچہ بہت سي ایسي چیزیں
ھیں کہ بطور بارآور خرچ ھوتي ھیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي ھوتي ھے
جیسے کہ گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا ھو جاتا ھی اور برخلاف
اُسکے ایک امیر خاندان کے جواھرات سرمایہ نہیں ھوسکتے اگرچہ اُنکي
پایداري کي کوئي حد معین نہیں ھاں یہہ امر قریب قیاس ھی کہ ایک
مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس
سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ ٹھہرے بلکہ حقیقت یہہ ھی کہ ان
چیزوں کا فاني ھونا آدم اسمتھہ صاحب کي راے کو توڑتا ھی اسلیئے کہ
وہ فاني ھونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابہہ کرتا ھی جنکو آدم اسمتھہ صاحب
نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض ھوتے ھیں
وہ آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کي تیسري قسم میں داخل
ھیں اور جب کہ وہ حوض آھستہ آھستہ یہاں تک خالي ھو جاتے ھیں
کہ اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي ھی تو وہ سرمایہ تمام ھو جاتا ھی
ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ھووے اور کرایہ پر دیا جاتا ھو یا
ایسا کتب‌خانہ جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي ھوویں یا سیر کي گاڑي
یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں
صرف فرق اتنا ھی کہ ان چیزوں کا خرچ ھوتا رھنا شراب کے خرچ سے
بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ھی چنانچہ جب کبھي استعمال اُسکا ھوتا
ھی تو کوئي نہ کوئي جز اُسکا فاني ھو جاتا ھی اور کرایہ پر لینے والے
اُس جز کو ایسي ھي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے ھیں جیسے کہ
شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ھیں یہہ بات راست ھی کہ گاڑي
اور منزل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ھوویں اور کرایہ‌دار اُنکا
کرایہ کو سوئي آمدني سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ھر ایسي شے کي قیمت
میں پیش آتا ھی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ھوتا ھی مگر جب تک
کہ گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ھوتے اُنکے مالک
کے حق میں وہ ایسا ھي سرمایہ ھی جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ھی کہ ھمجنس اُنکے پیدا ھوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ھیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ھیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ھیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رھتے ھیں کھانے پینے میں صرف کرتے ھیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ھی جنکي بدولت متدار حصول برابر قایم رھتي ھی اور دخاني کل کي بھٹي کے کوئلے جو کوئلوں کي کھان کے کھودنے اور لوھے کے آلات جو لوھے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ھي وہ جھاز جو لکڑي ڈنگري اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ھیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ھیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ھمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ ھیں مگر ھمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ھیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ھی کہ وہ پیمک بناتي ھی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ھي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رھتے ھیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ھوتا وہ خود بارآور سرمایہ ھیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے ھیں کہ وہ غیر بارآور برتاؤ کے لیئے موضوع و مقرر ھیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ھیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ھیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ھی *

هم دریافت کرچکے که دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تهوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بهي تهوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهاتا جاتا هے یهانتک که غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑه جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیاده هوجاتي هی چنانچه جب کسي شهر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظه کیا جاوے تو یهه امر بخوبي واضح هوگا که قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بهت زیاده هوگي جو آینده تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں *

آدم اسمتهه صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفهوم سرمایه سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهی هیں مگر همنے جو اُنکو مفهوم سرمایه میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجهوں سے آدم اسمتهه کي پیروي کي اول یهه که خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچه یهه کهنا که ایک ایسا جوهري جسکي دوکان میں پانچ لاکهه روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایه نهیں رکهتا ایک ایسي بات هی که اُسکو دوچار سمجهنے والے هي سمجهه سکتے هیں دوسرے یهه که اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایه کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هیں جن سے یهه چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي هیں چنانچه وه کهردرا هیرا اور وه سونا جسمیں وه جڑا جاتا هی اگر الگ الگ سرمایه تهریں تو یهه بات کمال مشکل سے دریافت هوسکتي هے که ایسي اصطلاحوں میں جنکي رهے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایه میں داخل نهیں کیا فائده هاتهه آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوه اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبهه نهیں که جن دنوں سرمایه والا اُن چیزوں کو پاس اپنے رکهتا هی تو اُس عرصه کي مناسبت سے کچهه نکچهه اُسکو فایده حاصل هوتا هي جاتي یهه بات که یهه فائده [illegible]

آنا هی هم پهر ثابت کرینگے مگر یهه امر که هاتهه آنا اُسکا ضرور هی قبول و تسلیم کے قابل هی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق هی که جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل هووے وہ سرمایه میں داخل هی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں

واضح هو که جو مقدم فائدے اجتناب سے یا سهل طریق پر یوں کهو که سرمایه کے استعمال سے حاصل هوتے هیں وہ دو فائدے هیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جمله آلات دو قسموں پر منقسم هوتي هیں ایک وہ که قوت پیدا کرتے هیں اور دوسرے وہ که قوت پهونچاتے هیں چنانچه پهلي قسم میں وہ کلیں داخل هیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي هیں جیسے وہ کلیں که هوا یا پاني یا بهاپ کي قوت سے چلتي هیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل هیں جنکو اوزار بولتے هیں جیسے چهري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پهونچتي هی با وقت اُنکا کم صرف هوتا هے مگر کاریگروں کے هاتهوں سے اُنکو زور پهونچتا هے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب هی جسمیں وہ تمام آلات داخل هیں جن سے پیدا هونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نهیں هوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل هیں که اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نهیں جاتا جیسے وہ زمین کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج که اُس زمین میں بویا جاوے یهه دونو ایسے آلات هیں که اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا هوتا هی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخه ایسے اوزار هیں که آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور هیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اطلاق ان پر متعارف نهیں علاوہ اُنکے بهت سي چیزیں هیں که اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا ھی جیسے دوربین کہ اُسکو حرکت سے کچھہ واسطہ نہیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکہ ھر شی اسي جس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت مقصود نہو بلکہ برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود ھو *

جو آلات کہ آدمي کام لینے والے کے ھلانے جلانے سے ھلتے جلتے ھیں وہ نہایت سیدھے سادھے ھوتے ھیں اور کچھہ پیچیدہ نہیں ھوتے یہانتک کہ بعضے الات اُنمیں سے نہایت کندہ ناتراش لوگوں میں پائے جاتے ھیں جیسے کہ قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي ھی وہ وہ حیوانات ھوتے ھیں جو اُنکے آس پاس رھتے ھیں مگر علاوہ قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائدہ اُوٹھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض ھتیار ضروري و لابدي ھیں *

یہہ بات معلوم رھے کہ ھم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکھتے ھیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ ھیں کہ بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آیندہ کے فائدوں کو ترجیح دیتے ھیں چنانچہ تربیت یافتہ لوگوں میں یہي امر معمول و مروج ھی یعني استقبال کو حال پر ترجیح دیتے ھیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت یھي یہي بات راست آتي ھی جنکو حال کي لذت یا آیندہ کي پیداوار کے لیئے اپني مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے ھیں جیسے کہ کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسي ھي ھوتے ھیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یہہ بات درست بیٹھتي ھی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نہیں جیسے اوزار اور کلیں کہ استعمال اُنکا ھمیشہ بارآور ھوتا ھی ترقي یافتہ لوگوں میں نہایت عام اوزار پہلے برسوں بلکہ پہلي صدیوں کي محنتوں کے ثمرے معلوم ھوتے ھیں چنانچہ بڑھئي کے اوزار نہایت سیدھے سادھے معلوم ھوتے ھیں مگر اُس سرمایہ والے نے جسنے کہاں کو پہلے پہل کھودا جس سے بڑھئي کي کیلیں اور برمی حاصل ھوئے حال کے مزہ کو کسقدر ھاتھہ سے چھوڑا ھوگا یعني آیندہ کے فائدوں کي توقع پر روپیہ صرف کیا ھوگا اور اُن لوگوں نے جنھوں نے ایسے ایسے آلے بنائے کہ اُنکے ذریعہ سے کھانیں کھودي گئیں آیندہ کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي ھوگي اور حقیقت یہہ ھے کہ جب تمام اوزاروں پر غور کي جاے ھے

تو باستثناے انگہڑ آلات اکہڑ لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے ہیں اور اس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ منجملہ اُن لاکہوں کہلوں کے جو بلاد انگلستان میں ہر سال بنائی جاتی ہیں کوئی کہل ایسی نہیں جو کسیقدر ایسی محنت کا ثمرہ نہووے کہ وہ ثمرات آیندہ کی تحصیل کے واسطے یا ہماری اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجہ نہو جو فرانسیسوں کی فتح انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نہ آیا ہو جب کہ انگلستان میں سات بادشاہیں قایم تہیں *

یہہ راے کہ کل فائدے اجتناب کے ثمرے ہوتے ہیں ایسی پوری استعدادوں سے بہی منسوب ہے جنکو آدم اسمتہہ صاحب نے ایسا سرمایہ قرار دیا کہ اُن کے موصوفوں کی ذاتوں میں وہ قایم و برقرار ہی بہت سی صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصہ دراز کی ایسی سعی و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ ہوتی ہیں کہ موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے ہیں اور وہ ایسی محنتیں اور خرچ ہوتے ہیں کہ وہ لذت بالفعل کی تحصیل کے لیئے صرف ہوسکتے تہی مگر حقیقت میں منافع استقبال کی امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعنی لذت بالفعل کا نقصان ہوتا ہی آٹہہ یا نو برس کی عمر تک لڑکے کی پرورش ایک ایسا بوجہہ ہی کہ وہ ہرگز تل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نہیں کہہ سکتے مگر جو کچہہ کہ بعد اُس زمانہ کے خرچ ہوتا ہی وہ تمام دیدہ و دانستہ کیا جاتا ہی یہاں تک کہ وہ لڑکا نو دس برس کی عمر میں کسنکاری کے پیشہ سے اوقات اپنی بسر کرسکتا ہی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسری سے زیادہ کما سکتا ہی اور اکیس برس کی عمر میں ایسی مزدوری کرنے لگتا ہی کہ اُس سے زیادہ عہدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یہہ ظاہر ہی کہ ادنی سے ادنی درجہ کا ہنر بلا صرف کثیر حاصل نہیں ہوسکتا چنانچہ ڈیرہہ سو دو سو روپئے ادنی شاگردی کی فیس میں دیئے جاتے ہیں اور وہ فیس کاشتکاروں کی سالانہ اوسط آمدنی کی تخمیناً آدہی ہوتی ہی ہنر کے کام کی اُجرت کا بہت سا حصہ اُس اجتناب کا صلہ ہوتا ہی جو اُس ہنرمند کی تعلیم کے صرف کثیر میں سمجہا جاتا ہی *

همکو یہہ ماننا چاهئیے کہ یہہ تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں کہ وہ ایسي کامل وحشیانہ حالت میں هیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج هی چنانچہ وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچہ وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے هیں اُنکي ترقي کے پہلے درجۂ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پہونچتے هیں کہ اوقات اُنکي دودھہ و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا هی اور مویشیوں کے دودھہ گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آنے کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ هي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار هوتا هی کہ اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعہ هو وہ ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رهتا چنانچہ وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل هي بلکہ اُس گران سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نہیں هي موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رهتا تو یہہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور اُنکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وهي نتیجہ پیدا هو سکتا هی*

واضح هو کہ اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مرتب هوتے هیں مگر یہہ مطلب کچھہ تو اس وجہہ سے مختصر بیان کیا جاویگا کہ اُسکا مفصل بیان گو کیساهي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس کتاب کے حدون سے باهر نکل جاویگا اور دوسرے یهه که جهان
کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وهاں اسمضموں کي تحقیق
بخوبي هوئي اور کچهه اس وجهه سے که هم بخوبي واقف هیں که هماري
کتاب کے پڑهنے والے یهه بات اچهي طرح جانتے هیں که انسانوں کي
قوتیں آلات کے استعمال سے بہت زیادہ بڑہ جاتي هیں اگرچه غالب یهه
هے که کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے
تفصیل وار نهیں سمجهے اور نه آیندہ کو کوئي آدمي سمجهے گا تاکه اُسکے
ذریعه سے زیادتي قوت کا اندازہ کرسکے یهان جو کچهه هم بیان کرنا مناسب
سمجهتے هیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات هیں جو حرکت پیدا
کرتے هیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کہتے هیں *

زمانه حال کي پیداوار کو زمانه قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و
تفوق هے که آج کل استعمال کلونکا هوتا هی چنانچه همکو شبهه هے کہ اگر
قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پر صرف
هوتے تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار هوتا جو صرف ضلع لنک شائر
کے تهوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے هیں بلکه یقین کامل هی
که جو کپڑا وهاں تیار هوتا وہ اس کپڑے سے نهایت خراب هوتا جن
متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تهے وہ صرف چهوتے قد کے
جانور اور پاني اور هوا تهیں اور ان قوتوں کو بهي بهت کم کام میں لاتے
تهے چنانچه هوا سے صرف اتنا کام لیتے تهے که کشتیوں کو دهشت کے مارے
کنارے کنارے لیجاتے تهے اور دریا کا برتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تهے اور
اسپر بهي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکه جیسا پایا ویسا برتا دریاؤں کو
نهروں کے ذریعه سے نه ملایا اور گهوڑوں کو صرف بوجهه اُٹهانے اور گاڑي
کهچوانے میں برتا تسپر بهي تسموں سے مدد لینا نسوجها اور استعمال اس
قوي کل کا جسکو هم † چکي کہتے هیں بهت کم کیا جسکے ایک چرخه
سے جو هوا یا پاني یا بهاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پهرتا هے ایک
لڑکے کے قبضه میں ایسي قوت کا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں میں
هزار کاریگروں کے برابر هوتي هے *

---

† چکي اُن تمام کلوں کا نام ٹهرایا گیا جنمیں پهیه اور چرخیوں وغیرہ سے کام
هوتا هے

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگے جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي هوتي هیں نہایت عمدگي سے ظاهر هوتي هے مگر بات یهه هے که اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتهه بہت بڑي هولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعه سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوتي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظهور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگهه نہوگا جیسے که روئي کے بڑے کارخانه میں هوتا هی چنانچه بہت بڑا کارخانه روئي کا جو همارے دیکهنے میں آیا وه کارخانه هے جسکو مارزلینڈ صاحب نے ستاک پورٹ میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے که اُس کارخانه کے مشاهده سے کلونکي قوت اور نیز اسبات کي حقیقت که وه کلیں قابو میں آنیکے قابل هیں کمال وضوح سے واضح هوتي هی بیاں اُس کارخانه کا مختصر مناسب سمجها جیسے که همنے اُس کو سنه ۱۸۲۵ ع میں مشاهده کیا *

واضح هو که مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسي اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تهے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گهس آنے سے زبان کي صورت جزیره نما بنگیا تها اُس جزیره نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشاده ایک راسته کیا که بڑے بڑے قطر کے ساتهه پہیه اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں رالا ملے که وه اُنکے گهومانیکے لیئے کافي وافي هووے چنانچه اُن پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تهي اور اُن چرخوں سے وهي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تهي جو عمود کے چرخوں سے چهوٹے چهوٹے دندانه دار پہیوں کے ذریعه سے ملے جلے تهے اور هر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانه کے کمرے کي چهت کے نیچے پهرتا تها جو سو فٹ سے زیاده زیاده طول طویل تها اور جو پہیے که دریا کے پاني سے چلتے تهے وه تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تهے جو چهه چهه بلکه سات سات منزل کي تهیں اور هر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تهے اور افق نما چرخوں سے چهوٹے چهوٹے ٹهوس پہیوں کے وسیله سے جنکو ڈهول کهتے هیں اور وه هر کل کے بڑے چرخ سے علاقه رکهتے تهے اور تسموں کے ذریعه سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے هوئے تهے وه دورے حرکت جاري رهتي تهي اور منجمله اُن کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے نے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوٹی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے سام پہئیے اور بیلن اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام اسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کسطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ہی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور و شور سے چلتی تھیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم ہوتی تھیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوباً شمالاً سوت طیار کرتی اور اُسکو بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تھیں اُسکو اُسنے دبوچا اور اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت عجب سے دریاے مرسی بہتا ہی جسپر ہزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنہوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی اشاعت سے کام دینیکے قابل ہی*

کلوں میں یہہ بات عجیب ہی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۲ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ہیں*

* ہولڈسورتھ صاحب جو مقام گلاسگو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ہیں یہہ فرماتے ہیں کہ گلاسگو کی نہایت عمدہ عمدہ چکھاب

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تین چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کارروائي کي تاریخ سے ھماري راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایان بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیٹي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکہ کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کار خانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانوںمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم ھے

کہ امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے کہ وہ لوگ اسبات کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق هو جاوینگے اور واضح هو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي هے چنانچہ روئي کاتنی کا کام اسکات لینڈ والوں یعني همارے بهائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشہ پیچھے رهے هیں اور کبھي اُنکے برابر نہوسکے اور یقین واثق هے کہ آیندہ کو بھي برابر نہونگے *

ایک قوم کي تاریخ میں ساتھہ برس کا عرصہ بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکاٹ لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش آئي کہ اناجوں کے قانون بدل گئے چنانچہ پہلے باهر کو غلہ لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر ابہہ باهر لیجانا موقوف کیا بلکہ باهر سے لینا بھي کچھہ کچھہ موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزان کیا کہ اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

جبکہ انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسبات کي وجہہ معقول هاتھہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں هوسکتا کہ آیندہ ساتھہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساتھہ برس کي ترقیوں کے برابر نہونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید هیں اس لیئے کہ حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح هوتا هے کہ روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

---

† کچے مصالحوں سے همیشہ ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں تیار هوسکیں جیسے روئي چمڑہ لوهے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماری یاد کی بات ہی کہ پہلی پہل
استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاؤ حال میں ہی
شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سی ایسی قوتیں قدرت کے کارخانہ
میں مخفی پڑی ہیں اور اگر معلوم بھی ہوئی ہیں تو وہ ابتک برتی
نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار بارآور آلات کا حال معلوم
ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ
کام نہیں دیتے اور مجموعہ کی تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئی مثلاً چھاپے
کا فن اور کاغذ یہہ دو\u200cنو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ
چھاپے کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا
اس لیئے کہ شہر پومپے میں ایسی ایسی روٹیاں پائی گئیں کہ نان بائی
کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھی طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ
اتنی مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکی معلوم نہیں
ہوتی مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کی حالت میں کم قیمت تھے اور
جبکہ اُسوقت مین بلبلی چمڑا سی بھاری قیمتی چیز جسپر رومی
مصری لکھتے تھے اور پیپرس سی نازک چیز جو مصر کے ایک درخت
کی چھال تھی لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھی جاتے تھے تو
اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے
خرچ کو کافی ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے
کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ہی اُس محنت کی جو نقل
و نسخ کے لیئے ضروری ہوتی بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکی امداد
و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتی کہ منجملہ عیاشی کی قیمتی
چیزونکے کتابیں بھی سمجھی جاتیں مگر جبکہ یہہ دو\u200cنو جو تنہا تنہا چنداں
مفید نہ تھی باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑی ایجاد انسانی کی تاریخ
میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعنی تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتماب یعنی
استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کی نسبت تقسیم تحصیل
اچھی اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھ صاحب کی سند سے تقسیم محنت کی

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رھے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھہ صاحب کي مراد معلوم ہوتے ھیں اور معلوم ہونیکي وجھہ یہہ ھے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجھہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسبکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل ہوتے ھیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ھیں جو تقسیم محنت پر مرتب ہوتے ھیں اور اس سے یہہ بات صاف واضح ہوتي ھے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل ھی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد ھر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ھی یا کچھہ پیدا کرتے ھیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ھی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ھیں آدم اسمتھہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ھی پہلے ھر کاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہونے سے ضایع ہوجاتا ھی تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد ہونا جو محنت کو آسان و مختصر کرني ھیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ھی *

آدم اسمتھہ صاحب ھي سب سے پہلے مولف ھیں جنہوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جن مثالوں سے اُنہوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي ھی اُنکي کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور ھی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ھیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کہیں کہیں بیان کافي سے کوتاھي برتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ہونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر ہوجاتي ھیں تقسیم محنت کي بدولت ظہور میں آیا نہایت عام ھی یعني یہہ ظاھر ہوتا ھی کہ کاریگروں نے ھي اُنکو ایجاد کیا اور حال یہہ ھی کہ منجملہ ھمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر تھے اور کبھي اُن کاموں میں مصروف نہیں رھے جو کام اُن اوزاروں کي بدولت سہل اور آسان هوجاتے هیں چنانچہ یہہ بات بخوبي ثابت هی کہ ارکرائیت صاحب ذات کے نائي تھے اور کبڑا بنی کي کل کو ایک پادري صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر هم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کي تقسیم ظہور میں آئي یعني بہت سے کاریگر هوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے هر آدمي کے پاس اکھڑ لوگوں میں هر قسم کا آلہ هوتا هی اور هر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا هی اور جب کہ ترقي یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وهي لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے هیں جو کلوں کي امداد و اعانت سے کام چلاسکتے هیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ میں تعلیم یافتہ هیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان هوجاتے هیں اور محنت کي تقسیم اُنکا ضروري نتیجہ هی مگر حقیقت یہہ هی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کي تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے هیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں هوسکتے یعني وہ باهم لازم اور ملزوم هیں چنانچہ هر بڑي کل کي ایجاد کے بعد محنت کي تقسیم بہت کثرت سے ظاهر هوتي هی اور هر تقسیم محنت کي کثرت کے بعد نئي نئي کلیں ایجاد کیجاتي هیں *

واضح هو کہ کاریگروں کي بڑھي هوئي چالاکي اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہوتا جو ایسے ضایع هوتے هیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف هو جاتے هیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار هیں جتني کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائي اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نسخے هیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کي چالاکي بڑا نتیجہ هی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاهي کي جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ هیں *

اِن فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل هوتا هی کہ جسقدر سعي و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروري درکار هی اُسقدر دوڑ دھوپ ویسي هي سیکڑوں هزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائدہ کے ثبوت کے لیئے مشهور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالدوتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چتهي پهونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چتهیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چتهیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یهانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پهونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پهنچانسکے جو ڈاک کے ذریعه سے ایکدن میں پهونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چتهیات کے پهونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وہ اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنت کي فائدہ رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهنا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هوتا هی منقوله هوتا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وہ مال اپنے مالک سے علیحدہ نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناہ ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یهه مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچه ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یهه عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یهاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یهه سمجهیں که یهه شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یهاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے که یهاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهنا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروہ کثیر کي نگهداني کے واسطے قدر کافي سے زیادہ هوتي هے اور اسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که پهلے حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کي

عوض میں خلق کي حراست منظور کي هوگي حاکم اور اُسکے رفیقوں اور
اور ملازموں پر واجب و لازم هوتا هی که غریبوں کو ظلم و تعدي سے بچاریں
اور مکر و فریب سے محفوظ رکهیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي
کے جسکا خوف تربیت یافته لوگوں کو دامنگیر رهتا هی یهه حیرت هوتي
هی که کیسے تهوڑے سے آدمي لاکهوں کي پاسباني کرسکتے هیں جیسے که
پندرہ هزار جنگي اور پندرہ هزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریت برتن
کے ایک کرور ستر لاکهه باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے هیں اور
کوئي تجارت ایسي نہیں که جسمیں اُن آدمیوں کي نسبت جو اس بڑے
کام میں مصروف و مشغول رهتے هیں بهت سے لوگ سرگرم نہوں *

مگر یهه بات ظاهر هی که محنت کي تقسیم جو حکومت کي اصل
و اصول تسلیم کي گئي کچهه کچهه برائیوں پر بهي مشتمل هی چنانچه
جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے هیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض
هوني ضرور هی اور جو لوگ اپني حفاظت کا بهروسا اوروں پر رکهتے هیں
وہ اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے هیں اور حفاظت کے ارادہ اور
همت کو کهودیتے هیں یعني آرام طلب هو جاتے هیں اور ایسي صورتوں میں
حکام و رعایا کا لین دین ایسي اصول پر نہیں هوتا که جنکي رو سے اور
معمولي معاوضے هوتے هیں چنانچه حکام اپني خدمتوں کا معاوضه تهیک
تهیک اپني رعایا سے نہیں لیتے بلکه جو کچهه که جبر و هیبت سے حاصل
هوسکتا هی وہ اسطرح پر چهین لیتے هیں که رعایا کے صرف آیندہ
پیداوار کي قوتوں کو کچهه نقصان و مضرت نہیں پهونچتي اور حقیقت یهه
هی که حکام اکثر زیادہ لیتے هیں اسلیئے که اگر هم دنیا پر نظر ڈالیں تو
یهه امر دریافت هوگا که ایسي حکومتیں تهوڑي سي هیں جنکے ظلم و تعدي
سے رعایا کے اقبال و دولت کو بهت ضرر نہیں پهونچتا چنانچه جب هم
لوگ افریقه اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑهتے هیں جهاں لاکهوں آدمي
اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توهمات کے مقابله میں خاک
سیاہ سمجهتے هیں تو بهي حکومت کي برائیوں کو غایت درجه کي برائیاں
تصور کرتے هیں جو انسانوں پر عاید هو سکتي هیں مگر یهه برائیاں اُن
برائیوں کے مقابله میں محض ناچیز هیں جو عدم حکومت کي صورت
میں پیش آتي هیں چنانچه مصر اور ایران اور برهما کے باشندے یا اُنسے

گھتکر ‡ دھومي اور اشنتي کے رھنے والے نيوزيلنڈ کے غير محکوم باشندوں کے مقابلہ ميں حفظ و سلامت کے مزے اُتھاتے هيں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو استدر شديد معلوم هوتي هي کہ وہ هر قسم کا ظلم اسليئے خوشي سے اُتھاتے هيں کہ عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهيں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں ميں پائي جاتي هيں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قايم کيا جا سکتا هي جن جن درجوں ميں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم هيں اور وہ تفاوت ايسے بڑے تفاوت هيں کہ بعض بعض اوقات هم بھول جاتے هيں کہ تمام انسان ايک هي نسل سے هيں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بہتر پائي جاوے تو يہہ بات لازم آتي هي کہ نہايت عمدہ حکومت کے فائدے بے نہايت هونگے نہايت عمدہ حکومتيں جو دنيا ميں هوئيں وہ گريت برتن اور ان ملکوں کي حکومتيں هيں جو گريت برتن کے اصول و قواعد سے نکالي گئيں مگر ابھي تک اُس کمال سے بہت دور پڑي هيں جسکے وہ قابل معلوم هوتي هيں اُن حکومتوں ميں چھوتے چھوتے کاموں کو ايسے لوگ انجام ديتے هيں جو خاص اُنھيں کے ليئے تعليم پاتے هيں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج هيں اور اس باعث سے يہہ خيال کيا جاتا هي کہ علم سياست مدن کي تحصيل و تکميل جو نہايت وسيع اور دشوار علم هي بڑے پايہ کے لوگونسے قدرتي تعلق رکھني هي يا وہ علم ايسے وقتوں ميں حاصل هوسکتا هي جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھيڑوں سے محفوظ هوويں جہاں کہيں کہ حاکم ظالم هوتے هيں اور تمام کامونکا مدار اُنپر هوتا هے تو وهاں بڑي بڑي برائياں کچھہ تو اُنکي جہل و حماقت سے اور کچھہ اُنکے غيظ و غضب سے پيدا هوتي هيں اور جہاں کہيں کہ لوگوں کو حکومت ميں دخل و شرکت هوتي هي اگر وهاں برائياں پيدا هوں تو اُن کا خاص باعث يہہ هوتا هي کہ وہ حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هي مگر تھوڑي هوتي هي کہ تقسيم محنت کي کثرت استعمال سے جو ايک ... مثل محکم هي جسپر حکومتونکي بنياد قايم هي اُن لوگوں کے بہت عمدہ تعليم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام ديتے هيں

‡ دھومي اور اشنتي يہہ دونوں سلطنتيں افريقہ کے مغربي حصہ ميں هيں اور ... وهاں کے نہايت بيرحم اور وحشي هيں *

هم غريب حاكموں كي جهل و نا تجربه‌كاري سے بهي ايسے هي محفوظ رهينگے جيسے كه آج اُنكے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هيں *

تقسيم محنت كا دوسرا نتيجه جسكو آدم اِسمتهه صاحب نے تصريح و توضيح سے نهيں بيان كيا وه قوت هى جسكے ذريعه سے هر ايک تجارت كرنيوالي قوم علاوه اپنے ملک كے فائدوں كے دنيا كے اُن حصوں سے جنميں تجارت هوتي هى قدرتي اور كسبي فائدوں كو حاصل كرتي هى كرنل تارنز صاحب نے جو اول مولف هيں غير ملک كي تجارتوں كو تقسيم محنت ميں شامل كيا هى چنانچه اُنهوں نے قوموں كي باهمي تجارتوں كو ملكي تقسيم محنت كا خطاب ديا *

معلوم هوتا هى كه خدا كي قدرت نے يهه اِراده كيا كه ايک كو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنيا كے باشندے تجارات و معاملات كے ذريعه سے ايک خاندان والوں كي طرح باهم منوط و مربوط رهيں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب كے هر ملک و ولايت بلكه هر ضلع اور پرگنه ميں پيداواروں كو طرح طرح سے مختلف كيا اور اسي مطلب كے واسطے مختلف نسلوں كي حاجتوں اور اُنكے حاصل اور پيداواروں كي قوتوں كو جدا جدا كيا اگلے لوگوں كي دولت پر جو زمانه حال كي دولت سبقت ليگئي سارا باعث اُسكا يهه هى كه هم لوگ اگلے لوگوں كي نسبت طرح طرح كي چيزوں كا برتاؤ كرتے هيں چنانچه هر سال اِنگلستان ميں تخميناً تين كروڑ پونڈ چائے بيگانه لوگوں سے ليتے هيں اور مقدار مذكور كے خريدنے اور لانے ميں دو كروڑ پچيس لاكهه روپئے كے قريب قريب خرچ هوتے هيں يعني في پونڈ باره آنے صرف هوتے هيں اور يهه اتنا روپيه هى كه پينتاليس هزار آدميوں كي اُجرت كي برابر هوتا هى جبكه هر آدمي كي مزدوري في سال پانسو روپيه قرار ديئے جاويں اور انگريز لوگ كاشتكاري كے ذريعه اور كوئيلے كي كهانوں كے وسيلے سے اور بجاے باره آنه في پونڈ كے بيس روپيه في پونڈ خرچ كرنے سے يعني بجاے پينتاليس هزار آدميونكي اُجرت كے باره لاكهه آدميونكي اُجرت كے لگانے سے عمده سے عمده چائے تيار كر كر چين كے محتاج نرهنے كا فخر حاصل كر سكتے هيں مگر باره لاكهه آدمي اُن آدميوں كے برابر هيں جو بلاد اِنگلستان ميں كپڑے تيار كرتے هيں مگر ايک هي تجارت سے كه وه بهي كچهه بڑي تجارت نهيں اتنے

چائے حاصل ہو جاتي هی اور غالب یہہ هی که یہہ چائے اُس چائے سے بہتر هوتي هی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل هوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و هوا میں اختلاف هونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور هی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف هی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج هی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع هوتا هی اور بہت سے توجہہ درکار هوتي هی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم هی که ایسے ایسے کاموں یعني پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں هوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا هی که وہ گوارا نہیں هوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي هیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے هیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا هے جیسے که کاشتکار آدمي گھڑدوڑ کے گھوڑوں سے هل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي هی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے هیں که کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں هوتے بلکه وہ اُن جنسونکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے هیں جنمیں اُنکو مطلوب هوتي هیں اور آرام و راحت حاصل هوتي هے جب که هم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہاس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد هیں اور جسقدر روپیہ که تمام انگلستان میں صرف هوتا هے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف هوتا هے اور جو کچھہ که صرف لنڈن صوبہ کا هی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں هوتا بلکه تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل هوتا هی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم هوتي هی که اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي هی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ یہہ

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ہے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ہے اُنکی حاجات ضروریہ کی اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ہے اور تھوک بیپاری جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اپنے خریداروں یعنی خوردہ فروشوں کی مانگ کی اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبی سمجھتا ہی اور اسی انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ہے اور بیپاریوں کے خرید کی اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ہیں کہ حسب لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑی بڑی رسدوںکا انتظام کرلیتے ہیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کی آمادگی اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے ہیں اُنکے شرح و بیان کی ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسی چرواہے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائی سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ہے اور یہہ وہی فائدے ہیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کی مناسبت سے منافع حاصل کرتے ہیں جسمیں سوداگری کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رہتے ہیں *

اب اسباب کے ثبوت پر بحث کرتے ہیں کہ محنت کی تقسیم اجتناب یعنی استعمال سرمایہ پر زیادہ تر منحصر ہے چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے اکثر لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھی نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنے لیئے سارو سامان درست کرتا ہی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاری رکھنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپنی دوڑدھوپ سے اپنی حاجتوں کے پورا کرنے میں سعی و محنت کرتا ہی چنانچہ جب وہ بھوکا ہوتا ہی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ہی اور جب کہ کرتا اُسکا پھٹا پورانا ہوجاتا ہی تو کسی جانور کی کھال سے وہ ملبوس بناتا ہی اور جب کہ گھر اُسکا کھنڈر ہونے لگتا ہے تو وہ درختوں اور ٹہنیوں اور گھاس کی مٹی سے بحسب اپنی تاب طاقت کی مرمت کرتا ہے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبی رواج پا جاتے ہے تو ایک آدمی کی پیداوار اُسکی حاجتوں کے تھوڑے حصہ کے لیئے کافی ہوتی ہے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کی محنتوں سے انجام پاتا ہی جنکی پیداوار کو اپنی پیداوار یا اپنی پیداوار کی

قیمت سے خرید کرتا ہی لیکن خرید اُسکي اُسوقت تک ممکن نہیں کہ
پیداوار اُسکي تمام ہوکر فروخت نہوجاوے اسلیئے یہہ بات ضرور ہی کہ
مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسي جگہہ جمع ہونے چاہیئیں
جو اُسکي پرورش کے واسطے کافي ہوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات
کو اُسوقت تک بہم پہونچاسکیں کہ کام اُسکا پورا ہوکر فروخت ہوجاوے
چنانچہ جولاہا اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نہیں ہوسکتا کہ اُسکي
مصروفیت سے پیشتر کسي نہ کسي جگہہ خواہ اُسکے قبضہ میں یا کسي
اور آدمي کے قبضہ میں ایسے ذخیرے جمع نہوویں کہ اُسکي پرورش کے
واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافي وافي ہوں کہ
اُسکا تانا بانا تمام ہوکر فروخت ہوجاوے غرض کہ موجود ہونا ایسے
ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروري و لابدي ہی کہ وہ ایک مدت تک کام
میں مصروف رہی انتہی *

گمان غالب ہے کہ امر مذکورہ بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے کہ بہت
سے حال ایسے ہیں کہ پیدا ہونا اور بکنا اُنمیں برابر ہوتا ہی محنت
کي نہایت عمدہ تقسیمیں وہ ہیں کہ اُنکي روسے چند آدمیوں کو باقي
آدمیوں کي حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا ہی لیکن خدمات
اُنکي جب پوري ہوجاتي ہیں تب بکتي ہیں اور یہي بات اُن
سب پیداواروں پر صادق آتي ہی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے ہیں
باقي اور کسي صورت میں ضروري نہیں جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب کے
لفظونسے مستفاد ہوتا ہی کہ تحصیل کے کسي کام میں آدمي کے مصروف
ہونے سے پہلے پہلے ذخیرونکا جمع ہونا چاہیئے تا کہ خوراک اور لوازمات
اُسکو اُسوقت تک بہم پہونچیں کہ اُسکا کام پورا ہوکر فروخت ہوجاوے
ہاں یہہ بات مسلم ہی کہ وہ اسباب اُسکو بہم پہونچتے رہیں مگر پہلے
اس سے کہ وہ کام اپنا شروع کرے جمع ہونا اُنکا ضروري نہیں اسلیئے کہ
وہ چیزیں اُس زمانہ میں پیدا ہوسکتي ہیں جب کہ اُسکا کام جاري ہے
چنانچہ ایک تصویر کے شروع ہونے اور بکنے میں برس گذر جاتے ہیں
لیکن مصور کا کام شروع ہونے سے پہلے اُسکي معاش اور تمام اوزار و لوازم
بابت اُن برسونکي خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں
نہیں آتے بلکہ اُسکي محنت کے زمانہ میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے ہیں

هیں مگر غالب یهه هی که آدم اسمتهه صاحب کي یهه مراد نهیں که اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانه میں درکار هووے انصرام اُسکا پہلے اس سے هونا چاهیئے که وه کام شروع هووے جسکو اُس امداد واعانت کي ضرورت هو بلکه مراد اُنکي یهه هی که جب کام شروع هووے تو ایک ایسا ذخیره یا مخرج موجود رهے جس سے وه مددیں حاصل هوتي رهیں جو اُسکے لیئے درکار هوتي جاویں اور اُس ذخیره میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیه کے موجود رهیں چنانچه مصور کے پاس چوبه کا هونا اور جولاهے کے پاس کوچ وغیره اور اَور لوازمات کا اتنا کافي هونا ضروري نهیں که کام اُنکا پورا هوجاوے بلکه اتنا ضروري هے که وه کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو اینده درکار هوتي هیں بلاآور هونا اُس ذخیره کا کافي وافي هی جسپر وه کاریگر بهروسه رکهتا هی تاکه اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایه کا اِستعمال شرط ضروري هی تو یهه امر نهایت واضح هی که پیدا کرنیوالوں کے گروهوں کو بذریعه اپنے علیحده علیحده محنت کے ایک کام میں متفق هونیکے واسطے بهت سا سرمایه درکار هوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شده جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں هر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بهت بڑے سرمایه کا مدت تک اِستعمال میں رهنا ضرور هے یا یهه کها جاوے که بهت بڑے اِجتناب کي ضرورت پڑتي هی قدرت کي رو سے هر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جهاں کهیں بهت سي تقسیم محنت هوتي هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نهیں هوسکتا چنانچه هم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعني [illegible] یا فیته کے تهان کي طیاري میں مصروف هوتے هیں تو وه کئي هزار [illegible] هونگے بلکه کئي دس هزار هونگي اور جب که تعداد اُنکي کثیر [illegible] بات صاف هی که اگر یهه لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بهي کرسکیں توبهي آپ کو مالک نه سمجهینگے اور سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے * [illegible]

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایه سے امداد و اعانت کرتے ہیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے هوتا هی اور اس مشکل کے حل هونے کے واسطے یہہ بهي ضرور هی که مختلف سرمایه والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف هوتے هیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور هر سرمایه والے کي یہہ صورت هوني چاهیئے که جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے هاتهہ بیچے کهونچي تو وہ اپنے خریدار قائم مقام سے اپنے سرمایه اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیته کے تهان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی که وہ بیان کے قابل هی چنانچه بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو که جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي تنسسي یا لوئیزیانه کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگہباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پهولنے پهلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کهیتي پک پکاکر طیار هوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنوله روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف هوئے اور جب روئي صاف پاک هوکر طیار هوئي تو اُسکو بدریاے مسسسپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وهاں جاکر روئي کے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ قیمت [illegible] که اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا هوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تهیں جنکو اُسني روئي کے پیدا کرنے اور پہنچانے میں مصروف رکها تها اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل هوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکهتي تهي جو مزدوروں کے دینے [illegible] کے پہنچنے میں صرف هوا یا یوں کہیں که جو احتیاط [illegible] کے [illegible] مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل هوا یا اُس [illegible] کا بدلا سمجها جاوے جو اُسکو جب حاصل هوتي که وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکهتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چهہ مہینے رکهکر لورپول کے سوداگر کے هاتهہ فروخت کیا اگرچه نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا ھي جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچستر کے کاتنے والونکے هاتهہ بیچا اور اُس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل هوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا هاتهہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف هوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنہوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنہوں نے کشتي کے پورے هونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار هوئي شامل هیں اور حقیقت یہہ هی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل هی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ هی جبکہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز هوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُسي زمانہ کے بابت وصول هوئي جسکے بعد اُسنے روئي کاتنے والے کے هاتهہ اُسکو فروخت کیا *

ں بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر سلسلہ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا بلیک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنہ جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو [illegible] کے هاتهہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس [illegible] کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کي تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنہوں نے پہلے [illegible] کارخانہ اور کلیں [illegible] [illegible] کا منافع [illegible] [illegible] [illegible] اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس [illegible]

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشون کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا اور علی‌ھذالقياس اُس سوت کي تهوڑي گردش کا حال فيتہ کي صورت ميں بهي دقت سے خالي نہيں فيتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وھاں سے آخر خريدار کے پاس اتا ھی عرضکہ کہ ھر درجہ پر ايک تازہ سرمايہ والا تمام گذشتہ سرمايوں کو ادا کرتا ھی جو پہلے ادا کيئے گئے يہانتک کہ اگر جنس نادمام ھوتي ھی تو اُسکی تکميل کے درپے ھرتا ھی اور اُن لوگوں کو پيشگي اجرت ديتا ھی جو آيندہ طياري ميں مصروف ھوويں اور جو سرمايہ کہ وہ پيشگي لگاتا ھی اور جسقدر فائدہ کہ اُس عرصہ کي مناسبت سے منصور ھوتا ھی جسميں اُسنے اُس سرمايہ کو ايسے صرف بيہودہ ميں صرف نکيا جس سے کچهہ فائدہ متصور نہوتا يہہ تمام اُسکو دوسرے سرمايہ والے سے حاصل ھو جاتا ھی جو اُس سے خريد کرتا ھی *

يہہ امر واضح ھی کہ ھمنے اس سلسلہ ميں وہ محصول بيان نہيں کيا جو ايک جگہہ سے دوسري جگہہ ليجانے ميں مزدکار کو دينا پڑتا ھی اور نيز وہ کرايہ بهي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضہ قدرتي ذريعوں کے استعمال کے عوض ميں ادا کيا جاتا ھی جنکي خدمتيں مطلوب ھوتي ھيں کرايہ کا بيان اسليئے چهوڑا گيا کہ اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر استدر منحصر ھوتي ھے کہ اُسکي طرف اشارہ کرنے سے مضمون زيادہ پيچيدہ ھو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نہيں کيا کہ وہ اُن خرچوں ميں داخل ھے جنکا ذکر ھوچکا جو روپيہ کہ بطور محصول حاصل کيا جاتا ھی وہ اُن لوگوں کي اجرت و منفعت ميں صرف ھوتا ھی جو بذات خود يا اوروںکے ذريعہ سے نہايت عمدہ عمدہ خدمتوں کا انجام ديتے ھيں يعني لوگوں کو ظلم و فريب سے بچاتے ھيں اور يہہ لوگ کارخانہ‌داروں اور سوداگروں کے ايسے کام آتے ھيں جيسے کہ گهر کا چوکيدار کام آتا ھی جو ذخيرہ خانوں کا محافظ ھوتا ھی يا جيسے کہ لوھار کام آتا ھی جو ذخيرہ خانوں کو لوھے کي جوڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا ھی *

جب طابغہ بهارے مس‌سس‌سپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ايکہ پيشتر روئي کي تجارت ميں جو کچهہ بتدريج ترقي اُس زمانہ تک ھوئي معلوم ھو بازار ميں آنے کے واسطے محصول گهر کے دروازہ پر ليس

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالت دریافت کرنے کا قصد اس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چہوتاسا رسالہ هے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر نسبت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کہیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتهي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رهے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي هے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي هے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هے اور بخلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تفصیل اس مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروری هے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور پوچھیں کہ اُنہیں ذریعوں اکو کچھ مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں؟ *

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چیزیں طیار کرنے میں برتا جاوے تو
اِن دونوں صورتوں میں اُن ذریعوں کے فعل و تاثیر میں ایک بڑا فرق
هو جاتا هے غرض که کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثیروں کا فرق
اور تفاوت بیان کرنا ضروري هے اور اسي بحث میں منجملہ اُن چار اصلوں
مذکورہ بالا کے جنہیں همارے نزدیک اس علم کي بنیاد هی چوتھي اصل کو
بیان کرتے هیں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثیروں میں جو فرق و تفاوت
پایا جاتا هے وہ صرف اسباب میں پایا جاتا هے کہ کاشتکاري کي محنت
اوازمات کي ایک معین مقدار سے زیادہ پیدا کرنے کي قوت رکھتي هے اور
کارخانوں کي محنت زیادہ پیداوار کي طاقت نہیں رکھتي هم معلوم کرچکے
هیں که اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسیم سے آدمي کي سعي اور
محنت کو اتني اعانت هوتي هے کہ سردست اُسکا حساب نہیں هوسکتا
اور بحسب ظاهر وہ اعانت بےحد و حساب بڑهنے کي قابلیت رکھتي هے
اگرچہ کلوں کي خوبي اور ترقي سے ایک آدمي سیکڑوں بلکہ هزاروں
آدمیوں کا کام کرسکتا هے اور ترقیوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح
پر معمولي محنتوں کے هونے سے زیادہ زیادہ مفید جنسیں طیار هوسکتي
هیں مگر اُسیقدر محنت بلکہ زیادہ محنت سے بهي جو لوازمات کي
معمولي مقدار پر صرف کیجاوے بہ نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل
جنسیں بہت زیادہ طیار نہیں هوسکتیں اگر وہ محنت جو آج انگلستان
میں [illegible] صرف کي جاتي هے دوگني هو جاوے اور کچے
مصالح کي [illegible] معمولي طور پر قایم رهے تو طیار جنسوں کي مقداروں
میں ترقي محسوس [illegible] هوسکتي هے کہ اپني پیداوار کي قیمت
پہلے کي نسبت زیادہ هوجاوے اور زیادہ باریک اور بہتر هو یعني عرض
اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي [illegible] کے مقدار
اُسکي بجز اس صورت کے نہیں بڑہ سکتي کہ [illegible] کچا مصالحہ
جو اُسکي طیاري میں ضایع جاتا هی [illegible] جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف هی هاں ایسي ولایتوں
میں ترقیوں کے [illegible] هوتي جو ایسي حدود میں واقع هیں جنمیں
همیشہ برف رهتا هے یا زمین اُنکي کنکریلي یا ریتلي یا پتهریلي هوتي هے

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے
جو روز روز عروج و ترقي پاتي هیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتي
ہی علاوہ ایسي وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے
بھرے رہتے ہیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا ہوتے ہیں کوئي زمین
ایسي سخت بنجر نہیں ہوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے
پتھر کو جلادینے سے جسمیں دلدل قائم ہوتي ہی جیسے کہ ایرلنڈ میں
مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اُس زمین میں کے پتبري کے ریشوں کو بذریعہ
چونہ کے نباتي ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت
زرخیز ہوجاتي ہی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ ستر لاکھہ
ایکڑ زمین کے قریب ہی اور اُسمیں پچاسي ہزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت
میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت
میں ہی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ہیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي
جاتي ہیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکڑ زمیں اوجڑ پڑي ہی اور جسقدر
آباد ہی اس سے پیداوار لیجاتي ہی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد
سے بہت هي تھوڑي مناسبت رکھتي ہی جو غیر محدود محنت اور
بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہوني ممکن ہی اگر
چونہ اور مارل جو چکني مٹي اور کھریا مٹي سے مرکب ہوتي ہے اور
علاوہ اُنکے اور کہاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے
ہوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ
پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتني زمیںیں کہ ویران اور
خراب پڑي ہیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں
اور جو زمیںیں کہ زیر کاشت ہیں اُنکي کمائي بجاے ہل بیلوں کے
آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں
اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑ
نے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں
کي خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرضکہ
جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آسپاس کے اپنے باغیچوں
صرف کرتا ہي اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کي اراضیات پر
جو کر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ بڑہ سکتي ھی روئے کے ايک پونڈ سے طيار ھونا ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہيں معلوم ھوتا مگر ايک بشل بيج سے ايک ھي روڈ زمين ميں جو ايک ايکڑ سے بہت کم ھوتا ھے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کيا جاوے چار بشل بلکہ آتھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا ھوسکتے ھيں *

اگرچہ انگلستان ميں زمين ايسي صلاحيت رکھني ھی کہ مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ ھے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور يقين ھے کہ کاھی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانين کے جاري رھنے يا جاري ھونے کے سبب سے جو انگريزوں کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف ھوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقی کرسکتي ھے بلکہ اُس سے بھي زيادہ ھوسکتي ھے شايد چوگني ھوجاوے يا اُس سے بھي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض ميں موجود ھے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً ھوتي ھے [illegible] جاتا ھے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي ھی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان [illegible] پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور ھو اُسيقدر لوازمات مصالحے زيادہ خرچ ھونے چاھيئيں مگر وہ نقصان اُس ھميشہ کي زيادہ ھونے والي آساني سے پورا ھوجاتا ھے بلکہ بہت سا مفيد ھوجاتا [illegible] مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي ھی *

سوبرس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي ھر سال غير ملکوں سے آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قريب قريب ھوتي تھي اور جسقدر کہ ھر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار ھوتے ھيں وہ چوبيس کروڑ پونڈ روئي سے زيادہ کے ھوتے ھيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چيزيں طيار کي جاتے ھيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ ھوگئي مگر يہہ بات ظاھر ھی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف ھوتي ھی وہ دوسو گني ابتک نہيں ھوئي بلکہ اُسکي تيس گني ھونے ميں بھي شبہہ

قی گریت برتن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار
کا کام کرتے ھیں سنہ ۱۸۳۱ع کي مردم شماري میں چوبیس لاکھہ ترپن ھزار
اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آتھویں حصہ
کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئي کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں
کہیں لیجانے میں مصروف ھیں تو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ تھوڑے لوگ
اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت ھیں
لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کي کلیں ایسے کام کي نہ تھیں تو
بارہ لاکھہ پونڈ روئي کي سالانہ طیاري میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور
تھي دس ھزار خاندانوں کي سالانہ محنت سے کم کي ضرورت نہ پڑي ھوگي
بلکہ غالب ھی کہ زیادہ کي ضرورت ھوئي ھوگي غرضکہ اب یہہ
نتیجہ ھاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے ھمکو درکار
ھوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار ھوتے ھیں اور اِس زیادہ مقدار کے
زمین سے حاصل ھونے میں بہ نسبت سابق کي محنت کے جو کم مقدار
کے حاصل کرنے میں خرچ ھوتي تھي دو سو گني محنت سے زیادہ
خرچ ھوتي ھوگي مگر باجود اُسکے اُس محنت کي کمي کے باعث سے
جو ایک مقدار معین سے پارچہ کي طیاري کے لیئے ضروري ھوتي ھی
جنس طیار شدہ کي قیمت ھمیشہ کم ھوتي رھي ھی اور وہ ایسي قیمت
ھی کہ اُس سے اُس محنت کي مقدار جو مصالحے حاصل کرنے اور اُن سے
پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروري ھوتي ظاھر ھوتي ھی اور جب کہ سنہ
۱۷۸۶ع میں اُون کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت
۴۰ نمبر کے یارم کپڑے کي جو ایک پشمینہ کي قسم ھی اُنتیس روپیہ
في پونڈ تھي اور بعد اُسکے جب سنہ ۱۷۹۲ع میں آمدني سالانہ تین کرور
چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب ھو گئے تو اُسي یارم کي قیمت في پونڈ
آتھہ روپیہ ھوگئي یہاں تک کہ ۱۸۰۲ع میں جب آمدني اُون کي
چھہ کرور ھوگئي تو مول اُسکا في پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائي ھو گیا
اور جب کہ مقدار اُسکي اور بڑھ گئي جیسیکہ آج کل طیار ھوتا ھی تو
مول اُسکا [illegible] روپیہ في پونڈ ھو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتي
ھوئي جسکے پارچہ طیار ھوتے ھیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھي ھوتي
گئیں اور تقسیم محنت بھي زیادہ ھوتي گئي اور اُن دونوں کے اثر

أس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے
کچھ لوازم کي تحصیل بقدر ترقي مقدار پارچون کے ضروري و لابدي ظہور
میں آئي بہت زیادہ رہے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے
بخوبي واضح ہوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات
حاصل ہوتي ہی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتي ہی یعني مثلاً
بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے ہیں اگرچہ
پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیادہ
ہوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک
اتفاقي امر ہی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ہیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ
زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ
بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں
چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ
فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چھہ سو
کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ
اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکي پہلے
کي نسبت دوچند ہوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ ہی کہ بیس آدمي
جو زیادہ ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے
بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُسپر پیداوار نے یہہ
پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر ہوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین [illegible]
پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تھي اور اگر [illegible]
اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھي تو [illegible] جسقدر
پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوتي تھي [illegible] پیداوار بلاشبہہ کم
[illegible] اگرچہ زمین کي پیداوار زیادہ ہوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي
کہ [illegible] تو عمدہ زمینوں [illegible] اور زمینوں کي کاشت
[illegible]

[illegible] زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں تھے اسطرح
[illegible] کہ جسقدر محنت زیادہ کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زيادہ هوتي جاوے تو يهہ امر صاف هی کہ کمتر زمين کے دس سو ايکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقيقت يهہ هی کہ اگر حال ايسا هوتا يعني کاشتکاري پر زيادہ محنت صرف کرنے کا معاوضہ بقدر محنت هوتا تو کاشتکار ايک ايکڑ بلکہ ايک هي روڈ کي کاشت کيا کرتا اور يهہ بھي فرض کيا کہ منجملہ بڑھی هوئے محنتيوں کے اُس کاشتکار نے تھوڑے مزدوروں کو کسيقدر بنجر کے چير نے پھاڑ نے مں مصروف کيا اور تھوڑوں کو اپنے زمين کامل کي کاشت ميں لگايا جو زير کاشت تھي اور جب کہ وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو يا پانسو اور نہايت ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پہلے کي نسبت زيادہ پيدا هونگے مگر يهہ بات تحقيق هی کہ کل پيداوار چھہ سو کوارٹر کي برابر نهوگي جيسے کہ پہلے سے پيدا هوني تھي خلاصہ يهہ کہ پيداوار بڑھيگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو کہ يهہ فرضي کھيت تمام انگلستان کي سلطنت کا ايک چھوٹا سا کينڈا هی چنانچہ انگلستان ميں بہت ضلع خراب اور افتادہ هيں اور هر قسم کي زرخيز اراضيات بھي زير کاشت هيں جنميں سے بعض بعض ايسي زمينيں هيں کہ في ايکڑ چاليس بشل گيهونکے پيدا کرتي هيں اور بعض بعض ايسي هيں کہ في ايکڑ بارہ تيرہ بشل اُن ميں پيدا هوتے هيں اور اُن پر بھي وهي محنتيں صرف کيجاتي هيں جو اچھي زمينوں پر صرف هوتي هيں اب اگر پيداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبير اُسکي عموماً يهہ هوسکتي هی کہ اُس زمين کو بوئيں جوتيں جو بنجر هونے کے باعث سے نہيں جوتني لگتي تھي يا اُس زمين پر زيادہ محنت کريں جو هميشہ سے زير کاشت اپنے تھي مگر هر صورت ميں جو پيداوار زيادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زيادہ کي گئي مناسبت رکھيگي بلکہ نسبتہً کم هوگي اور يهہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ايسي واضح هوتي هی جيسي کہ ايک کھيت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچہ يهہ اصل محکم جسکي توضيح اور تشريح ميں هم مصروف هيں کثير الوقوع هی مگر عام و شايع نہيں اسليئے کہ يهہ چند امور اُس سے مستثنی هيں اول يهہ کہ کاشتکار يا زميندار کي جهل اور غفلت اور نيز ملکيت کے هرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اوسط درجہ کي محنت بعضي زمينوں پر نہيں هوتي جو ويسي هي اور زمينوں

پر کي جاتي هی اور جب که ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے تو اسبات کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوني هی اسیقدر یہہ محنت بھي جو اس زمین پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطہ بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئی مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے اندھے هو جاتے هیں که اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹھاتے هیں که ابھي وقت اُنکا نهیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي نهیں رکھتے که اُن کے اختیار کرنے سے پہلے کچھے مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچھا موقع هاتھه آوے اور جو کام ملکیت کے هرج کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے چنانچه ایک عام آدمي کے احاطہ میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي زمین آجاتي هے که پہلے بارآور نهونا اُسکا کچھه کم زرخیز هونے کے سبب سے نتھا اور اسي قسم کے آثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں که وہ جائدادیں بعد اُس زمانه کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانه میں ایک عرصه تک حق کاشتکاري کي یہه صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بھروسا نرکھه سکا هو غرض که ایسی صورتوں میں تھوڑي سي محنت زیادہ کرنے پر بہت سي پیداوار کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نهایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هي که ازدیاد محنت کے ساتھه ازدیاد فن کا بھي مخلوط هووے چنانچه عمدہ آلات اور فصلوں کی اچھے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض که فن کاشتکاري کي ترقیان عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتھه ساتھه اُسوقت هوتي هیں که ترقي محنت کے ساتھه ترقي سرمایه اور ترقي آبادي بھي هوجاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کاشتکاري کي ترقیاں همیشه غالب آتي هیں یعني جو کمي که ضعف قوت کے باعث سے پیداوار میں آتي هي اُسکو پورا کرتي هیں بلکه زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریٹ برٹن کي کل پیداوار سالانه دوچند سے بہت زیادہ هو گئي مگر یہه بات غالب نهیں که سالانه محنت کي تعداد

بهي دوچند هوگي جو اُسپر صرف كي گئي تهي اور يهه نهيں سمجها جاتا كه اُس زمانه ميں گريٹ برٹن كي آبادي دو چند سے زيادہ هوگئي اور مقدم ترقي آبادي كي جو اب تک هوئي هى وه صرف اُن ضلعوں ميں هوئي هى جنميں بڑے بڑے كارخانے هيں مگر وه گذشته صدي باوجود اپني بد اقباليوں كے انگريزوں كي تاريخ كا كمال اقبالمند زمانه هى اِسليئے كه اسي زمانه ميں لاكهوں ايكڑ زمين كے گهيرے كيئے جو پهلے وقتوں ميں ناكارہ پڑے تهے اور جسقدر فن كشتكاري كه وه انگريزوں كو آج آتا هى اُسي زمانه ميں مرتب هوا اور اُسي زمانه كي بدولت وه تمام نهريں اور سڑكيں هوئيں جنكے ذريعه سے آفات انفاقيه روكي تهامي جاتي هيں اور تمام سلطنت ميں زمين كي حيثيت كے موافق محنت هوسكتي هى اور يهه بات ممكن هى اگرچه غالب نهيں كه صدي آينده ميں انگريزوں كي ترقي اسيقدر زيادہ هوگي اگرچه وه ترقي غير معين هى مگر غير محدود نهيں اور يهه بات ممكن نهيں كه كسي ضلع كي پيداوار اسطرح هميشه بڑهتي رهے جيسيكه علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑه جاتے هيں اگرچه اُسپر غايت سے غايت محنت كيجاوے *

برخلاف اُسكے اگر كارخانه كے مزدوروں ميں جسقدر زيادتي كيجاوے تو اُسكي مناسبت سے هي قوت پيداوار كي زيادتي نهيں هوتي بلكه اُسكي مناسبت سے بهت زيادہ بڑه جاتي هى مثلاً اگر تين لاكهه خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس كرور پونڈ روئي كے كپڑے طيار كرنے اور ايدهر اودهر ليجانے ميں اپ مصروف هيں تو يهه بات ثابت هى كه چهه لاكهه خاندان اڑتاليس كرور پونڈ روئي كے كپڑے بلاشبهه طيار كرسكينگے اور ايدهر اودهر ليجا سكينگے بلكه يقين واثق هى كه وه لوگ اس سے زيادہ بهي كرسكينگے يعني بهتر كرور پونڈ روئي كا كپڑا طيار كرينگے ايدهر اودهر ليجا سكينگے اور جس هرج كے لحاظ سے هم يهه پيش گوئي كرسكتے هيں كه وه هرج انگريزوں كے كارخانوں كي ترقيات آينده كا مانع و مزاحم هووے وه صرف يهه هى كه لوازمات اور خوراك وغيره كے حاصل كرنے ميں غير ملكوں سے روز بروز مشكل هوتي جاتي هے اور اگر كچي پيداوار يعني كچے مصالحے چيزيں طيار كرنے كي بڑي قوت كے ساتهه قدم بقدم چل سكيں تو دولت و آبادي كي ترقيوں كي كوئي حد باقي نرهے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماہیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلي دو قسموں کا بیان ہوچکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا ہی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم ہوتي ہی انسان کے جن گروہوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا ہی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادلہ کے ذریعہ سے ہوتي ہی ہاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے ہیں کہ اُنمیں دولت کي تقسیم مبادلہ بدون ممکن ہو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیہ کا محتاج اور مستحق نہیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافتہ سے تعلق رکھتا ہی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب ہوتي ہی اور ہر شخص اُس حالت میں جو کچھہ چیزیں خرچ کرتا ہی یعني استعمال میں لاتا ہی اُنمیں اکثر بلکہ کل کے حاصل ہونیکا بھروسہ اپنے ہمجنسوں پر رکھتا ہی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعہ سے پورا کرتا ہی جن سے اپنے ہمجنسوں کي حاجتوں کو بھي رفع کرتا ہی *

[illegible] ہو کہ تحصیل و مبادلہ کے الفاظ کو ہم معمولي رواج کے نسبت نہایت وسیع معنوں میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا کہ مفہوم تحصیل میں ہم فائدہ تولید [illegible] کو [illegible] کرتے ہیں اور مبادلہ میں محصول سرکار کو داخل کرتے ہیں اسلیئے ہماري راے میں جو کچھہ منتظمان سلطنت پاتے ہیں وہ اُنکو اسکے عوض میں دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ یہہ خدمتگذاري کرتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانہ ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدي سے تھوڑا بہت بہ حسب اپنے مقدور کے بچاتے ہیں ہاں یہہ ضرور ہی کہ اِس قسم کے مبادلہ کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني ہوتا ہي چنانچہ جس سلطنت میں خود جمہور یا اُنکے مختار حکومت نہیں کرتے تو وہاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے ہیں اور جہانتک کہ اپنے عا

رعایا سے بزور و تعدي لے سکین وھاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے
ھیں اور جن ملکوں میں کہ جمہور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے ھیں
تو کوئي رھنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصہ کے پاک صاف نہیں رہ سکتا
گو کوئي شخص حفظ عام کے فائدہ اُٹھانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے
کہ یہہ معاملہ یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي
سے واقع ھوتا ھی مگر پھر بھي ایک قسم کا مبادلہ ھی اور بھرحال یہہ مبادلہ
نہایت مفید ھی اِسلیئے کہ بري سے بري سلطنت میں بھي رعایا کو کمال
ارزاني اور نہایت تکمیل کے ساتھہ بمقابلہ اُس حالت کے حراست نصیب
ھوتي ھی جسمیں ھر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت
و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام ھوتا ھی اُنکي دو بڑي بڑي
قسمیں ھو سکتي ھیں چنانچہ ایک قسم میں وہ قاعدے داخل ھیں جو
عموماً جمیع مبادلات سے متعلق ھیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل
ھیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکھتے ھیں اور اُن مبادلوں
میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کی پیداوار کو
آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے ھیں *

پہلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان ھوگا جنکي رو سے مبادلے ھوتے
ھیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور ھوگا کہ قواعد مذکورہ کي
بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائدہ اُٹھاتے
ھیں یعنے پہلي قسم میں اشیاء مبادلہ سے بحث کیجاویگي اور دوسرے
قسم میں مبادلہ کرنیوالوں کا مذکور ھوگا *

جن متفرقہ مسئلوں سے کہ علم اِنتظام مرکب ھی اُنکے باھم دیگر تعلق
رکھنے سے مصنفوں کو یہہ بڑي دقت پیش آتي ھی کہ جب تک کتني
اور مسائل کا حوالہ ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئلہ کي
بھي بخوبي نہیں ھوسکتي اور یہہ امر تقسیم دولت سے زیادہ
خصوصیت رکھتا ھی چنانچہ بدون اِسکے کہ مبادلہ کے عام قواعد کا حوالہ
ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نہیں کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ
اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پاتیکے مستحق ھیں اور
علی ھذالقیاس بدون اسبات کے کہ ھمیشہ مبادلہ کرنیوالوں کا حوالہ ندیا

جاوے یہہ بات منصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ہیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي ہی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ہووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ہوتي ہی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ہوتے ہیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروہوں میں منقسم ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ہیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ہوتي ہی اور منجملہ اُنکے اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ہی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ہیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام ہی *

واضح ہو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ہی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ہیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ہوا کرتا ہی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اِصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ہوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ہونے ضروري ہوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومة الصدر گروہوں کے ہر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ہی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ہیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاہیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ہیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاہر ہووے اور یک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاہیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا ہی مگر ہر گروہ کی کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم ہوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ہیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعنی محنتیوں سے متعلق ہیں

جاننا چاہیئے کہ پہلے گروہ کے واسطے یہہ لفظ استعمال میں ہیں یعنی محنت کرنا اور محنتی اور اجرت یہہ بات یاد رہے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئی لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاہر ہوتا ہی اور محنتی وہ شخص ہی جو محنت مزدوری کرتا ہی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ہی مگر یہہ پوچھا جاتا ہی کہ وہ کیا شی ہی جسکے ذریعہ سے محنتی محنت کرتا ہی جواب اُسکا یہہ ہی وہ شی اُس محنتی کے قوائے نفسانی یا جسمانی ہیں واضح ہو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ہونے سے پہلے گروہ کی اصطلاحیں پوری ہوجاتی ہیں یعنی محنت کرنا تحصیل کی غرض سے قوائے جسمانی یا نفسانی کو عمل میں لانا ہی اور جو شخص ایسا کام کرتا ہی اُسکو محنتی اور محنت کرنیوالا کہتے ہیں اور جو کچھہ اُس محنت کی عوض میں اُس شخص کو ملتا ہی اُسکو اجرت بولتے ہیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعنی سرمایہ والوں سے متعلق ہیں

اِس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں ہیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُسی وسیلہ سے کام لیتا ہی اور اُس کا معاوضہ ظاہر ہوتا ہی مگر کوئی لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ہے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسی نسبت رکھتا ہے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھہ رکھتي هی هم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ هونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحیں پوري هو جاتي هیں اور واضح هو کہ سرمایہ دولت کا ایک ایسا جز هی کہ وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا هوتا هی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي هی اور اصطلاح اجتناب سے یہہ غرض هی کہ سرمایہ کے غیر بارآور استعمالوں سے پرهیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھي مراد هی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگھہ تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا هے اور جو آدمي کہ اسطرح پر عمل کرتا هے وہ سرمایہ والا کہلاتا هے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے هیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق هیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح هوتا هے جاننا چاهیئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي هوتا هے چنانچہ جب وہ راحت کو چھوڑتا هے تو اجرت اُسکو حاصل هوتي هے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تھام کرتا هی تو منافع اُسکو ملتا هی مگر هر ایک ملک میں بہت سي پیداواریں ایسي بھي هوتي هیں کہ وہ بلامشقت هاتھہ آتي هیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے هیں نہ محنت کرتے هیں اور نہ اجتناب کرتے هیں بلکہ صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے هاتھہ اپنا پھیلاتے هیں *

اجتناب اور محنت کي انسانوں کو مشق رهنے کے واسطے موجود هونا قدرتي قوتوں کا ضروري هے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نہ سمجھنا چاهیئے منجملہ اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود هونے اور اُن کے برتنے کے طریقوں کے مشہور هونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچہ وہ بجاے خود مفید و سود مند هیں مگر اس باعث سے کہ وہ سبھکو کمال آساني سے هاتھہ آجاتي هیں انکي کچھہ قیمت نہیں هوتي اور جو پیداوار کہ قدرتي قوتوں کے ذریعہ سے حاصل هوسکتي هی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا ہی وہانتک اُس پیداوار کي قیمت ہوتي ہی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتي ہی جو اجرت اور منافع کي تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتي ہی اور اگر جاري رہنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا ہی تو اُسیقدر قیمت ملتي رہني چاہئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي پیدا ہونے کے لیئے قدرتي قوتوں کے موجود رہنے کي ضرورت برابر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي کي مقدار حصول بیحد ہی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رہنے والے کے جھونپڑے میں اُس لکڑي کي قیمت جو اُس جھونپڑے میں لگی ہوئي ہی ان قدرتي ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا ہوتي ہی نہیں لگائي جاتي کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رہتا ہی اُسکي کوئي قیمت نہیں ہوني بلکہ خریدار اُس لکڑي کا صرف اُس اجتناب و محنت کي وہ قیمت دیتا ہے جو لکڑي کے کاٹنے بنانے میں ضروري ہوتے ہیں *

مگر کسی مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي مدد سے کسي پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتي ہوجانا ممکن ہی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتي ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتي ہوتي اور وہ پیداوار مذکورہ ایسي قیمت پر فروخت ہوتي ہے جو منافع اور اجرت کي تعداد سے کسیقدر زیادہ ہوتي ہے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتي اور سرمایہ والا لیتا ہی باقي جو کچھہ بچتا ہی وہ اُس قدرتي ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا ہی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کي یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث ہی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تھا یعني اُسنے مملوکہ قدرتي ذریعہ کے استعمال کي اجازت دي *

اگر انگریزي بلوط کے درخت کي قیمت میں سے پودہ لگانے والے کي اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھي کسي نہ کسي قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائي دیا جاتا ہی اور یہہ حق انسان کي کارکردگي کا نہیں بلکہ قدرتي ذریعہ کي قیمت ہی *

منجملہ قدرتي ذریعوں کے زمین اپنے دریاؤں اور بندروں اور کھانوں سمیت ایک بڑا ذریعہ هی اور جن شاذ و نادر حالتوں میں کار آمدني زمین کي مقدار غیر محدود هوتي هے وہ ایسي حالتیں هوتي هیں جیسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد میں هوتي هی تو هرفرد بشر کو زمین هاتهہ آجاتي هی اور اس باعث سے کہ اُس زمین کے استعمال کے عوض میں کسي کو کچهہ دینا نہیں پڑتا کل پیداوار کا مالک صرف کاشتکار هونا هی اور بتقسیم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمایہ والوں اور محنت کرنوالوں میں هو جاتي هی جنکے اجتناب و محنت کا نتیجہ هوتي هی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آبادیوں میں بهي اُنکے بسنے پر تهوڑا عرصہ گذرنے میں بعض بعض ایسي ایسي زمینیں پائي جاتي هیں کہ اُنسے خواہ قسم زمین یا اُسکے موقع کي عمدگي سے ایسا محاصل حاصل هوتا هی جو سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زاید هوتا هی اور ایسي زمینوں کو اگر زمیندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمایہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچهہ بچت هووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمایہ والے کو لگان پر دے تو بهي وہ بچت اُسکو ملیگي اور زمین مذکور کا کاشتکار ایسي صورت میں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوینگے کہ گویا اُس زمین میں سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچهہ زیادہ نہوا کیونکہ جو کچهہ فاضل رہا وہ زمیندار کا حق هی اور اس صورت میں کل پیداوار کے بجاے دو حصوں کے تین حصے هوجاتے هیں یعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زمیندار هي اپنا سرمایہ لگاوے یعني اُس زمین کو آپ بووے تو اُن حصوںتین سے دو حصے یعني لگان اور منافع پاتا هی اور اگر غیر شخص کے سرمایہ سے کاشت هونے دیتا هی تو وہ صرف لگان پاتا هی مگر یہہ بات ضرور هي کہ زمین کا مالک زرلگان پاتا هی خواہ وہ منافع سمیت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک میں خاص خاص ملکیتیں قایم هوجاتي هیں تو گو یہہ امر صحیح هی کہ پیداوار میں سے تهوڑي سي پیداوار کچهہ زیادہ سرمایہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زیادہ زرلگان کے حاصل هوتي هی اور اسي سبب سے اُس پیداوار کو لاخراجي

کہتے ہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھي ایسي واضح هی کہ کوئي بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت ہوتا هی زرلگان سے خالي نہیں ہوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ہوتا ہے مگر مقدار اراضي کي محدودیت اور قوت پیداوار کي موجودگي کے باعث سے زرلگان کا ہونا ضروري و لابدي هی *

اگرچہ یہہ بات ظاہر هی کہ اراضي بڑا قدرتي ذریعہ هی مگر صرف یہي قدرتي ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھي قدرتي ذریعے موجود ہیں چنانچہ قدرتي افعال کے علم هي سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفي رہتا هی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ہے ایسا محاصل ملتا هی جیسے کہ زمین کا لگان ہوتا هی ایک گنوار نائي کو یہہ ترکیب سوجھي تھي کہ وہ بیلنوں کي کل کے ذریعہ سے روئي کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے استدر دولت ہاتھہ آئي کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھي نصیب نہوئي تھي اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت ہاتھہ آجاني ممکن تھي اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے ہاتھوں سے الگ تھلگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسي شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا هی تو وہ شخص اُس مالک کي مانند ہوتا ہے جو اپني زمین پر خود کاشت کرتا ہے اور اُس شے کي پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقي رہتا ہے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ہوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ہوتا هی جو انسان کي پیدا کي ہوئي نہیں هی بلکہ وہ قدرتي پیدایش هی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل ہوتا هی جیسے کہ مالک اراضي کو زر لگان اُسکا ملنا هی یہانتک

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کي ترکیب هی جو چیچک کا علاج هی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھی زر لگان اکثر کہتے ہیں چنانچہ جب کسی نئی ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کی† سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ہوتی ہی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسی کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ہی اُسکو بھی انگلستان کے تجار اپنی اصطلاح میں زرلگان کہتے ہیں اور علیٰ ہذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسی حالت اور توسل سے تعلق رکھتی ہیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسمانی اور نفسانی قدرتی ذریعوں میں شمار کرنے چاہیئیں اور جو کچھہ کہ بعد ادائے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ہوتا ہے اُسکی تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ہوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ہے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹہیکہ نہیں دے سکتا ہے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رہنے دیگا اور اسی لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رہیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھی حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھی جاوے یعنی پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کی جاویں تو یہہ ترتیب اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعنی محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ لگان کی اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ہونا چاہیئے جو بلا تردد حاصل ہوتا ہے یعنی وہ سب اسمیں شامل ہی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبی کی بدولت ہاتھہ آوے اور حاصل ہونے والیکو کچھہ کوشش نکرنی پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دی گئی اگرچہ وہ کسی اعتراض کی مورد نہیں ہوسکتی مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دینی نہایت دشوار ہی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسی قسم کی گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

---

† کسی موجد کو جو سند ملتی ہی وہ اس مضمون کی ہوتی ہی کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئی اُسکی ایجاد کی ہوئی ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ہندوستان بھی جاری ہی *

معین اور محدود هیں پس اُنکو ایک ایسي انوکھي اصطلاح تہرانا کہ زمین کے مفہوم میں تمام قدرتي ذریعے جو خاص خاص ملک هونیکے قابل هوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ هر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک هو داخل کیا جاوے محض بیجا هی اور اسي وجهہ سے یہہ ضرورت پیش آئي کہ بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتي ذریعے اور قدرتي ذریعوں کے مالک کي اصطلاحیں قرار دي جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصہ پیداوار کے لئیے جو وہ مالک پاتا هی قایم هو جاوینگے جیسیکہ پہلے گروہ میں قواے جسماني اور نفساني اور محنتي اور اُجرت کي اصطلاحیں مقرر کي گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والے اور منافع کي اصطلاحیں هیں مگر اب بهي احتیاج ایک اصطلاح کي باقي رهي جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابلہ میں واقع هووے یعني جس لفظ سے کہ وہ عمل سمجها جاوے جسکے ذریعہ سے قدرتي ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا هی اور کوئي تکلیف اور خرچ اُسمیں اُتهانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هی کہ وہ شخص اپنے مملوکہ ذریعہ کو بیکار و معطل رهنے ندے اسلیئے یہہ بات ضرور نہیں کہ اُس عمل کے لیئے کوئي خاص نام مقرر کیا جاوے جب کوئي شخص اپنے قبض و تصرف میں کوئي ملکیت رکهتا هی تو یہہ فرض کیا جاتا هی کہ وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نہیں چهوڑتا بلکہ وہ اُسکو خود استعمال کرتا هی یا کسي کرایہدار کو دیتا هی اور یہہ معمول و مروج هی کہ لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفہوم هوتا هی اور جب کہ لفظ قبضہ کے معنے قدرتي ذریعوں کے مالک کي نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں کہ اُس سے اُس ذریعہ کے فائدہ کا وصول هونا یعنے زر لگان کا حاصل هونا سمجها جاوے تو کچهہ قباحت لازم نہیں آتي هاں اکثر اوقات ایسا هوتا هی کہ آدمي کي استعداد ذاتي کاهلي کے باعث سے محض بیکار پڑي رهتي هی لیکن ایسي صورت میں علم اِنتظام مدن کي رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضہ سے خارج سمجهني چاهیئے اور حقیقت بهي یہي هی کہ جب لیاقت کا اِستعمال نہ کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نہیں هوتي *

اگرچہ کل پیداوار کي تقسیم تین حصوں پر متصور هوتي هی یعني

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ھی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا ھی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتي ذریعوں کا وصول کرتا ھی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک ھوتے ھیں مگر یہہ اِتفاق بہت کم ھوتا ھی کہ کسي ایک کام یا شی کي پیداوار کي تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع ھووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم ھوتي ھی کہ مختلف گروھوں کے پیدا کرنے والے باھم شریک و سہیم ھو جاتے ھیں اور اُسپر اتفاق کرتے ھیں کہ مشترک کوششوں کي پیداوار فروخت ھوکر زر ثمن اُسکا باھم تقسیم ھوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ھوتي ھی کہ کام کي درستي محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر محصور ھوتي ھی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کي نگراني نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلي کے اُس شکار کا ھی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ھوتا ھی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتي ھي جو پہلے سے مشخص ھو جاتي ھی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ھوتا ھی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کي چربي فروخت ھوکر زر ثمن اُسکا جہازي لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ھو جاتا ھی اور یہي کام اُن لوگوں میں ھوتا ھی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتي خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورمنٹ کي استعانت کے واسطے لوٹتے ھیں اور باقي اور دریائي کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے ھیں ایساھي ھوتا ھی اور وہ طریقہ بھي اِسي طریقہ کے لگ بھگ ھی جسمیں اراضیات کو بٹائي پر دیا جاتا ھی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ھی اور یہہ امر ممکن ھی کہ اِنسانوں کے بعض گروھوں میں یہہ دستور ھمیشہ جاري رھے اور حقیقت اُسکي یہہ ھی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ھے اور آدھي پیداوار اُس سے بانٹ لیتا ھے اور نصف باقي کاشتکار کي محنت اُسکے مزدوروں کي مزدوري میں محسوب ھوتي ھے مگر یہہ ایسي مستثنی باتیں ھیں جو خاص خاص ضرورتوں کي وجہہ سے کرني پڑتي ھیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ھوتي ھیں اور معمول اور مروج یہہ ھے کہ ایک شخص کي نسبت یہہ تصور کیا جاتا ھی کہ وہ

---

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ھی اور ویل مچھلي اُسکے قریب ملتي ھی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق ھی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دینا ھی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق ھی وھي سرمایہ والا ھی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا ھی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول ھوتا ھی *

اکثر اوقات ایسا واقع ھوتا ھی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ بڑھتا جاتا ھی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا ھے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا ھے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بہت کم ھوتا ھے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کہیتي نکلتے اور مویشي کي طیاري کو اس سے زیادہ دن لگتے ھیں اور گہوڑے کے طیار ھونے پر اُس سے بھي زیادہ عرصہ گذر جاتا ھی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت ھونے تک ساٹھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا ھی پس یہہ امر ظاھر ھی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ ھی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي ھی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئی کہ بعد ایک مدت کے فائدہ ھاتھہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا ھوتا ھی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا ھی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل ھوتا ھے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا ھی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا ھی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق ھوتا ھی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکھتي ھی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا ھی سرمایہ والوں کے کام کي درستي ھوتي ھی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم ھوتي ھے تو سرمایہ والا نقصان اوٹھاتا ھے اور اگر دونوں برابر ھوویں تو بھي اُسکو نقصان پہونچتا ھے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پہونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نہیں ھوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت ھوني چاھیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رھا تو بھي سرمایہ والے کو ضرر پہونچتا ھی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت ھوتي ھے

جو سرمایہ والے کے حق مین لاگت سے کم ہوتي ھی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موہوم کي توقع پر ہوتا ھی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا ھی جس سے معاوضہ کا حاصل ہوتا ممکن بھي ھی اور غیر ممکن بھي ھی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باہم تقسم کرنے والےہوتے ہیں قابل سماعت نہین اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي ھے اور وہ اُسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکےیا کسي دوسرےسرمایہ والے کے اجتناب کي قیمت ادا کرکے خریدتا ھے اور جبکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ھی تو کچھہ جزو اُسکا اپنے صرف میں لاتا ھی اور باقي بیچ ڈالتا ھی بہانتک کہ اگر وہ چاھے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اُس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اُسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رھی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نرھیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ھی کہ جب تک وہ شخص اُسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اُسنے پہلے لي تھی کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اُسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رھتا اور اگر وہ چاھی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے تو اُسکو عموماً یہہ مناسب ھی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا ھی اُسکو ایک ھي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اُسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ہزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت بیس ہزار روپیہ دیئےاور اور سرمایہ والونسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس ہزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس ہزار روپئے کوفروخت کیا تو اُسکو اختیار حاصل ھے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں۔صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کي جگہہ

بمالیس ہزار روپیہ زمین کے کرایہ اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایہ و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض کہ جس طور سے چاہی وہ اُس چوالیس ہزار روپیہ کو خرچ کرے مگر اُسکو یہہ امر ضروري ہی کہ مالکان اراضي جسمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے ہیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایہ والوں کو وہ روپیہ دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ وہ اصطلاحیں ناکامل ہیں اسلیئے کہ لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانہ کے مفہوم ہوتی ہیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے ہیں اور وہ ایک قوم کي امدني ہوتي ہی اور علاوہ اسکے پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایہ کے طور پر نہ امدني کے طور پر ایسا چاہیئے کہ اُسکے استعمال سے یہہ غرض نہو کہ زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایہ والوں کي حاجتیں پوري ہوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مہیا کیئے جاویں بلکہ صرف اتني غرض ہووے کہ پیداوار کے وسیلہ قایم رہیں چنانچہ منجملہ کل آمدني اُس سرمایہ والے کے جسکي امدني چوالیس ہزار روپیہ فرض کیئے گئے یہہ متصور ہوسکتا ہی کہ دوہزار روپیہ کا غلہ قایم کرکے زمین مین بیج ڈالا جاوے اور دوہزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہی کہ بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نہیں *

جواب اس اعتراض کا یہہ ہی کہ مویشیوں کی خوراک اور بیج اجناس اور اراضي اور محنت کا نتیجہ ہی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا ہوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے کہ اُنکو حظوظ بالفعل مین خرچ نہیں کیا گیا پیداوار آیندہ میں صرف ہوئے اُنکي خاصیت نہیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا ہوئے تو وہ امدني میں شامل تھی اور اُنکا سرمایہ ہوجانا ایک ایسي بات ہی کہ وہ بعد کو واقع ہوئي کوئي شخص اس کلیہ پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یہہ سمجھا جاوے کہ بمقدار آمدني کي صرف اُسیقدر ہوتي ہی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفساني میں صرف ہوا کرتي ہی تو یہہ عام کلام کہ وہ آدمي اپني آمدني سے کم خرچ کرتا ہی غلط ہوجاتا ہی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کي چھان بین سے واضح ہوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقي وہ بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا ہوتے ہیں اور زمین کے پہلے رہنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل ہوتي تھي مگر بعد اُسکے جب وحشي آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُسسے اور جانور پیدا ہوویں اور تھوڑے تھوڑے دانے غلہ کے بیج کي نظر سے رکھہ چھوڑے تو اُنہوں نے سرمایہ کي بنیاد ڈالي اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار ہوئي اُسمیں کچھہ لگان اور کچھہ اجرت اور کچھہ سرمایہ شامل تھی اگرچہ اُنہون نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بھي اُس پیداوار کي وہي حالت رہي *

ہاں یہہ بات تسلیم کرني چاہیئے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکھنے میں صرف ہوتا ہی اور اُس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف ہی اور حقیقت میں کوئي خاص نام بھي اُسکا نہیں ہی مگر ہمکو یہہ نہایت عمدہ ترتیب معلوم ہوتي ہی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع میں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کي مذکور ہو چکي جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کي تقسیم ہوتي ہی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکي رو سے یہہ انتظام ظہور میں اتا ہی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کي کس مقدار کے بدلہ میں دوسري پیداوار کي کتني مقدار حاصل ہوتي ہے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچھہ کچھہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کي بحث ہمنے کي ہی مگر اس لیئے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضيح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصله ذيل کے علاوہ کوئي تحرير اُسوقت نہوسکي *

پہلے يہہ که وهي چيزيں مبادله کے قابل هيں جو انتقال کي صلاحيت رکھني هيں اور مقدار حصول اُن کي محدود هی اور راحتوں کے پہونچانے اور تکليفوں کے روکنے کي قابليت يا واسطه يا بلا واسطه رکھتي هيں اور اس قابليت کو افاده کہتے هيں دوسرے يهه که اُن دو چيزوں کي باهمي قيمتيں جنسے يهه غرض هوتي هی که منجمله اُن کے ايک چيز کي کسقدر مقدار کا مبادله دوسري چيز کي کسقدر مقدار سے هوسکتا هی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر هيں ايک وه جنکے ذريعه سے ايک چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت ظهور ميں آتي هی اور دوسرے وه جنکے وسيله سے دوسري چيز کا افاده اور مقدار حصول کي محدوديت قايم هوتي هی چنانچه جن سببوں سے کسي جنس يا خدمت کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظهور ميں آتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب اصلي رکھا هی اور اسي نام سے پکارے جاتے هين اور جن سببوں سے اُن جنسوں يا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدوديت اور افاده ظاهر هوتا هی جنسے جنس يا خدمت مذکورهٔ بالا کا مبادله هوسکتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس يا خدمت کي ماليت کے اسباب خارجي رکھا هی تيسرے يهه که ماليت قائم هونے کے واسطے مقدار حصول کي محدوديت جسکو عام محاوره ميں قلت اضافي هين اگرچه بالکل کافي وافي نهيں هوتي مگر تقرر ماليت کے ليئے ايک جزو اعظم سمجھي جاتي هی اور اُسيپر افاده کا جسکو مانگ بھي کہسکتے هيں حصر هوتا هی جب که ماليت کي بحث هوئي تھي تو مقدار حصول کے ذريعوں کا مذکور نهيں هوا تھا مگر اب يهه بيان کرکے که اجتناب اور محنت اور قدرتي ذريعے تين وسيله پيداوار کے هيں توضيح اسبات کي کيجاتي هی که کس کس مانع سے پيداوار کي مقدار حصول محدود هوتي هی اور کس کس طريق سے تاثير اُن موانع کي اشياء مبادله کي باهمي ماليتوں پر هوتي هی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگہہ لفظ قیمت کا عموماً اِستعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیہ کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسي شی کي مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کي مراد ہوتي ہی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل ہوسکتي ہی دریافت نہیں ہو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ہو سکتي ہی اور ہر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواہش رہتي ہی کہ تھوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرني پڑتي ہی کہ تمام اشیاء مبادلہ کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب ہیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ہی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ہر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ہاتھہ آئي کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پاتا ہی اور اُسي تدبیر کے پہیلانے سے ہر قسم کے مبادلوں کے واسطے وہي نمونہ قائم ہو سکتا ہی چنانچہ اگر تجربہ کي رو سے یہہ امر دریافت ہو کہ جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادلہ ہوتي ہیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل ہو جاتي ہی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت ہوجاتي ہی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں ہر چیز ایکسي صفتیں رکھتي ہو منتخب کي جاویں جنکے ذریعہ سے ہر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاہر ہی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ہیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ہی کہ سب لوگ اُن اصلي سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والي ہوتي ہی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ہیں اور مبادلہ کي دقت و دشواري آدھي رہجاتي ہی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ اگر دو چیزوں میں مبادلہ کرنا منظور ہو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کي وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتي ہے اور دونوں چیزوں کي مالیت کي مناسبت معلوم ہوجاتي ہی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ ٹھہرائي گئي خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑي ہو جیسے کہ ملک گني کے کناروں پر جو اِفریقہ کي جانب غرب میں واقع ہی معمول ہے یا قیمتي دھاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ہی وھي چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتي ہی اور جبکہ اُس شے کا عملدرآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کي صورت کي مالیت ھي یعني قیمت ایسي مالیت ہوتي ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندي جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتي ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلي اسباب کي جہت سے اُنکي مالیت میں تبدیل نہیں ہوتي نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ھے کہ اگلي بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کي مالیت جہانتک اصلي سببوں پر منحصور ہی غیر مبدل تصور کي جاوے *

اس امر کي توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتي ہے اُنکي تاثیر قیمت پر کیا ہوتي ہے یہہ بات مناسب متصور ہوئي کہ تحریر اس مسئلہ کي جو صاف بدیہي ھي اور اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ہی یعني جہاں کہیں صرف ایسے قدرتي ذریعے جنکي مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتي کہ وہ ہر شخص کے ہاتھہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کي وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ھي اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسي حالت میں حاصل ہوئي ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپني کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئي آدمي ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسري شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کي طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود ہوتي ہی واضح ہو کہ بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ ہوتي ہیں جو بالفعل موجود نہیں اور بعضي ایسے ذریعوں کے نتیجے ہیں جنکي تاثیر ایک غیر محقق عرصہ دراز کے بعد ہوتي ہی ایسي جنسوں کي مقدار حصول نہیں بڑہ سکتي اور نہ اُسکے بڑھنے کي توقع ہوسکتي ہی وہ چیزیں جو قدیم زمانہ کي ہوویں اور اگلے لوگوں کي یادگار باقي رہي ہوویں وہ پہلي قسم میں شامل ہیں اور نہایت کم یاب قدرتي یا مصنوعي تمام چیزیں جیسے کہ بڑا ہیرا یا کوئي عمدہ تصویر یا لاثاني مورت دوسري قسم میں داخل ہیں اور ایسي چیزوں کي قیمت کسي قاعدہ کي روسے قرار نہیں پاسکتي بلکہ لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر ہوتي ہی اور حقیقت یہہ کہ ایسي چیزوں کي قیمت صرف وہمي ہوتي ہی اسلیئے کہ بجیسے لوگوں کے وہم و خیال ہوتے ہیں وہ مول اُسپر محصور ہوتا ہی چنانچہ کئي برس گذرے کہ بک کاک سیبو بیس ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور دو برس بعد سات ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور یہہ امر ممکن ہی کہ پچاس برس کے بعد وہي آٹھہ آنہ کو بکے اور نویں صدي میں اگلے زمانوں کي یادگار چیزیں ایسي گراں قیمت تھیں کہ مول اُنکا معین نہوسکتا تھا اور اب وہي اپني بیکاري کے باعث سے کسي مول کے قابل نرہیں مقصود یہہ ہی کہ بحث آیندہ میں اشیاء مرقومہ بالا سے کچھہ بحث نہوگي بلکہ لحاظ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول ازدیاد کے قابل یا کسي قاعدہ مقررہ کے مطابق ہو یا اسقدر قاعدہ سے مناسبت رکھے جو حساب میں آسکتا ہو *

جو جنسیں محنت و اجتناب اور قدرت کي ایسي مدد سے پیدا ہودي ہیں جو ہر مردبشر کو نصیب ہوسکتي ہي اُنکي مقدار حصول کا مانع اجتناب اور محنت کرنے والونکا نہونا ہی کیونکہ اُنکے پیدا ہونے میں اجتناب و محنت ضروري ہیں یعني اُن جنسوں کي مقدار حصول اُس لاگت کے سبب سے محدود ہوتي ہی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتي ہے *

استحصال کي لاگت یعني کسي چیز کے پیدا کرنے کي لاگت کا بیان

وہ لوگ جو [illegible] کے علماے انتظام مدن کي تصنیفات سے واقفیت

رکھتے ھیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ہونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ھی مگر تعریف اُسکي کبھي صحت سے نہیں ہوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتي ھی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجساب یا ایسي هي کسي دوسري اصطلاح کے ہوسکتی *

رکارڈو صاحب جنہوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے هیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار هی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ہوتا ھے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے ھیں اور مالتھس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے هیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ھی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت هیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے هیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ھی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ہمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ھیں اور اسیلیئے ظاہر ہوتا ھی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق هیں اور اُنکي اور مالتھس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ھی کہ مالتھس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ہوچکي بلکہ وہ محنت مراد ھی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي ھی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتھس صاحب کا قول اسلیئے درست ھے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اُٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ہوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ھے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ہوتي هیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رھجاوے یاڈیوز ھي ھوجاوے نو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل ھوگا کہ تمام موجود جراتوں کي مالیت میں باوجود اسبات کے کہ جو محنت اُبپر صرف ھوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کمي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے ھیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي ہے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر ھوتي ھی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي ھی کہ استحصال کے حالات متبدل نہیں ھوتے *

کرنل ٹارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے ھیں کہ وہ وہ سرمایہ ھی جو استحصال میں صرف ھونا ھی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹھہراتے اور اُنکي رایوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت ھوتي ھی اسلیئے ھمکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور ھوا*

چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹھہراتے ھیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے ھیں مگر یہہ ترتیب غلط ھی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں ھوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز ھے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا ھوتي ھے مثلا ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا ھے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا ھی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا ھوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا ھی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا ھی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سو کوارٹر تھي اور اُسکے مقابلہ میں بیس کوارٹر فاضل ھاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بعد منہائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا ھی وہ بھي ایک جزو اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سو کوارٹر کے ھوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر ھووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت ھوتا ھے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے ھوتا ھی في سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غله جو استحصال میں صرف هوا تین هزار روپئے هونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غله کے جو خرچ مذکور کے معاوضه میں حاصل هوئی مول اُنکا تین هزار چهه سو روپئے هونگے غرضکه جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یهه بات قرار دیني که استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یهه کهنا هی که سو کوارٹر غله یا تین هزار روپئے جو کاشت میں صرف هوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین هزار چهه سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا هوئے *

کارخانه داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحده شی هی چنانچه کار خانهوالا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضه میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یهه امر ضروري هے که آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشگي لگانے سے وہ مال حاصل هوا مول اُس مال کا زیادہ هو ورنه کارخانه دالوںکو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یهاں تک که اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نهوگي تو کارخانه داري یکقلم موقوف هو جاویگي غرض که مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد هوتي هی وهي مقدار زائد کارخانه والے کا منافع هوتا هی اور یهه بات نهیں کهه سکتے که کار خانه دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے که اگر ایسا کها جاوے تو یهه لغو بات سچي هوئي جاتي هی که جو کچهه خرچ سے بچتا هی وہ بهي خرج کا جزو هوتا هی چنانچه اگر فرض کیا جاوے که آلات اور خوراک و مصالح میں تین هزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین هزار چهه سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق اِن دونوں رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتهه آیا خلاصه یهه که بدون اِس لغوبات کے تسلیم کرنے کے که تین هزار روپیه تین هزار چهه سو روپیه کي برابر هیں یهه بات درست نهیں هوسکتي که سالانه منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل هوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے که وہ استحصال کے لاگت کا جزو تهرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانهدار اپني منافعوں کو اجراے کام میں صرف نہیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچھه وه پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزو اُسکا نہیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزو اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نہیں کیا جاتا که اختتام کام تک وه خود موجود نہیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه مسہا هوکر جو کچھه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحده ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوه مذکوره بالا یهه توقع پڑتي هی که تحریر مرقوم الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یهه مقوله هی که مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وه کہلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وه هی جو قدرت کے بڑے ذخیره میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وه متعدد چیزیں شامل هیں جو کسی شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یهه امر ممکن نہیں که اس اصلي قیمت میں وه زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کہتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

* کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جہانتک وه اُن باتوں سے تعلق رکھتي هیں جن کي وه چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نہیں بلکه وه ایک نتیجه هی که بدوں اُسکي اُمید کے استحصال کا کام جاري نہیں ره سکتا کیونکه بجز اُس اُمید کے کوئي کارخانهدار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نہیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزهدار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیاده نہیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزبیت بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی * مالتهس صاحب سے بسبب نهوتے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقرير درست اور صحيح نهس هوسکي معلوم هوتا هی که اُن صاحب کے دل میں يهه بات هوگي که محنت کے علاوه کچهه اور بهي استحصال کے واسطے ضروري هی چنانچه اُنهوں نے خيال کيا هوگا که اکيلي محنت سے ايک کفدست ميدان قيمتي لکڑي کا جنگل نهيں هوسکتا يعني جو آدمي که درخت لگاتا هی اگرچه وه پودونکے لگانے اور حفاظت کرنے ميں محنت صرف کرتا هی مگر علاوه اُسکے حاصلات بعيد کي توقع پر تکليف و تردد بهي سهتا هی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے هوتے هيں وه لوگ اُن چهوتے درختوں کو فروخت هونے کے قابل هونے تک پهونچنے ديتے هيں چنانچه وه بهي اپنے فائده چهوڑ چهاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے چهوڑ جاتے هيں پس معلوم هوتا هی که مالتهس صاحب نے يهه امر سمجها که لکڑي کے استحصال کي لاگت ميں يهه تمام جانکاهياں بهي داخل هيں اور جب اُنکے اظهار و تعبير کے واسطے کوئي لفظ نه پايا تو اُنکے لئے وه نام مقرر کيا جو اُنکے نتيجے کا نام هی يعني لفظ منافع کا قرار ديا اور جب که اُنهوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ايک جز قرار ديا تو معلوم هوتا هی که لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتهے بلکه مراد اُنکي وه کام کاج تهے جنکے معاوضه ميں منافع ملتا هی اور اسيطرح کي غلطي وه لوگ بهي کرتے هيں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا جز قرار ديتے هيں اور حال يهه هی که مراد اُنکي اجرت نهيں بلکه خود محنت مراد هی جسکے معاوضه ميں اجرت هاتهه آتي هی *

باقي کرنل‌ٹارنز صاحب کي غلطي کا يهه منشا هی که اُنهوں نے ايک امر لازمي کو ترک کيا اسليئے که اگرچه اُنهوں نے منافع کو استحصال کي لاگت کا جز قرار نديا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب يا کوئي اور لفظ اُسکے مثل استعمال نکيا اور باوصف اسکے که وه صاحب يهه تسليم کرتے هيں که جهاں کهيں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے هيں تو وهاں اگر ايک پيداوار دوسري پيداوار سے زياده جلد بازار ميں پهونچے تو اُن پيداواروں کي ماليت ميں کمي بيشي کا فرق هو جاتا هی مگر وه اُس اصل کو بيان نهيں کرتے جسپر وه فرق و تفاوت منحصر هے اور وه اصل يهه هے که اگرچه کمي بيشي کي صورتوں ميں محنت برابر هوتي هی مگر ايک صورت ميں اجتناب تهوڑا عمل ميں آتا هی اور دوسري صورت ميں بهت سا برتا جاتا هی *

استحصال كي لاگت كي تعريف

واضح هو كه استحصال كي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعه مراد هی جسكي ضرورت استحصال كے واسطے هوتي هی اور يهه استحصال كي لاگت جسكي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ایک وہ لاگت جو پیدا كرنے والے یا بیچنے والے كي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وہ كه خرچ كرنیوالے یا خریدار كي جانب سے لگتي هی پهلي قسم میں اجتناب اور محنت هی جسكو ایسا شخص جو كسي قسم کا مال یا كسیطرح كي خدمت فروخت كرتا هي اِس غرض سے گوارا كرتا هی كه اِستحصال كو جاري ركهے اور دوسري قسم میں وہ اجتناب و محنت هي جسكو ایسے لوگ جو كسي مال یا خدمت كو مول لیتي هیں اُٹهاتے هیں اگر وہ سب یا اُن میں سے بعضے بجاے خریدنے كے خود پیدا كرتے پهلي قسم كي لاگت نهایت تهوڑي قیمت كي اور دوسري قسم كي لاگت نهایت بڑي قیمت كي دلیل هوتي هي كوئي شخص اُس چیز کا پیدا كرنا فروخت كي غرض سے جاري نركهیگا جسكي قیمت لاگت سے كم ملیگي اور برخلاف اُسكے خریدار لوگ اُس چیز كو خرید نكرینگے جسكو تهوڑے خرچ كرنے پر سب كے سب آپ یا اُنمیں سے بعضے سب كے لیئے پیدا كر سكتے هوں اُن جنسوں كي بلكه اُنكے اُن جزوں اور وصفوں كي مالیت كي نسبت جنكے استحصال پر سب لوگ همت كر سكتے هیں اور اُنكو مساوي فائدہ كے ساتهه پیدا كر سكتے هیں پیدا كرنیوالے اور خرچ كرنیوالے كي لاگت برابر هوتي هی اِسلیئے اُن كي قیمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعه هی جو اُنكی استحصال كے لیئے ضروري هی اگر اُنكي قیمت گهٹ جاتي هی تو اُجرت یا منافع اُن لوگوں کا جو اُنكے پیدا كرنے میں مصروف هوتے هیں اُس محنت و اجتنات كے زر اوسط معاوضه سے گهٹ جاتا هی جسكا اِستعمال اِجراے اِستحصال كے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي لیئے انجام كار ایسا هوتا هی كه اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک یک لخت موقوف هو جاتا هے یا گهٹ جاتا هے كه مقدار حصول كے كم هونے سے اُنكي مالیت پهر ترقي پكڑتي هے اگر استحصال كے لاگت سے قیمت اُنكي زیادہ هوجاتي هے تو پیدا كرنیوالے اپنے محنتوں اور تكلیفوں كے اوسط معاوضه سے زیادہ معاوضه پیدا كرتے هیں اس خبر كے پهیلنے هي اُس كام كرنیكي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا ہی سرمایہ و محنت کی مار مار ہوتی ہی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداری کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے ہو جاتے ہیں اور جب تک کہ زیادتی مقدار حصول سے استحصال کی لاگت قیمت کے مساوی نہیں ہوجاتی تب تک وہ جوش خروش کم نہیں ہوتا *

کئی برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال ہوا کہ نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پانی اُنکو ہاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پانی کی جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتنی تھی کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکی قیمت بھی بڑھی اور انجام کار وہ قیمت استحصال کی لاگت سے اتنی بڑہ گئی کہ پانی کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانی کے پیدا کرنے والے ہو جانے کی ترغیب ہوئی چنانچہ نئے نئے اور گروہ آب رسانی کے واسطے قایم ہوئے اور جوں جوں پانی کی مقدار حصول زیادہ ہوتی گئی اُسیقدر قیمت بھی گھٹتی گئی یہانتک کہ نیوریور کمپنی کے حصوں کی مالیت پہلے کی نسبت قریب ایک چہارم کے رہگئی یعنی ایک لاکھہ پچاس ہزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس ہزار روپئے تک باقی رہگئے اور یقین یہہ ہی کہ اگر لندن کی ترقی ایسی ہی ہوتی رہیگی تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانی کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکی لاگت سے قیمت زیادہ ہو جاویگی پھر نئے نئے گروہ پیدا ہونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتی ہی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پانی کی مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پانی کی قیمت پھر پھراکر پہلی حالت پر آجاویگی *

اگرچہ ہر قسم کے کام اختیار کرنے کی آزادی ہر ایک کو حاصل ہونے میں استحصال کی لاگت سے قیمت قایم ہوتی ہی مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا ہی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا ہی کہ کوئی مخل سبب موجود نرہے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگی منتقل ہوسکیں اور ہر پیدا کرنے والے کو ہر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبی علم ہووے تو انہیں صورتوں میں استحصال کی لاگت کا اثر پورا ہوسکتا ہی مگر یہہ امر واضح ہی کہ یہہ سارے تصور اسلیئے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروری ہی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں هیں یعني مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑي محنتوں اور وقتوں کے سبب تیار هوتے هیں اور علاوه خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم برتے جاتے هیں اور اس سے بهي بڑا رکن سرمایه کا علم اور لیاقت ظاهري اور باطني هوتي هی اور یهه تمام اوصاف صرف اُنهیں کاموں میں مستعمل هوتے هیں جنکے واسطے وه اصل میں حاصل کیئے جاتے هیں اور علاوه اُسکے کسي معین کام کا فائده بالکل اُس عقل و هوشیاري پر منحصر هے جسکي امداد و اعانت سے وه کام جاري رهتا هی کیونکه ایسے سرمایه والے بهت تهوڑے هونگے جو اپنے منافع کا اندازه سواے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بهي کمتر هونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینه کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعه سے کارخانے پهلے قایم هوتے هیں اُنکے گذر جانے کے بعد بهي وه جاري ره سکتے هیں مگر اور کارخانوں کي نسبت جوں جوں اُنکا بیفائده هونا واضح هوتا جاتا هی وه کارخانے بتدریج نیست و نابود هو جاتے هیں محنت اور سرمایه جو اُن کارخانوں میں لگا هوا هی وه ایسا ضایع جاتا هے که کوئي عوض اُسکا حاصل نهیں هوسکتا اسي وجهه سے جن کارخانوں میں سرمایه اور محنت کي گنجایش فائده سے هوسکتي هی اُن میں سرمایه اور محنت خاطر خواه اُنکے نهیں پهونچتي اور اس عرصه میں ایک کارخانه کي پیداوار استحصال کي لاگت کي نسبت تهوڑے مولوں اور دوسرے کارخانه کي پیداوار مهنگے مولوں بکتي هی غرضکه یهه بات واضح رهے که علم انتظام کا علاقه خاص خاص صورتوں سے نهیں بلکه عام سے هی اور جبکه یهه بیان کیا جاتا هی که استحصال کي لاگت ایسي صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث هوتي هی که سب کو کسي کارخانه کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل هو تو یهه مقصود اُس سے هوتا هی که استحصال کي لاگت کے ساتهه قیمت مستقل نهیں لگي رهتي بلکه وه ایک مرکز هی که اُسکي طرف قیمتوں کا جهکاؤ لگاؤ همیشه رهتا هی *

مراتب مذکوره بالا میں یهه بیان هوچکا که هرکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل هونے کي صورتوں میں یعني جبکه سب لوگ برابر فائدوں کے ساتهه پیدا کرنے والے هوسکتے هیں تو پیدا کرنے والے یعني بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعني خریدنےوالے کے استحصال کي لاگت مساوي المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحال میں پیدا هوتي هى فروخت اُسکي استحصال کي لاگت پر هوتي هى یعني اُس قیمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اجتناب کے مجموعہ کے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام کے وہ قیمت اُس سرمایہ اور اجرت کے برابر هوتي هے جسکا ادا هونا اس غرض سے ضرور هوتا هى کہ پیدا کرنے والا اپنے کاربار کو جاري رکھے تھوڑے دنوں سے یہہ راے عام هى کہ هرکام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے کي صورتوں میں بہت سي جنسیں پیدا هوتي هیں چنانچہ رکاردو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے تیسرے صفحہ میں لکھا هى کہ جن اسبابوں کي خواهش لوگوں کو رهتي هى منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پیدا هوتے هیں اور اگر اُنکے پیدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے کي جاوے تو وہ اسباب ایسے زیادہ پیدا هوتے هیں کہ بیحد و حساب هو جاتے هیں اور جب کبھي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن کي قیمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باهمي قیمت قایم هوتي هى کیا جاتا هى تو وہ اسباب مراد هوتے هیں جنکي مقدار انسانوں کي محنت سے بڑہ سکتي هى اور اُنکے استحصال میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونا هى انتہی *

اب یہہ بات ظاهر هى کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذریعہ کي شرکت نہیں رهتي وهي استحصال ایسا هى جو هر کام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے کي حالت میں هوتا هى اور ایسي جنسیں بہت تھوڑي هیں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمین و موقع یا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لیاقتوں کي خوبیوں یا اُن ترکیبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي هیں یا جنکي تقلید ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نہیں پہونچتي اور جب امداد ان ذریعوں کي حاصل هوتي هى جنکا نام همنے قدرتي ذریعے رکھا هى تو بمقابلہ اُس نتیجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اجتناب و محنت سے هاتھہ آتا هى نہایت عمدہ نتیجہ حاصل هوتا هى اور وہ جنس جو اسطرح پیدا هوتي هے وہ انحصار تجارت کا مفہوم هوتي هى اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذریعہ مملوک هوتا هى وہ محاصر تجارت کہلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہے کہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی جسسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالات مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب ہوتي ہی اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لیئے کم نہیں ہوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرک رائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صنعت کے بارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت سندي کل کے طیار ہوتاتھا اورجو اجتناب و محنت کہ ارک رائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں کرتے تھی پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھے *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے ہاتھہ نہیں آني چنانچہ جو ململ کے تھان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلون کے بدون طیار کرتے هیں وہ تهان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پیداواروں سے زیادہ باریک اور پائیدار هوتي هیں غرضکه آرک رائیٹ صاحب جو قیمت حاصل کرسکتے تهے وہ اور پیدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تهي اگرچه یهه اور آلات زیادہ خرچ کے طلبگار تهے مگر اُنسے کاربراري مساوي درجه کي هوتي تهي اور ارک رائیٹ صاحب جو قیمت لیتے تهے وہ زیادہ تر محدود اِس وجهه سے تهي که صاحب ممدوح اپنے فائدہ کیطرف بهي نظر رکهتے تهے اُنهوں نے ایسي کل ایجاد کي تهي که تاب وتواں اُسکي بجاے تنزل کي روز بروز ترقي کرتي تهي کل کا کارخانه اسلئے بنایا که سو یا هزار پونڈ روئي کا سوت ایک سال میں طیار هووے ایک فعل عبث هی اسلیئے که جو خرچ ایک هزار پونڈ کے سوت بنانے میں پڑتا هی اُس سے کچهه تهوڑا زیادہ دس هزار پونڈ کے بنانے میں لگتا هی اور جو خرچ که دس هزار پونڈ کے بنانے میں پڑتا هے اُسکے دوگنے سے کچهه کم چالیس هزار پونڈ کي طیاري میں لگتا هی غرض جسقدر مقدار کچي مصالحه کي طیاري کے واسطے زیادہ هو اسیقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچه دس هزار پونڈ یارن اگر ایک لاکهه کو بکتا اور ارک رائیٹ صاحب کو پچاس هزار روپئے کا نفع هوتا تو اُسیطرح لاکهه پونڈ یارن کے بکنے پر پانچ لاکهه روپئے کا فائدہ هوسکتا اور دس لاکهه پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکهه روپئے کا فائدہ متصور هوتا مگر ظاهر هی که ایسا واقع هونا اسلیئے ممکن نهیں که جب محدودیت مقدار حصول پر مالیت منحصر هی تو وہ صاحب زیادہ مقدار مال کي بغیر اسکے کے فروخت نهین کرسکتے که قیمت میں تخفیف کرکے خریداروں کے دلمیں غبطه پیدا کریں اور اگر تخفیف قیمت نکرتے تو بدون اِسکے که بهت سا مال اُنکا باقي رہ جاتا فروخت اُسکي نکرسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے ارک رائیٹ صاحب کا صرف یهه طریق تها که همیشه قیمت کي اسقدر تخفیف هوتي رهنے پر راضي رهتے تهے که اُسکے ذریعه سے تعداد اُن لوگوں کي همیشه بڑهتي رهي جو خرید پر آمادہ اور خریداري کے قابل هووین

---

‡ جیسیکه هندوستان میں ڈهاکه کي ململ طیار هوتي هی اُس خوبي کي ململ کلوں سے طیار نهیں هوسکتي *

اور جیسا کہ همیشہ دستور هی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قسمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ هوتي تھي مگر خریداروں کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم هوتي تھي غرضکہ ارک رائبت صاحب کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکی معاوضہ لینی کي ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي نقیض هی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا هی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رهتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں هوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل هوتا هی چنانچہ کانستینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل هی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینی کي نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکي پڑ جاوے اور جب کہ کانستینشیا کھیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں هوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جہت سے شراب مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاھے کہ اُس شراب کے خرچ مین زیادتي هو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں هوتي اِسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ هونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي زیادہ نہین هو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں هوسکتي بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ هوسکتي هے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي رغبت اور قابل خریداري هونے سے معین و قائم هو سکتي هی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواهش پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے هو سکتے هیں جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ هونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین ھی یعني قسم دوہم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل ھی کہ محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا ھي نہیں ھوتا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بھي بیحد بڑھا سکتا ھی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت ھی چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي ھوتي ھی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چھاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑھا سکتا ھی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں ھو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چھپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق ھوتا ھی وہ صرف یہہ ھي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم ھوتي ھی اور بخوبي محدود ھونا قیمت کا چھپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکھتا ھی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال ھوتا ھی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چھپنے کي تعداد زیادہ ھوتي ھی اُسیقدر چھپوائي کے خرچ میں تخفیف ھوتي ھی چھپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر ھی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ ھونے سے کمي ھوتي جاتي ھی کچھہ تھوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے ھوں مگر اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دس ہزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیرہ اشرفي کے فروخت ھوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل ھوا *

چوتھي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي ھی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور ھی

کہ جب اِستحصال کے لئیے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور ہوتي ہی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف ہوں اور جسقدر کہ محنت و اجساب میں ترقي کیجاتي ہی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم ہوتي ہی اُن ہي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا ہوتا ہی جو ہر ملک والوں کي خوراک معمولي ہوتي ہی جیسبکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور ہندستان ‡ میں چاول ہیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت ہی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم ہیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں ہوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد ہیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي ہے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں ہونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تھوڑي بہت مناسب متصور ہوئي *

زمین واضح ہو کہ ہر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زر خیزي اور موقع کي خوبي رکھتي ہی اور ہر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم ہوتے ہیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي ہیں جبکہ ہم دریافت کرچکے ہیں کہ ہر خطہ زمین سے گو وہ کیسي ہي زر خیز ہو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رہنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے ہمیشہ کم حاصل ہوتا ہي تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل ہیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد ہوتا ہی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب ہو سکتے ہیں تو کم درجہ کي قسم

---

‡ اِسمقام پر ہندوستان سے بنگالہ مراد ہی اگرچہ ہندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا ہوتے ہیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول ہی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے
ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود
سمجھني چاھیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے ہاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر
کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق ہی یعني کس
حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت
زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ
ہو سکتا ہی لوگوں کي دولت و حاجت سے ہمیشہ متعلق ہی یعني تنقیح
اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت
و رغبت لوگوں میں پائي جاتي ہی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ
اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري
ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي
اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي
نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسبکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے
کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین
ایسا قدرتي ذریعہ ہی کہ سب کو ہاتھہ آسکتا ہی اور اُسکي پیداوار کا
مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت
کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا
میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي
مساوي المقدار ہوتي ہی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور
کم آباد کا ہی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے
کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع ٹائیراکالینٹ کے بڑے حصہ کے رہنیوالی
اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق
تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے
ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہنے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا ہی
کہ اُن ضلعوں میں ایک ہفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا
طیار ہو جاتا ہی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت
غیر محدود رہیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو
کیسي ہي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار
نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاویںگے *

جب کسي ملک کے رهنبوالے ملک اپنا چھوڑ چھاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پہلا کام اُنکا یہہ هوتا هی که ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگہہ جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو یہہ بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمین بونا چاهے اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه میں لاوے که اُسکو کھیت کے آنے جانے میں نهایت تھوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے که هر خرچ کرنیوالا بھي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتهه پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پہلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجہہ سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زیادہ هو یہہ بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتهه زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بھي بڑھیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیادہ هو جاویگي مگر جب که شهر سے ایک فاصله مقررہ کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضه میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں سے هو سکتي هی پہلا طریق یہہ که شهر سے زیادہ فاصله کي زر خیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یہہ که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یہہ که جو زمینیں بالفعل قبضه میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیادہ عمل میں آوے غرضکه منجمله اِن طریقوں کے کوئي طریقه عمل میں آوے اور غالب یہہ هي که تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یہہ نتیجه حاصل هوگا که زیادہ پیداوار زیادہ خرچ سے حاصل هوگي یعني پہلے طریقه میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ھی کہ ناقص زمیں کي کاشت کرنے یا عمدہ زمیں کی ترقي دینے میں اجتناب و محنت کي مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي ہوتے ھي فوراً قیمت میں کمي آویگي مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگي جس نسبت سے پہلے بڑھي تھي اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کي صورت میں ہوتي ھی اسلیئے کہ ھر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ھی کہ دور کي زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکي کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کي وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کي لاگت پر فروخت ہوتي ھی مگر ایک ھي قسم کي جنسیں ایک ھي بازار میں کئي کئي بہاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ھی تو وہ تحقیق اس امر کي نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کي مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسي وجہہ سے بازار کی آس پاس والي زرخیز زمینوں کي پیداوار بھي اُسي قیمت سے بکتي ھی جس قیمت سے دور کي یا ناقص زمین کي پیداوار بکتي ھی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت کے مساوي ہوتا ھی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت سے جو نہایت تہوڑے خرچ سے پیدا ہوئي وہ مول زیادہ ہوتا ھی اور اچھي زر خیز زمین کا مالک اُس قیمت سے تہوڑي کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسي کل وغیرہ کي سند یافتہ موجد کي طرح مالک مذکور اپني پیداوار کي مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوي فائدہ کے ساتھہ ھمیشہ پیدا بھي نہیں کرسکتا باقي خریدار بھي کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کي لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن سکتا *

سچ یوں ھی کہ خوشحالیاں امن و آباد بستي کو نصیب ہوتي جاتي ھیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتي ھیں اور وہانکي سلطنت مضبوطي پکڑتي ھی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ھی بننے والوں کي ترقي دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کي قیمت بھي

بڑھتي جاتي هی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قیمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں هوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزو پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو کہ وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پہیلتے چلے گئے اور باستثناے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پروس واقع تهیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے چین و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغیچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی کہ همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بهي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ دوصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یهي حال هوتا هی مگر بہم پہلے ایسے قوي هیں کہ اگر قانوں اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُنھی دشواریکي زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے هیں جنکي ہمیں درپیش هی ایک پر نور آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُسي مدت کي میعاد غیرباور اور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب و جوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب کہ مقبوضہ زمین کي مقدار بڑهتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کهانے پینے سے علاقہ رکهتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي هوتي هی جیسا که اُس نو آباد بستي کے رهنیوالے جو دارالحکومت هو جاتي هی تهوڑے تهوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے هیں یہاں تک که تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پهیل جاتي هی علاوہ اُسکے جب هر ملک کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي هوتي هی توفن زراعت میں بهي ترقي هوتي هی اور آمد رفت کي سبیل بهي ترقي پکڑتي هی چنانچه استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو بڑي مدد پهونچتي هی اگرچه اُس درجه کي سحر کار قوت بخشنیوالي مدد نهیں پهونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پهونچتي هے اور آمدورفت کي سبیل کي ترقي اور بهي بڑہ کر هوتي هی جو مقدار محنت کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار هوتي هی که پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجهي جاتي هی مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے هیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجه کم هوگئي چنانچه اگلے زمانه کے انگریزوں کے لادو گهوڑوں اور بري راهوں کي جگهه جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹهاتے تهے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نهریں کشتیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاڑي قایم هونا ایسي ترقیاں هیں که اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور میں نهیں هوئیں پهلے زمانه میں یهه حال تها که اگر کوئي پهاڑ یا دلدل کهیں حائل هوتي تهي تو اُسکے ایک جانب کے غله کي قیمت دوسري طرف کي قیمت سے دوگني هو جاتي تهي اور لندن کے لوگ اضلاع ملحقه کي پیداوار کے اِتنے محتاج تهے که جب منصلات کي سڑکیں طیار هوئیں تو اضلاع ملحقه کے زمینداروں نے یهه درخواست گذراني که سڑکیں طیار نهونے پاویں اِسلیئے که سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل آتا تها جو لندن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تهے مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نهوئي که اور زمینداروں کا نقصان هوتا تها [illegible]

---

† یہہ وہ فتح هی جو سنه ۱۰۶۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈي نے هارلڈ بادشاہ اِنگلستان پر پائي تهي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑھتي هے تو روز افزوں زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتھوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہوں حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑھاوے اور یہہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظہور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں تک یہي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

فنون میں نہیں ھوتا کہ جنکو مفید کاموں کي غرض سے حساب میں لایا
معمولي ھوتا ھی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے
جو لوگ اپني پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ھیں وہ
زراعت، کے فن میں ترقي کرتے ھیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھي ترقي
ھوتي ھی اور یہہ سارے اسباب ایسے ھیں کہ اُنکے ھونے سے ھر قوم کے
لوگ اپنے شروع ترقي میں اس قابل ھو جاتے ھیں کہ ایک عرصہ دراز
تک زیادہ پیداوار خام کي مقدار معمولي محنت یا اُس سے کم محنت
کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ھیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھي
کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسي لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ھیں جو معمول
سے زیادہ ھوتي ھی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ور قوم کا بھي اُسي مناسبت
سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواري پیداوار خام کے پیدا کرنے
میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتي ھی وہ فریق ثاني کو صناعي کي
چیزوں کے طیار کرنے میں آساني ھونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتي
چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ
انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساتھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں
نے پیدا کیا ھوسکے اور آبادي کي تعداد میں ایک ثلث زاید ھونے سے
نوسو ساتھہ من کي جگہہ بارہ سو اسي من کي امدني ضروري چاھیئے
اور اس بارہ سو اسي من کو حساب سابق کي روسے اڑتالیس پولنڈ والے
پیدا نہیں کرسکتے بلکہ ساٹھہ آدمي پیدا کرسکتے ھیں تو اس حساب
کي روسے کہ انگریزوں کي لیاقت صناعي بھي آدمیوں کي تعداد کے ساتھہ
بڑھتي جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ھونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ
طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کي روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ
ان حالات میں پہلے کي نسبت فائدہ سے مبادلہ ھوگا یعنے پہلے کي
نسبت مقدار محنت کي کمي سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ
والے بہت سي ململ خریدینگے *

[illegible] ضرور چاھیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کي
کمي بیشي [illegible] نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواري کي کمي بیشي سے
علاقہ رکھتا ھی جو پیداوار خام کي دستیابي میں پیش آتي ھی اور
قیمت اور دشواري اپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دیکھو ایک دھیر اُن

سببوں پر ھی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں ھوتي ھی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر ھی جنکي تاثیر روپیہ کي تام مالیت میں پائي جاتي ھی ایک ھي جگہہ ایک وقت میں جسموں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر ھوتي ھیں چنانچہ جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوتھاني پڑتي ھی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے ھاتھہ آنے میں پیش آتي ھی مگر شرط اُسکي یہہ ھي کہ وقت اور مکان بھي ایک ھي ھوں چھہ من سولہ سیر غلہ کا مول بالفعل انکلستان میں پچیس روپئے ھیں اور آتھویں ھنري بادشاہ کے عہد میں اتنے غلہ کي قیمت دس روپیہ تخمیناً تھي غالب یہہ ھی کہ اُن دنوں زمانہ حال کي نسبت چھہ من سولھہ سیر غلہ کي دستیابي دشوار تھي اور ضرور حال ایسا ھي تھا کہ پہلے زمانہ میں دس روپیہ کا ھاتھہ آنا اس زمانہ میں پچیس روپیوں کے ھاتھہ آنے سے زیادہ دشوار تھا اور اسیطرح یہہ بھي ظاھر ھی کہ آج انکلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ پانچ چھتانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چھتانک چاندي کو فروخت ھوتا ھی لیکن اگر اِنکلستان میں پانچ چھتانک چاندي کا ھاتھہ آنا پولنڈ میں تین چھتانک کے بہم پہونچنے سے سھل ھی تو پولنڈ کي نسبت انکلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ کا حاصل ھونا نہایت آسان ھی از روے تجربہ ظاھر ھوا کہ دولت اور آبادي میں ھمیشہ ساتھہ ساتھہ ترقي ھوتي ھی مگر یکساں نہیں ھوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیادہ ھوتي ھی اور زیادہ ھونے والي آبادي کے سرمایہ اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب ھوتا ھے جنمیں ھرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے ھاتھہ آتي ھی اور جیسیکہ اُنکي محنت زیادہ بارآور ھو جاتي ھی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیادہ ھوتي جاتي ھي یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل ھوتے ھیں یا یہہ کہا جائے کہ زیادہ قیمت حاصل ھوتي ھی پس اگرچہ اُنکو اپنے ملک یا بیگانہ ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیادہ قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اُس مقدار مفروض کے حاصل ھونے میں دشواري زیادہ ھوگئي ھی بلکہ یہہ امر ممکن ھے کہ اُس دشواري میں

أ گئي هو اور جس قوم کا يهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی جسکي امدني ترقي قيمت غله کے ساتهه ترقي پاتي جاتي هی اگر غله کي قيمت کي زيادتي سے شخص مذکور کي آمدني زايد هوتي جاوے تو هر سال اُسکو ايک مقدار معين غله کي خريدنے مين زيادہ آساني هوگي اگرچه مختلف زيادہ قيمتيں اُسکو ديني پڙينگي *

قيمت پر استحصال کي لاگت کي تاثير کا بيان

يهه پهلے هو چکا که استحصال کي پانچ صورتيں هيں *

پهلے يهه که جب انحصار تجارت نهو يعني سب لوگ بلاختيار مساوي پيدا کرنے کے قابل هوتے هيں *

دوسرے يهه که جب محاصر تجارت کو پيدا کرنيکا کل اختيار حاصل نهيں هوتا بلکه پيدا کرنيکے چند طريقوں پر اختيار اسکو حاصل هوتا هی اور اُن طريقوں کو فائدہ مساوي يا زايد سے بيحد و غايت برتاؤ مين رکهتا هی *

تيسرے وہ صورت که محاصر تجارت کل پيدا کرنيوالا هوتا هی اور پيداوار کو بڑها نهيں سکتا *

چوتهے وہ صورت که محاصر تجارت هي پيدا کرنيوالا هوتا هی اور اپني پيداوار کو فائدہ مساوي يا زايد کے ساتهه بيحد و غايت بڑها سکتا هی *

پانچويں وہ صورت که محاصر تجارت هي صرف پيدا کرنيوالا نهو مگر اسکو چند خاص آسانياں حاصل هوتي هيں اور جسقدر وہ اپني مقدار پيداوار کو بڑهاتا جاتا هی وہ آسانياں جاتي رهتي هيں *

جو جنسيں پهلي صورت مين داخل هيں قيمت اُنکي ايسے قاعدوں کي تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقيق کمال صحت سے هو سکتي هی يعني [illegible] جس پر صرف محنت خرچ هوتي تو قيمت اُسکي اُس محنت کي اجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس مين محنت کي [illegible] هوتي هی يعني جهان استعمال محنت اور [illegible] مين ايک عرصه گذر جاتا هی تو قيمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی جو محنتي کو اِس وجهه سے ملنا چاهيئے که اُسنے اپنے اُجرت لينے مين

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاھیئے جسنے اُس محنتی کی اُجرت پیشگی ادا کر دی ھو *

ایسی جنسیں بہت تھوڑی ھوتی ھیں جنکی کل قیمت محنت کی اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض ھووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچھہ پیدا نہیں ھو سکتا بلکہ ضرور ھی کہ محنت یا قدرتی ذریعہ سے کوئی چیز بہم پہونچی جس پر اجتناب کیا جاوے ھاں یہہ امر ممکن ھی کہ کسی قدرتی ذریعہ سے جوھر شخص کو دستیاب ھو سکتا ھو ایسی شی حاصل ھو سکے کہ پہلے پہل اُسکی کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتی ھو سکے لیکن مثال اس قسم کی کوئی خیال میں نہیں آتی اگر ایسی شی کا وجود ھو سکے تو کچھہ تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروری ھی *

صرف محنت سے بہت تھوڑی چیزیں پیدا ھو سکتی ھیں اور مثال اُنکی یہہ ھی کہ ضلع دیوان شائر کے کنارہ پر ایک نباتی شی پیدا ھوتی ھی اور انگریزی زبانمیں اُسکو لیور کہتے ھیں اور وہ شی کھانے میں آتی ھی اور سمندر کے آس پاس کی چھوٹی پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رھتا ھی اور وہ کسیکی ملکیت خاص نہیں ھوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتی ھی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکی غیر محدود ھوتی ھی اور اُسکے جمع کرنے میں کسی اوزار کی ضرورت نہیں ھوتی اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب ھو جاتی ھی اُسکے جمع ھونے اور دھلنے کے بعد ترت پھرت فروخت اُسکی عمل میں آتی ھی اور نظر بوجوہ مذکورہ بالا مول اُسکی مقدار مفروض کا اُن لوگوں کی اُجرت ھوتی ھی جو اُسکو سمیت سمات اور دھودھوا کر بازار میں لاتے ھیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے کسی قدرتی ذریعوں کی استعانت سے پیدا ھوتی ھیں جو [illegible] ھیں اُسے تو کچھہ زیادہ ھیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتی ھوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑی ھیں لیکن ایسی جنسیں فروخت کے قابل کم ھاتھہ آوینگی جنسیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں ھزاروں ایسے جنکے حصے پیدا کرنیوالوں کی شرکت نہو جنمیں سے ھر ایک کو کسی نہ کسی مقبوضہ قدرتی ذریعہ سے مدد نملی ھو

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي ھیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب ھو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دھات کھان سے نکلتي ھی اُسوقت تک جب وہ دھات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي ھی دریافت کیئے جاویں تو ھمکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت ھوتي ھی کہ ھر درجہ میں اِس دھات پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور لگان کا ادا ھونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي ھی جو عموماً ھاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دھات گھڑي میں موجود ھیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا ھوا بعد اُسکے اُن زمینوںکا لگان اِدا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھاٹ کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دھاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع ھی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا ھی جہاں دوکان اُسکي ھوتي ھی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے ھیں کہ وہ اُسیطور حاصل ھوتے ھیں جسطور سے گھڑي کے سامان ھاتھہ آتے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا ھردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا ھی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف ھے یہانتک کہ اگر ھم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاھیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رھتا ھی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل ھي جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا ھي بیفائدہ ھے [illegible] کے [illegible] کا [illegible] کرنا [illegible] ھی [illegible] جب [illegible] جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا ھی تو ھم اُس [illegible] نہیں [illegible] جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتہ

† [illegible] صاحب اور [illegible] استراداا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں [illegible] کیا ھی جسکي قیمت صرف محنت سے ھوتي ھی

هے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کي شامل هوتي هیں *

اب هم اُن سببوں کو دریافت کرتے هیں جنسے اُن مصالحوں کي مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتي هی فرض کیا جاوے که گھڑي ساز کا مصالح پانچ هزار روپیه کا هی اور کارخانه کے واسطے زمین اُسنے پانچهزار روپیه کو خریدي اور مکانوں کي تعمیر میں نو هزار روپئے صرف کیئے اور ایک هزار روپیه کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کي شکست و ریخت کي مرمت میں هزار روپیه سالانه خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے که هر شخص کي اوسط تنخواه سالانه هزار روپئے هوئے اور شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصه گذرا اور یهه بھي فرض کیا جاوے که وہ دس کاریگر پانچ هزار روپیه کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گھڑیاں بناسکتے هیں اور اُس گھڑي ساز کارخانه دار کو دس روپیه فیصدي سالانه منافع پڑتا هے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یهه امر ضرور هی که وہ گھڑیاں سترہ هزار پانسو پچاس روپیه کو فروخت هوویں چنانچه حساب اُسکا مندرجه ذیل هی

مالیت مصالح .... پانچهزار روپیه

اجرت سالانه کاریگروں کي .... دس هزار روپیه

خرچ مرمت سالانه .... ایکهزار روپیه

میزان

سوله هزار

ان رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چهه مهینے کے بحساب فیصدي دس روپیه سالانه } ایکهزار پانسو پچاس روپیه

میزان کل

سترہ هزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالا سے واضح هے که [illegible] فرض کیا گیا که شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصه گذرے گا مگر خیال ایسا کیا جاتا هے که گھڑي کے استحصال کي لاگت چهه مهینے کے واسطے پیشگي لگائي گئي اسلیئے که منجمله زر پیشگي کے کچهه روپیه چهه مهینے کے واسطے اور کچهه روپیه چهه مهینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا هوگا اسلیئے که یهه امر فرض کیا جاوے که کاریگر برس دن تک گھڑي کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو یہہ لازم آتا ھی کہ اُسنے گھڑي کے بکنے سے برس روز بیشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخیر دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر بریں فروخت سے پہلے پیشگي لگانے کل روپیہ کي اوسط میعاد چھہ مہینے ھوتے ھیں اسلیئے کہ بحساب اوسط کي رو سے جسقدر روپیہ تھوڑے دنوں کي بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنونکي بابت بھي لگایا گیا *

یہہ بات بھي ظاھر ھوگي کہ ھمنے فرض کیا ھی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام مالیت وصول ھوئي اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ھوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ھوتا ھی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقي رھتے ھیں اور اُن میں جو نقصان آتا ھی اُسکے لیئے ایک ھزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ھوگئے باقي زمین ضایع ھونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب میں نہیں آئي چنانچہ پہلے کچھہ اجرت خود کارخانہ دار گھڑي سازکي محنت کے لیئے لگاني چاھیئے جو وہ اپنے کام کي سربراھي میں کرتا ھے اور دوسرے کچھہ منافع اُسکي تعلیم کي بابت قرار پانا چاھیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمایہ ھیں اور بعد اُسکے باقي نرھینگے تو یہہ امر ضروري ھی کہ اُن صفتوں کي مالیت کے وصول ھوجانے کے واسطے کچھہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکي تعلیم میں دس ھزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ کے حساب سے وصول ھوسکتا ھی اور اُسکي اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ھی تو گھڑیوں کي قیمت مذکورہ پر ان جسلوں کي بابت اٹھارہ سو روپئے او زیادہ کرنے چاھیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اٹھارہ سو روپیہ چھہ مہینے کے واسطے پیشگي لگانے پر نوے روپیہ منافع کے اور بڑھانے سے گھڑیوں کي قیمت اُنیس ھزار چار سو چالیس روپیہ ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ اب جو رقم اس میں بڑھتي باقي رھي وہ محصول کا خرچ ھی یعني وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ھی جو

گھڑي کے سامانوں کي حفظ و حراست کے واسطے مقرر ھیں تا کہ اُنکو اپنے ملک اور بیگانہ ملک کي جبر و تعدي اور مکر و فریب کا صدمہ نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑي ساز نے جو قیمت آلات و مصالح اور مکانات کي بابت ادا کي منجملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول ھے جو ان چیزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجویز طلب ھے وہ ھے جو گھڑي ساز کو اُس سال میں ادا کرنا ضروري ھے جسمیں گھڑیوں کا طیار ھونا فرض کیا گیا *

محصول کا خرچ اس قابل نہیں کہ تخمینہ اُسکا کیا جاوے چنانچہ کچھہ باعث تو یہہ ھے کہ انتظام حکومت کا خرچ ایک طرح پر نہیں رھتا اور کچھہ سبب یہہ ھي کہ کوئي قاعدہ کلیہ ایسا نہیں کہ اُسکي روسے محصول کا پرتہ دینےوالوں میں ٹھیک ٹھاک ھوسکے انگلستان میں اُن لوگوں سے عموماً محصول لیا جاتا ھي جو خاص خاص جنسوں کو صرف میں لاتے ھیں یا پیدا کرتے ھیں مثلاً گاڑي رکھلے یا کھڑ کي لگاے اور بتھي اور شیشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان میں محصول لگتا ھي فرض کیا جاوے کہ جو دوکان اور آلات گھڑي ساز اپنے صرف میں رکھتا ھي اُنکي بابت پانسو تینتیس روپیئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو دینے پڑتي ھیں اور اس روپئے کے پیشگي لگنے پر نصف سال کا منافع چھبیس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب میں شمار کیئے جاویں تاکہ دونو رقموں کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے ھوویں اور یہہ روپئے بشمول انیس ھزار چار سو چالیس روپئے کے ھوکر بیس ھزار روپئے ھوویں تو کل یہہ روپیہ پانسو گھڑیوں کي طیاري کا ھوگا اور في گھڑي چالیس روپیہ کا پرتہ پڑیگا *

مثال مرقومہ بالا میں رقوم متفرقہ نے طرح سمجھہ تمام کي گئیں یعني حساب مذکور کا تفصیل وار قایم ھونا آغاز سے انجام تک اسلیئے مناسب سمجھا گیا کہ ایک مثال ان خصلتوں کي ظاھر ھوجاوے جنکي روسے ھر کارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قایم کرنا آسان ھووے اور نیز اس وجہ سے کہ کن کن صورتوں میں محنت و اجتناب اور قدرتي ذریعے یعني لگان اور منافع اجرت استحصال کي ترکیبوں میں ھمیشہ ظہور میں آتي ھیں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے ھیں
کہ وہ سب کو یکسان اختیار حاصل ہونے کي حالت میں پیدا ہوئیں
یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور متبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت
اور اجتناب کا نتیجہ ھیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے
مجموعہ کي برابر ھی جو اُن جنسوں کے استحصال میں صرف ہونا
چاھیئے تو ھماري غرض یہہ نہیں ہوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں
موجود ھیں بلکہ یہہ مطلب ہوتا ھی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں
کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ
کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے ہوتا
ھی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ سب کو یکسان اختیار حاصل ہونے
کي صورتمیں پیدا ہوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر
ہوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ ھیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں
میں داخل ھیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم
ہوتا ھی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت
سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں ہوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ
سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے
قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاھتي ھی اور تیسري اور چوتھي
صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں
مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جنسیں قدرتي طریقہ کي
وجہہ سے مقدار پیداوار بسبب محدود ہوتي ھی چوتھي صورت میں
کي جنس کي قیمت جنسین محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا
سکتا ھی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي ھے *

لیکن جو جنسیں پانچویں صورت میں داخل ھیں اور وہ سب کو
غیر مساوي اختیار حاصل ہونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ کسي
خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا ہوتي ھیں اور جنکو سب
پیدا کرسکتے ھیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاہتي ہی کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس جزو کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا ہی مثلا شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکھہ کوارٹر گیہوں کي ضرورت پڑتي ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ بعید کي آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي ہیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کي خریداري کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا یکقلم موقوف ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بحساب پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ في کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے پہر باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع ہی وہي لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ ایسے قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ہوتا ہی جو سب لوگوں کا اختیار نہیں ہوتا اور اسي وجہہ سے جو شخص ایسے قدرتي ذریعہ کا مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ہی وہي لگان لیتا ہی *

مقدار منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون ادائے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے [illegible] کہیت سے بازار تک لانے کا خرچ اسي [illegible] سے [illegible] کہ ہزار روپیے [illegible] کوارٹر کي بابت اور ہزار روپے [illegible] کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي
بابت اور هزار روپیه ساٹھه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر
کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس
اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي
شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان
حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هوئے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک
تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه
میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف
هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که
خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي
خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هونے
نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که انکو لوگوں
کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده
مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر
غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که
جب مقدار محصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے
قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر
حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار
آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے
کہ یهه بات ضروری هی کے جب خریداروں کي حاجت اور مقدار پیداوار

كي زيادہ مانگ هو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول
مىں پيداوار اخير كي وجهہ سے بڑهوتري هووے ايک عرصہ درميان مىں
گذريگا اور اخير پيداوار زايد کے حصول سے جسقدر قيمت قايم هوگي اُس
قدر سے زيادہ قيمت کا جاري رهنا بيچ کے دنوں ميں ضروري هى اور آخر
پيداوار زايد کے بازار ميں آنے سے قيمت ميں اتني تخفيف هوگي کہ
پچاس روپيہ في كوارٹر قايم هو جاوينگے كيونكہ اسي لاگت کے حساب سے
وہ اخير پيداوار پيدا هوگي مگر جب تک خريداروں كي حاجت اور
دولت يا كاشتكاري کے خرچ اور غلہ کے لانے ميں تخفيف نهوگي تب تک
اُس قيمت ميں كمي نہيں آسكتي *

يہہ مسئلہ اسقدر روشن هى کہ بيان اُسكا تكلف سے هونا ضروري نہيں
مگر وہ نہايت زمانہ حال كي تحقيقتوں ميں سے هى چنانچہ بہت لوگ
انگلستان کے بهي ابتک اُسكو تسليم نہيں كرتے اور باهر کے لوگ اُسكو
سمجهنے بهي نہيں اگر كسي مصنف سے يہہ توقع كيجاوے کہ وہ اُس سے
بخوبي واقفيت ركهتا هو تو اُسكے قابل صرف سی صاحب معلوم هوتے
هيں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام يورپ ميں معزز و ممتاز اور
ركارڈو صاحب كي كتاب کے شارح تهے جو كتاب ركارڈو صاحب نے اصول
دولت و محصول کے مقدمہ مىں تصنيف كي اور فرانسيسي زبان ميں
اُس کا ترجمہ هوا سی صاحب نے اُسكي شرح لكهي اور وہ هر جگهہ ركارڈو
صاحب كي دليلوں کے مقابلہ ميں يہہ حقيقت پيش كركے کہ تمام
اراضيات مزروعہ سے لگان حاصل هونا هى يہہ كہتے هيں کہ اس حقيقت
کو اسبات سے كچهہ علاقہ نہيں هى کہ اكثر غلہ بلا لگان بهي پيدا هوتا هے
ركارڈو صاحب اپني كتاب ميں اس حقيقت کا ابطال كرتے هيں سی صاحب
بحسب دستور اپنے اعتراض كو جماتے هيں اور وہ مقام وہ هى جهاں
ركارڈو صاحب اپني كتاب کے چوبيسويں باب ميں آدم اسمتهہ صاحب
كي رائے پر جو لگان کے مقدمہ ميں اُنہوں نے لگائي مباحثہ كرتے هيں
چنانچہ وہ عبارت نقل كيجاتي هى *

آدم اسمتهہ صاحب نے يہہ بات اختيار كي تهي کہ پيداوار اراضي کا
كوئي جزو ايسا هوتا هے کہ اُسكي مانگ هميشہ ايسي رهتي هے کہ جو خرچ
اُسکے مقابل پر حسب [illegible] بازار ميں لانے پر پڑتا هى مول اُسكا بخرچ

مذکور سے زیادہ حاصل ہوتا ہی اور وہ کھانیکی چیزوں کو ایساہي جزو پیداوار اراضي سمجھتے تھے *

چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا ہوتي ہی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي ہوتي ہی کہ محنت اُس سے قایم رہی اور جس سرمایہ سے کہ اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي ہی اُسکا منافع وصول ہونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ ہوتي ہی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھہ نکچھہ فاضل بچتا ہی *

مگر آدم استھہ صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچھہ نہیں کہتے کہ ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں ہوتي ہیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےہوتي ہی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي ہی کہ اُس سے چرواہے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا ہو کر زمیندار کو لگان بھي حاصل ہو جاتا ہے مگر اُنکي اِسبات میں ہمکو شک اِسلیئے ہے کہ کیساہي ملک ہو خواہ عمدہ سے عمدہ ہو یا برے سے برا ہو مگر اُسمیں کوئي نہ کوئي زمین ایسي ہوتي ہے کہ پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل ہو سکتي ہے کہ جو سرمایہ اُسپر لگے وہ اوراُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل ہو زیادہ کچھہ نملي چنانچہ یہي حال امریکا کا سب پر روشن ہی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یہہ نہیں کہتا ہی کہ امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت ہی لیکن اگر یہہ بات درست ہو کہ اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بہم پہونچائي کہ آج ایسي کوئي زمین وہاں نہیں کہ اُس سے لگان حاصل نہوتا ہو تو البتہ یہہ بھي راست ہی کہ پہلے ایسي زمینیں بھي تھیں جنسے لگان حاصل نہوتا تھا مگر ایسي زمینوں کا ہونا نہونا امر متنازع فیہ میں کچھہ بڑي منزلت نہیں رکھتا کیونکہ اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایہ اور معمولي منافع کي بازیافت ہو سکتي ہی پراني ہو یا نئي ہو سرمایہ کا اِستعمال ہوتا ہی تو ہماري مراد حاصل ہی اگر کوئي ٹھیکہدار زمین کا ٹھیکہ سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لبوے تو یہہ امر ممکن هی که وہ شخص اُس اراضي پر لاکهہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے که پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بهي ادا کردونگا اور معمولي منافع بهي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکهہ دس هزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس هزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار هو سکتي هی یا نہیں کہ اُسکے پیدا هونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل هو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں که یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا که پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي هوگي یا نہیں که اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے که یہہ حال اُسکو معلوم هی که لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے معاد پر بهي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے که اگر زمیندار اُس دس هزار روپیہ مذکورہ کي وجهہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹهیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو هاتهہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل هوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکهتے هیں که آدم اسمتهہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے هیں که ملک اِسکاتلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا هی مگر اِس کلام پر سے صاحب کو هم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے هیں که رکارڈو صاحب اسي امر کو لکهتے هیں که وہ کچهہ ضروري نہیں اِسلیئے که جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا هی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بهي هوتا هی که اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاهیئے که لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا که اُسکے سمجهنے سے ایسے ویسے

---

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم هوتا هی که دس هزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹهیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا هی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل هوتي جسپر کچهہ لگان نہیں هی غرضکہ اُنهوں نے اپني خیال میں اُس [illegible] کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نہیں هوتے جسپر لگان نہو حالانکہ یہہ [illegible] نے صاحب [illegible] کي تائید کرتي هی که غلہ بلا لگان پیدا هوتا هی

اُنمیوں کي توجهه کي انتشار کا احتمال اور کج فهموں کي حرف گیري اور آمادگي کا کمان قوي هوتا هے رکارڈو صاحب نے ایجاد اس مسئله کي نهیں کي مگر عمده طور سے توضیح اُسکی کي اور باقتضاء اُن عیب و هنر کے جو رکارڈو صاحب میں موجود هیں اُنکي عبارتوں میں بهت جگهه غلطیاں واقع هوئیں وه صاحب علم منطق سے اتنے ماهر نتھے که مضمونوں کو ٹهیک ٹهاک کرتے یا قدر اُنکي سمجهنے اور تحریر میں اسقدر تیز فهمي کو دخل دیا که کم فهیم اور فهیم دیکهنیوالوں کي معمولي فهمید کے واسطے گنجایش باقي نهیں چهوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں تهي که وه یهه نه سوچے که هماري تحریروں سے دیده و دانسته خلاف مراد سمجهینگے غرضکه بوجوه مذکوره بالا اُنهوں نے ایسي غلطي کي که منجمله اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایه پر پهونچے یهي مصنف بڑا غلط لکهنیوالا تها اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکهي که اور جگهه اُس سے ایسي خطا نهیں هوئي *

رکارڈو صاحب نے یهه دیکها که جب لوگوں کو پیداوار خام کي خریداري کي خواهش و طاقت زیاده هوتي هی اور پیداوار زاید کا پیدا هونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نهیں تو زرلگان زیاده هوجاتا هی اور زراعت کو وسعت هوتي هی چنانچه اُنکے ذهن میں لگان کي زیادتي اور زراعت کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنهوں نے اُن دونو تصوروں کو بهت جگهه ایسا ظاهر کیا که گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت قایم هی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب هی حال آنکه یهه امر ظاهر هی که وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا هوتا هے رکارڈو صاحب کي یهه غلطي اتني روشن هے که کوئي کتاب کا دیکهنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجهه کا رکهتا هو ایسا هو که اُس غلطي کو نسمجهے *

رکارڈو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو که لیسي زمین کا پیدا شده غله جسپر لگان نهو اور ایسا پیدا شده غله جسکا لگان نه ادا کیا جاوے ایک هي مراد میں استعمال کیا اور جب که اُنکے مخالفوں نے یهه ظاهر اُنسے کیا که پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا هی تو اُنهوں نے کبهي کبهي اس کلام کي صحت سے انکار کیا بعوض اسکه

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاہیئے تھا جو اُنہوں نے انتخاب مندرجہ بالا میں کہا یعنی یہہ کہ ہماري بات دونوں حالتوں پر صادق رہتي هی خواہ اُسکو کسي ایسے هي چھوتے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا هی خواہ کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت هوتي هو اور آزادي عام هو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکاردو صاحب نے یہہ بھي اکثر لکھا هی کہ لگان کا حصول اُس امر پر موقوف هی کہ مختلف درجوں کي اراضیات بوئي جاویں یا ایک هي سي زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس سرمایہ زاید کا بھي معاوضہ مناسبت سے کم حاصل هوسکے مگر خلاف اُسکے یہہ ظاهر هی کہ اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وهاں آدمي بہت اور دولت زیادہ هو اور اسکي زمینیں یکساں بہت سي زرخیز هوویں اور اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سي پیداوار حاصل هوسکتي هی اور اگر سرمایہ کم خرچ هو تو اُس سے کچھہ معاوضہ حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل هو تو اُس ملک سے بخوبي لگان حاصل هوسکتا هی اگرچہ هر بیگھہ زمین اور هر حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا هوتي هے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هی تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم هوتا هے

[illegible] واضح هو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا کہ [illegible] میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر هوتا هي اور فن زراعت میں [illegible] کي مناسبت سے ترقي نہیں هوتي اور اس وجہہ سے [illegible] کي [illegible] کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ مناسب کے [illegible] هوتي هی اور زراعت کي پیداوار کي هر [illegible] لاگت [illegible] پر هاتھہ آتي هی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي ہی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي ہی جس سے وہ طیار ہوتي ہی بڑھنے پر مائل ہوتي ہی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا ہی جو اُسکو بناتے ہیں کھٹنے پر راغب ہوتي ہی یہہ امر واضح ہی کہ جو جنسیں موتي جھوتي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ ہے اور بالفعل انگلستان میں ایک پسبري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسنی والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي ہے اب اگر ایسي اتفاق پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر ہی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن ہی کہ اتفاق مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روتي کے لگانے اور پہچنے میں صرف ہوتي ہي جیسہ کے پیسنے والے اور نان بائي عمدہ عمدہ کے آلات استعمال میں لاوینگے اور محنت کي بہلہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا خرچ [illegible] کر [illegible] غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي ہی وہاں تک روٹي کي قيمت ميں بقدر ايک چہارم کے تخفيف ہوگي يعني جہاں اِس کام ميں تين آنہ چار پائي خرچ ہوتے تھے وہاں اڑھائي آنہ کا خرچ پڑيگا اور روٹيوں کي مقدار حصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ ہوگا کہ ايک پنسيري نان پاؤ کي قيمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي ہونگے *

اب ديکھنا چاہئيے کہ فيتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کيا نتيجہ حاصل ہوتا ہی واضح ہو کہ آج کل جو فيتہ اور روئي کي قيمت ہی اُسکے حسابوں ايک پونڈ روئي سے جو مقام ليورپول ميں ايک روپيہ کو بکتي ہی فيتہ کا ايک تھان ايک ہزار پچاس روپيہ کي قيمت کا طيار ہوسکتہ ہی اگر فرض کيا جاوے کہ فيتہ کا خرچ دوچند ہووے اور مول اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لايق ہووے اُسکي زيادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنيکے سبب سے دوروپيہ پونڈ ہوجاوے تو باوجود اسبات کے کہ خرچ طياري فيتہ کا بدستور سابق فرض کيا جاوے مول اُس کا ايکہزار پچاسويں حصہ کي قدر بڑھيگا يعني ايک ہزار اکياون روپيہ ہوجاويگا مگر جب فيتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ ہوگا تو ساتھہ اُسکے بنانے کي ترکيبوں ميں بھي بلا شبہہ ترقي ہوگي يہانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ ميں ايک ربع کي تخفيف اندازہ کي جاوے تو شايد يہہ تخمينہ بھي کم قرار پاوے پس اس تخمينہ کے قرار پاتے ہي پيداوار مزيد کا يہہ نتيجہ ہوگا کہ فيتہ کا مول ايک ہزار پچاس روپيہ کي جگہہ سات سو اٹھاسي روپيہ آٹھہ آنہ ہونگے غرضکہ جن صورتوں ميں روئي کي قيمت دوچند کے قريب ہوگي اُنہيں صورتوں ميں فيتہ کي قيمت ميں ايک چہارم کي تخفيف ہوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پيداوار مصنوعي اور پيداوار خام کي قيمتوں پر

واضح ہو کہ مسئلہ مرقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ ہی کہ پيداوار خام پيداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعي جنسوں کي قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید ہوجاتي ہی اور وہ زیادتي قیمت کي مقدار محصول سے زیادہ ہوتي ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتي کي پیداوار کي قیمت جب تک کہ اُس سے کوئي چیز طیار نکي گئي ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبہي زیادہ بہي ہوتي ہے تو وہ مقدار زاید محصول کي مقدار سے کم ہوتي ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعي پر

توضیح اِسکي آساني سے ہوسکتي ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گہڑیوں کي تجارت شروع ہوئي تو اُسکي قیمت پر في صدي پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئي وجہہ خیال میں نہیں آتي کہ حالات موجودہ میں خود گہڑي ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کي اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہنے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گہڑي کي قیمت اُسکي اصلي قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہي ہی ورنہ گہڑي سازي کے پیشہ کو کوئي محنتي یا کوئي سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بہي واضح ہے کہ قیمت کي اس زیادتي سے گہڑي کے بکنے میں ہمیشہ کمي یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسي وجہہ سے گہڑي کے استحصال میں کمي ضرور آئي ہوگي لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمي تعداد کي مناسبت سے استحصال کي لاگت بہت زیادہ لگتي اور قیمت اصلي سے قیمت بہي زیادہ ہوجاتي اور اس زیادتي کا باعث پہلے تو محصول کي مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمي تعداد کي طیاري کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بہي روشن ہے کہ درصورت موقوفي محصول کے گہڑي کي قیمت میں تخفیف واقع ہوتي پہلي وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسري وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقي پیداوار کے سبب سے بنانے کي ترکیبوں میں ترقي ہوتي اور یہہ بہي واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑي کي قیمت زیادہ ہو جاوے گي اور اس زیادتي میں پہلے محصول کي مقدار قایم ہوگي اور دوسرے اُس خرچ

زائد کي مقدار قایم کي جاویگي جو گھڑیونکي کم مقدار کي بیع اور طیاري میں عاید ہوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل ہوگا وہ گھڑي کي تجارت میں باقي نرھیگا اور یہہ بھي روشن ھی کہ گھڑي کے برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف ہوتي جاویگي اُسیطرح مول بھي اُسکا بڑھتا جاویگا چنانچہ اگر في سال دس گھڑیاں طیار ہوویں تو وي گھڑي پانچہزار روپیہ قیمت ہوگي اور اگر ایکھي طیار ہو تو مول اُسکا اُن دس گھڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم ہوگا ھاں یہہ بات راست ھے کہ یہہ تمام اثر بمجرد تقرر یا موقوفي محصول کے ظہور میں نہیں آوینگے اسلیئے کہ دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ اُس زمانہ میں اس باعث سے کہ گھڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا ہوا ھے وہ ایک ھي ڈھنگ پر قایم رھیگا گھڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نہوگي اور اس وجہہ سے قیمت پر بھي کوئي اثر ظاہر نہوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت اُن لوگوں کي جو گھڑي بنانے میں مصروف رہتے ھیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ ہوگي اور درجہ معمولي پر جب پہونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گھڑي سازي سیکھہ ساکھہ کر آمادہ ہونگے یا درصورت تقرر محصول کے اُن شخصونکي تعداد میں کافي کمي ہوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گھڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر ہو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو اُنکي طیاري اور فروخت میں مصروف ہوں بحساب اوسط ملنے لگی *

محصول کا اثر کھیتي کي پیداوار پر

اگر کھیتي کي پیداوار پر محصول مقرر ہووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر اُسکا دباؤ ہوتا ھی اُس طور سے کھیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نہیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف مقرر ھیں اُنکے بموجب تقسیم اُسکي مناسب طور سے ہووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نہو تو فن کاشتکاري میں بھي جو سب پیشوں میں سے نہایت پسندیدہ پیشہ ھی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہنا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پيداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہی اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ہی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل ہوتي ہی اسقدر کافي ہووے کہ اُسکي قیمت رائج الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کے پیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ ہونا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمیں میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے فی ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتي ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا ہی اور علی ہذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ ہوتي ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیکي گنجایش ہوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں چنیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ پیدا کرسکتا ہي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا ہر مزدور بیس کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعنی کل دس آدمی دو سو کوارٹر چار ہزار چارسو روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹی اخیر قسم کی پیداوار سے جسمیں ایک آدمی صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ بھی ادا نہوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائی فی کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشی نہ آوے تو یہہ بات واضح ہی کہ وہ تھیکہ دار اُس قسم کی اراضی سے کمتر درجہ کی زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کی محنت کی بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا ہوسکتا ہی اور مول اُس غلہ کا بائیس روپیہ فی کوارٹر کے حساب سے چھہ ہزار چھہ سو روپئے ہونگے جسمیں سے دوہزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارہزار چارسو روپئے اجرت اور منافع میں محسوب ہونگے لیکن اس قسم کی زمین کی کاشت وہ ضرور کریگا اور اس سے عمدہ قسم کی کاشت میں بھی زیادہ محنت جبتک صرف کریگا کہ ہر ایک زیادہ کیئی ہوئے مزدور کی محنت سے تیس کوارٹر پیدا ہوتے ہیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ ہووے کہ زراعت کا باب مسدود ہوجاوے تو تھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُتھاویگا اور عمدہ سے عمدہ زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں ہوتا اور یہہ محصول نہیں بلکہ ایک طرح کی سزا ہے ہم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار اُس عمل کا جو تھیکہ‌دار کی نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ ہم اُسکا انکار کرتے ہیں کہ تھیکہ‌دار غلہ کی قیمت مقدار محصول کے مساوی زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو ہم نہیں مانتے کہ واجبی محصول کے مقرر ہونے سے جب قیمت میں بیشی نہ آوے تو وہ شخص اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیتھے کا نظر پڑیں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف ہی اسلیئے کہ اگر تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہ‌دار کو قیمت کے زیادہ نہونے پر کاروبار اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودی کی صورت کاشتکاروں کے لیئے ہوتی ہی وہ اہل صنعت کے واسطے بڑی قباحت ہو جاتی ہی یعنی زراعت کی صورت میں سرمایہ میں تخفیف ہوکے جس

قدر باقي رهتا هى پيداوار اُس سے زيادہ هوتي هى اور صنعت كے سرمايه كے بتيه سے پيداوار كم هوتي هى *

مگر لوگ ايسا خيال كرتے هيں كه كهيتي كے پيداوار كي قيمت ميں كل مقدار محصول تک بيشي هوتي هى پس وہ كل محصول خرچ كرنے والے كے ذمه عايد هوتا هى اور ركاردو صاحب اور مل صاحب كي بهي يهي راے هى اور اسي وجهہ سے قول اُنكا يهه هى كه يهه وہ محصول هى جو اِنگلستان ميں اراضي اور محنت كي پيداوار پر پادري لوگ امور دين كے واسطے ليتے هيں محصول دهک كے باعث سے خام پيداوار كي قيمت ميں بقدر ماليت محصول مذكور كے بيشي هوتي هى اور اس بيشي كا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هى جو پيداوار خام كو خرچ كرتے هيں مگر هماري راے يهه هى كه خام پيداوار پر محصول لگنے سے في الفور قيمت بڑہ جاتي هى مگر يهه بڑهوتري محصول كي برابر نهيں هوتي هاں محصول كا اخير نتيجه يهه هى كه پيداوار خام كے خرچ اور استحصال ميں كمي آ جاتي هى مگر اُسكي قيمت پر اثر نهيں هوتا *

پهلي بات كے اثبات كے ليئے صرف اُسقدر ثابت كرنا چاهيئے كه قيمت كي بيشي هو جانے سے جس شى كي نسبت يهه تسليم كر چكے كه محصول كے مجرد تقرر سے ظهور ميں آتي هى جنس محصولي كے خرچ ميں كمي آ جاتي هى اور اسي وجهہ سے اُس جنس كے استحصال ميں بهي تخفيف پيدا هوتي هى اور يهه ابهي بخوبي ثابت هو چكا كه جب استحصال ميں كمي آ جاتي هى تو جو پيداوار اُسكے بعد پيدا هوتي هے اُسكي استحصال كي لاگت ميں بهي تخفيف هوجاتي هى اور كهيتي كي پيداوار كي قيمت اُس جزو پيداوار كے استحصال كي لاگت پر منحصر هى جو بڑے خرچ كے ذريعه سے يعني مساوي همسري كي حالت ميں پيدا هوتا هى اور ايسي صورت ميں هم جس نتيجه پر اعتراض كرتے هيں سكه مقدار محصول تک قيمت بڑہ جاتي هى اُسكے ثابت هونے كے واسطے يهه ضرور هى كه قيمت كے بڑهنے سے غله كے خرچ ميں كمي هو اور يهه بات اُن اِنگلستان والونكي نسبت صحيح هى جنكي اوقات گذاري اُن مسدوں كے بدولت هوتي هى جو مفلسوں كي پرورش كے ليئے ضلع بضلع اكتهي هوتي هيں اور جهاں

کہیں وہ مدد روتي کي قیمت کے لحاظ سے ہوتي ہی تو وہاں اُنکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے کھٹتي ہی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روتي کا خرچ اور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام اِنکلستانیوں کي نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محتاج جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں تمام چھوتے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزاني ہوتي ہی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رہے تو گیہوں کي روتي چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کي روتي کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آتے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے ہیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم ہو سکتي ہی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواہش اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپني اسباتکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم ہو جاتي ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر محصور نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رہنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي ہی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر ہی چنانچہ ایکہ بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے ہوں قیمت ایسي هي کم ہوگي جیسے کہ مطلب زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت ہونے بہت سي ہوگي مثلاً

اِسکاٹلینڈ کي ترائي کي زرخيز اراضيات ميں قيمت زيادہ هی اور پولنڈ
کي ريتلي زمينوں ميں بهت کم هی اور يهه تسليم کرنيکے قابل هی که تمام
اَور حالات کے بدستور رهنے کي صورت ميں ملک کي آبادي اُس کي
زرخيزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمينونکي کاشت پر
محصول دهک يا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهيک ايسا هوتا هے
که گويا اُن محصولوں کے ايک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے
محصول نهونے کے زمانه کي نسبت اُس ملک کي وسعت يا زرخيزي
اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت ميں زيادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخيزي آج انگلستان ميں موجود هی اگر وہ اس سے
زيادہ تر وسيع اور زرخيز هميشه سے هوتا تو کوئي شخص ايسا تصور نکرتا
که غله کي قيمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکه اُس حالت ميں حال
کي نسبت غله زيادہ هوتا اور اس غله کے کهانے والے بهي بهت سے لوگ
هوتے اور يهه زيادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ايسا هي ديوانشائير يا
لنکن شائير کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پيداوار اراضي اور
باشندوں کي تعداد ميں مستقل کمي هوتي مگر جبکه ايک دوسرے کي
يهي مناسبت رهني جيسکه اب هی تو غله کي قيمت اُس وقت اب کي
قيمت سے زيادہ نهوتي غرض که اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان
ميں ظهور نه پکڑتا تو غله زيادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي
زيادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں يهه بات درست
هے که اگر اس وقت انگلستان ميں ايک نيا ضلع مانند ديوانشائير يا
لنکن شائير کے زيادہ ايسا قايم هو جاوے که زمين اُسکي زراعت ميں في الفور
آسکے تو في الحال يهه ثمرہ هاتهه آويگا که پيداوار کے حصول ميں ترقي
هوگي اور قيمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے يهه بات بهي درست هے
که اگر ضلع جديد کے زيادہ هونے پر انگلستانيوں کے رواج اور اصول اور رسم
اور عادت ميں کبهي [illegible] تغير واقع نهو تو کهانے پينے کي جنسوں
کي زيادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد ميں رفته رفته بيشي هوکر [illegible]

ارزاني يكقلم فنا هو جاويگي اور آخركار ايسے هوجاوينكے جيسے كه وہ اب ديكھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا كه باشندوں كي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر قضاكار محصولات دهك كي صورت پلٹ جاوے اور زراعت كا كام اُن محصولوں كي خرابي سے پاك صاف هو جاوے تو اُسي طرح كے نتيجے حاصل هونگے گويا انكلستان كي اراضي كي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاہ بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں كي عادت و قواعد ميں كچهه تبديل واقع نهو تو باشندوں كي تعداد ميں بيشي هوكر پيداوار اراضي كي قيمت پهر اُسي درجه كو پهونچيگي جيسيكه اب هي *

غالب هي كه بلاد انكلستان ميں محصولات دهك كي موقوفي كا آخر نتيجه يهه نهوگا كه خام پيداوار كي قيمت ميں كمي واقع هووے بلكه يهه هوگا كه قيمت اُسكي زيادہ هوجاويگي اسليئے كه باشندوں كے زيادہ هونے سے تمام زمينوں كي كاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں كي تعداد ميں ترقي هوگي اُسيقدر اراضي كي پيداوار بهي زيادہ هوگي تو غالباً لوگوں كي دولت بهي بڑهيگي اور جب كه ايك ملك كي زمين كي بارآوري اُس كي آبادي كي مناسبت سے بنائي جاوے يعني جب كه مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر كم زمين سے وہ مقدار پيداوار پيدا هوسكے اُسيقدر اولى اور انسب هي اسليئے كه زراعت ميں خواہ صنعت ميں استحصال كي لاگت كے بڑے اجزا امدورفت كي وہ اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں كي ملك كي اُس وسعت پر محصور و موقوف هي جهان پيداوار كي مقدار معين پيدا هوتي هي جسقدر كه انكلستان والوں كي محنت كار براري كرتے جاوے گي ويسي هي دنيا كي بازار عام ميں اُنكي محنت كي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسكا يهه هوگا كه تمام اشياء كي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسكے پيداوار اراضي كي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان هماري تقرير ميں داخل نهيں اور همكو يقين واثق هي كه محصولات دهك كا آخر نتيجه يهه هي كه پيداوار خام كي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هي مگر جو كچهه همكو ثابت كرنا تها وہ يهه بات هي كه ان محصولوں سے پيداوار مذكوركي قيمت زيادہ نهيں هوتي *

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدنی نسجے نکلتے ہیں چنانچہ اگر کسی ملک میں مصنوعی جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کیا جاوے اور وہ جنسیں اُس ملک میں جس آسانی سے پیدا ہوسکتے ہیں اُسی آسانی سے اُسکے قریب قریب بیگانہ ملکوں میں بھی طیار ہوتی ہوں تو نہایت ضرور ہی کہ اُس بیگانہ ملکوں کی اُس جنس کی آمدنی پر اُسی قدر محصول بلکہ کچھہ زیادہ مقرر کیا جاوے جو اپنے ملک میں مقرر کیا گیا اسلیئے کہ جو محصول اپنے ملک کی جنس پر مقرر کیا گیا اُس سے استحصال کی لاگت میں اول بقدر محصول زیادتی ہوگی اور دوسرے اُس تھوڑی مقدار کے پیدا کرنے کے زیادہ خرچ سے جسکی مانگ قیمت کی زیادہ ہوجانے کے بعد باقی رہتی ہی استحصال کی لاگت زیادہ ہوجاویگی اب اگر بیگانہ ملک کی آمدنی پر محصول مقرر نکیا جاوے تو اُسی ملک میں استحصال کی لاگت میں اس سبب سے تخفیف ہوگی کہ بہت سی مقدار مطلوبہ کے پیدا کرنے میں اُسکی مناسبت سے اُس ملک والوں کا خرچ کم ہوگا اپنے ملک کی اُن جنسوں کے پیدا ہونے میں اور اُنکے محصول میں صرف تخفیف ہی نہیں ہوگی بلکہ دونو موقوف ہوجاوینگے اور اصل نتیجہ یہہ ہوگا کہ بیتی ... جفت کی قباحت پیدا ہوگی مگر جب کہ اپنے ملک میں پیداوار اراضی پر محصول مقرر ہوتا ہی اور بیگانہ ملک سے اُسی قسم کی پیداوار ہاتھہ آسکتی ہی مگر بیگانہ ملک کی آمدنی پر بمقابلہ محصول اپنے ملک کے کوئی محصول مقرر نہیں تو صرف یہہ نتیجہ ہوتا ہی کہ اپنے ملک کی پیداوار کے جسقدر جزو پر نہایت زیادہ خرچ پڑتا ہی اُسی قدر کی پیداوار موقوف ہوجاتی ہی یعنی کہیتی کے سرمایہ کا وہ حصہ جو نہایت کم بار آور ہوتا ہی علیحدہ کیا جاتا ہی یا ... صرف ہوجاتا ہی اور پھر دوبارہ قایم نہیں ہوتا اور جو کمی کہ اس ... میں آتی ہی اُسکو بیگانہ ملک کی آمدنی سے پورا کیا جاتا ... کے باعث ... کی لاگت استحصال میں ... جنسوں کی حالت میں تخفیف ... زیادہ ہوگی ... کہ ... کی لاگت استحصال بجاے ...

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي هی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس
تبدیل کے موافق نہیں هوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود
نہیں کراتي کھیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رهتي هی مثلاً بلاد
انگلستان میں جو بھاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا هی
اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول
مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے
یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري
ہوتے اور بعض بعض پر محصول رهتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر
کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دهک انگلستان میں ادا کئے
جاتے هیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا
اسکاٹ لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي
پیداوار کي امدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات
انگلستان میں محصولات دهک کے تابع هیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئی
جاتي هی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل هوتا هی اگرچہ محصول کي
گراں باري سے پیداوار میں کمي هوتي هی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي
آجاتي هے *

پہلے اس سے کہ محصولات دهک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر
مناسب متصور هوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي
جاتي هی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین هی کہ
محصولات دهک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے
هیں مگر هماري راے میں اُسکے برعکس هوتا هے *

واضح هو کہ محصولات دهک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں
مخصوص هي وہ معین هی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا هی وہ معین
نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دهک کا کبھي زیادہ
نہیں ہوتا دسواں حصہ لگان کے واسطے مناسب ضروري نہیں کہ وہ پیداوار کا
پانچواں حصہ هووے یا چوتھائي بلکہ یہاں تک ممکن هی کہ
چوتھائي یا تہائي یا آدھے سے زیادہ بھي هووے حاصل یہہ کہ
جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں هوتا وهاں محصول دهک حاصل
هوسکتا هی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دهک دونوں

حاصل هو سکتے هیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کي قوت میں کچھہ مشابہت نهیں هوسکتي چنانچه یهه بات بیشي لگان کي تمثیل ذیل سے واضح هوگي *

فرض کیا جاتا هی که ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم هی اور یهه دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے هیں اور یهه سب ضلع باهم مساوي المقدار هیں مگر اُن ضلعونکي یهه کیفیت هے که ایک سے دوسرا ضلع درجه بدرجه زر خیزي میں کم هی چنانچه ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعه سے دوسو کوارٹر غله پیدا هوتا هے اور اُسي خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجه بدرجه دس دس کوارٹر کے حساب سے غله کم پیدا هوسکتا هی یهاں تک که ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر هو سکتے هیں اب سمجھنا چاهیئے که ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دهک کے حاصل هوتے هیں اور کچھه لگان حاصل نهیں هوتا اور جبکه غله کا مول اسقدر زیاده هو جاوے که نمبر دو کی کاشت هو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دهک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل هونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دهک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کي لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دهک میں چوهتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساتهه کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دهک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دهک سے لگان زیاده هوا اور اُسکي آینده زیادتي حیرت انگیز هوگي چنانچه جب نمبر چهه بوئے جوتنے کے قابل هوگا تو محصول دهک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑه سو کوارٹر هوگا اور جب نمبر سات کي زراعت کي نوبت پهونچے گي تو محصول دهک ایک سو انیس کوارٹر اور لگان دوسو دس کوارٹر هوگا اور جب نمبر آٹهه کاشت کے قابل هوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دهک اور دو سو اسي کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے کے جنکي زرخیزي درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک ہي زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکي پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کي مناسبت سے گھتتي جاوے تو یہي نتیجہ ظاہر ہوگا ہاں یہہ ہماري غرض نہیں ہی کہ جو کچھہ ہمنے فرض کیا ہی ویساہي حقیقت میں ہوتا ہے بلکہ غرض یہہ ہے کہ ہماري غرض کي ہوئي باتوں سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہی جسسے واقعات وقوع میں آتے ہیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشي لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رہتي ہی مگر یہہ بات یاد رکھني چاہیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئي جاني فرض کیئے مساوي المقدار ہوویں اور سرمایہ مساوي المقدار ہر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسي حال میں قرینہ کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظہور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا ہووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف ہووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ ہوگي اور محصول دھک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر ہو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹھہ کوارٹر سے چارسو پچاس کوارٹر ہونگے نظربریں ایسي صورت مین محصول دھک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھي خیال رکھنا چاہیئے کہ محصول دھک اور زرلگان میں ایک ہي وقت میں بیشي نہیں ہوتي اسلیئے کہ جب اراضي پیداوار زاید پیدا کرنے کیلیئے کاشت کي جاتي ہي اُس سے پہلے ہي غایت درجہ کا ٹکنی [illegible] ہوجاتا ہی اور اُس وقت ہمین مانگ کي گرم بازاري ہوتي ہی [illegible] پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا ہونے پیداوار زاید کے محصول دھک کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی اور اسي وجہہ سے یہہ دستور ہی کہ جب [illegible]

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتي هوتي هی اور شاید یهي وجهه منجمله اُن وجوه کے هی که عوام الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهه وجهه بهي عوام کو منقوش خاطر هی که سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم در تقسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نهیں هوئي چنانچه ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پهلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پهلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهه امر ممکن هی که صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقه کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعه کے مقابله میں قابض حال کي آمدني بهت کم هی خلاصه کلام یهه که یهه بات بطور یک عام مسئله کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهه شک و شبهه نهیں که جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یهه امر واضح هی که نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جهاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایه کي قلت کے باعث سے لگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعه ایسا نهیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچه یهي باعث تها که جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے ... تها اور اسي وجهه سے ڈینش اور سیکسن ... قوموں نے جو ... هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکه میں جهاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات ... کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نهوا هماري راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقف تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت
کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دي گئیں وہ اُن زمینوں
کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ہی خراب و افتادہ پڑي ہیں اور
اُنکے باعث سے آبادي کي ترقي مرتوف رهي اور لوگوں کے آنے جانے میں
ہرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کي دولت و سامان میں نقصان
آیا ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا
ذخیرہ حاصل ہو *

لگان اور منافع اور اجرت کي مقداروں میں کیا مناسبت هی

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروہوں کا بیان
ہو چکا جن میں پیداوار کي تقسیم ہوتي ہی اور وہ عام قاعدے بھي
مذکور ہو چکے جنکي رو سے اقسام پیداوار کي مالیت مقرر ہوتي ہی
اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکي رو سے یہہ بات قایم ہوتي
ہی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگ اپنا اپنا حصہ کس
کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ہیں یعني لگان اور منافع
اور اُجرت کي مقداریں باہم کیا مناسبت رکھني ہیں *

اِصطلاحات

واضح ہو کہ ہمنے اُن مقررہ اِصطلاحوں کي پیروي کي جنکي رو سے
زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگوں کي قسموں تو تمام اِنسانوں کي
تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کي ... [illegible] ... کي
تقسیم ہوتي ہی اور لگان کي ہم یہہ تعریف کرچکے ہیں کہ وہ محاصل
[illegible] اِتفاق کے ذریعہ سے [illegible] ہوتا ہی اور
اُجرت کي یہہ تعریف ہی کہ وہ محنت کي جزا ہی اور منافع
اجتناب کا ثمرہ ہی واضح ہو کہ بادي النظر میں یہہ تقسیمیں متباین
معلوم ہوتی ہیں مگر جب غور سے نظر کیجاتي ہی تو وہ تقسیمیں اِتني
باہم مخلط ہیں کہ ہزار مشکل سے ایسي ترتیب اُنکي کر سکتي ہیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کي نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا هی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر هم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو همارا مطلب پورا پورا حاصل هوجاویگا *

هم اُس مضمون پر دوبارہ توجہہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے هیں گفتگو شروع کرتے هیں یعني اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم هوتا هی کہ فلاں آمدني کو لگان کہنا چاهیئے یا نہیں چنانچہ جب کسي کاشتکار هوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین ٹھیکہ پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر هوتا هی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستي اور ترقي نصیب هو جاتي هی اور اسي وجہہ سے بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ کے پہلے زمانہ کي نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل هو سکتا هی مثلاً جس دلدل کي زمین سے ایک روپیہ في ایکڑ سالانہ حاصل هوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعني زراعت کے قابل یا چرائي کے لائق هوئي یہاں تک کہ في ایکڑ بیس روپیہ سالانہ کي لیاقت حاصل هوگئي تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاهیئے یا منافع واضح هو کہ یہہ بیشي محاصل کي زرخیزي زاید کے سبب سے جو اراضي کو بالاستقلال عارض هوئي ظهور میں آئي اور زمیندار اس بیشي کو بغیر سہني کسي تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشي محاصل اور لگان سابق کي صورت میں کچھہ تمیز نہیں هو سکتي اور برخلاف اُسکے بیشي مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئي اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعني ترقي اراضي کے واسطے وہ محنت لگائي جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپني کاشت میں لاتا اور اُسکي درستي اور ترقي مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقي سے جو محاصل زاید حاصل هوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر برین کمال اقتضائے مصلحت [illegible] هی کہ جب کاشتکار کے ترقي [illegible] سے محاصل زاید پیدا [illegible] نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں [illegible] کے نام سے نامزد هوتے هیں [illegible] میں داخل هیں مگر [illegible]

سوال هو سکتا هی کہ ترقي کا سامان کس شخص کا سرمایہ هی جواب
اُسکا یہہ هی کہ وہ سامان پٹہ داري کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا
اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندار کا سرمایہ هوگیا اِسلیئے کہ ترقي
مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے
پٹہ داري کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

هاں یہہ استفسار اب هم سے هوسکتا هی کہ هر ضلع میں جہاں
زراعت بخوبي هوتي هی جس جس ترقيکے ذریعہ سے اراضي کي مالیت
کو ترقي نصیب هوئي کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ هونا چاهیئے اور نام
اُن سامانوں کا همیشہ کے لیئے یهي چلا جاوے ضلع لنکن‌شائر میں زمینداري
کے جس علاقہ کي زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹھیک ٹھاک
کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے هیں کیا اُس محاصل
کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا نچاهیئے جو اراضي
مذکورہ کي در آمد پر پندرہسو برس گذرے خرچ هوا تھا جواب اس سوال
کا یہہ هے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کي غرض سے
اُسوقت زایل هوجاتا هے کہ وہ سرمایہ جسکي بدولت محاصل حاصل هوتا
هی ایسے شخص کي ملکیت میں هبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے
اجتناب اور سعي و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل هوا تو چنانچہ جہاز
بنانیکے کارخانہ یا مل اوتاریني جگہہ یا گھاٹ سے یا نہر سے جو محاصل
حاصل هوتا هی وہ اُنکے بنانے والے کي بہ نسبت منافع کہا جاتا هی اُس
[illegible] سرمایہ کے بڑھنے میں استعمال کي مواد سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واسطے
[illegible] اُسنے جہاز بنانیکے
[illegible] کو عیش و نشاط کے
[illegible] میں اُڑاتا مگر یہہ بات هر قسم کي ملکیت قابل انتقال سے
منسوب هوسکتي [illegible] اسلیئے کہ هر قسم کي حقیت [illegible]
اور [illegible] اُسکا [illegible] کیا جاسکتا هی غرض کہ جو [illegible] ترتیب [illegible]

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رهی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے
لگان قرار دیا اُسکو منافع بهي كهنا چاهيئے *

علاوہ امر مذكورہ بالا كے يهه امر بهي واضح هو كه ايسے كام بهت كم هيں
جنميں جسماني يا نفساني بڑي بڑي قوتيں لگانے سے بهت سا معاوضه
حاصل نهوتا هو اور استعداد سے هركام بطور معقول اور كمال آساني سے
هوسكتا هي نظر برين اكثر ايسا پايا جاتا هي كه جس جنس كو كوئي
اول درجه كا كاريگر طيار كرتا هے يا جس خدمت كو وہ ادا كرتا هي مول
اُسكا اوسط درجه كي قيمت سے زيادہ هوتا هي مگر اُسميں اوسط درجه
كي محنت سے محنت كم لگتي هي مثلاً جيسے كه سروالتراسكاٹ صاحب
ايک مهينه كے عرصه ميں تين گهنٹه في يوم كي محنت سے ايک پوري
كتاب تصنيف كرسكتے تهے اور اُس كتاب كے لكهنے سے پانچهزار يا دس هزار
روپئے حاصل كرسكتے تهے باقي اور كوئي مصنف اُسيطور پر محنت كرنے سے
تين مهينے ميں ايک جلد كتاب كمال دقت و دشواري سے تصنيف كريگا
اور هزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس كتاب كا هوگا *

بهت سا معاوضه جو ايسي محنت كرنيوالے كو حاصل هوتا هے جسنے
بڑي استعدادوں كي امداد واعانت سے كام انجام كيا اُسكو لگان كها چاهيئے يا
اجرت واضح هو كه معاوضه مذكورہ قوت خداداد سے حاصل هوتا هے اسليئے
وہ لگان معلوم هوتا هي مگر چونكه شرط اُس كے حصول كي محنت بهي
هي اس ليئے وہ اجرت معلوم هوتا هي غرض كه يكساں محنت سے لگان
بهي كهه سكتے هيں جو محنتي حاصل كرتا هي اور اجرت بهي كهه سكتے
هيں جو مالك مقدرتي ذريعه كا پاتا هي مگر جو كه اُس معاوضه ميں سے
بعد مجرا هونے اوسط اجرت كے كچهه باقي بچتا هي تو وہ فاضل قدرت
كي بخشش هي اس ليئے اسكو لگان كے نام سے پكارنا نهايت مناسب
سمجهنا اسي وجهه سے هم اتفاقي منافع كو بهي صحيح طور سے لگان كهه
[illegible] يعني وہ فاضل منافع جو سرمايه كے استعمال كے بعد مجرا دينے
تمام اخراجات و [illegible] كے سرمايه والے كو حاصل هوتا هي چنانچه
اسيطرح جب [illegible] لوگوں كو ناگاہ حاصل هوجاتا
هي جنكے پاس [illegible] آمادہ رهتے هيں يا جب كوئي شخص

شاهي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے هاتهہ آتا هي جنکے پاس کالے کپڑے طيار رهتے هيں اگر کوئي کهان کهودنے والا اينگلسي جزيرہ کا تانبي کي کهان ميں چاندي کي کهان پاليوے تو اُسکے ذريعہ سے جو محاصل زايد اُسکو هاتهہ آوے وہ بهي منافع اتفاقي ميں داخل هي اگرچہ يهہ ضرور هي کہ اس چاندي کا حصول بهي اجتناب اور محنت کے ذريعہ سے هوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي‌المقدار وہ تانبا هوتا اور جو چاندي سے زيادہ قيمت مليگي وہ قدرت کي بخشش کهلاويگي اور اسي وجهہ سے وہ محاصل لگان سمجها جاويگا *

اُجرت اور منافع ميں زيادہ فرق قايم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار هي اِسليئے کہ ايسي حالتيں بہت کم هيں کہ اُنميں سرمايہ کو خرچ سے محفوظ رکهيں اور بلا اهتمام يا تبديل کے سرمايہ کي ماليت ترقي پاوے اور احتمال هي کہ اُنهي حالتوں کے مثال ميں شراب اور لکڑے داخل هيں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگيري ميں اگر يکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنميں بهي خرابي آجاتي هي غرض کہ معمولي قاعدہ يهہ تهرا کہ سرمايہ وہ وسيلہ هي کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور هووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي هوتا هي اور جو شخص اِستعمال کا اهتمام کرتا هي تو اُسکو يهہ بات لازم هي کہ محنت کرے اور مشقت اُٹهاوے يعني کسيقدر يهہ بات اُسکو لازم هي کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چهوڑے اور طرح طرح کي تکليفيں [illegible] اور [illegible] کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹهاوے جنکے ساتهہ اُسکا ميل جول ضروري هووے اور اکثر اوقات ايسي باتوں کو بهي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے قابل [illegible] اور [illegible] حالتيں [illegible] مادي سرمايہ کے ليئے محنت کي ضرورت پڑتي هي تو يهہ سمجها جاتا هي کہ [illegible] سرمايہ [illegible] محنت ضروري هوتي [illegible] علم اور اچهي عادات اور حسن اعمال اور فهم [illegible] سرمايہ هي کہ مادي سرمايہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصيل ميں بڑا خرچ پڑتا هي اور اُسکا محاصل بهي زيادہ ملتا هي ليکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نهيں هوسکتا يعني ايک آدمي کي لياقت دوسرے آدمي کو نهيں ملتي اسليئے جيسے

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ
حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاہیئے یا منافع
اُسکے خاص اُس جزء کو اُجرت پکارنا چاہیئے جو غیر سرمایہ‌دار محنتي
کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ ہوتا ہی اور جبکہ سرمایہ
والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ
سے زاید حاصل ہووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان
کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی
جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو
سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولي
اُجرت کے جو اُسکي محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائي
غیر معمولي فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ
کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي
محنت کا معاوضہ اُسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک
رقم علحدہ قایم رہتي ہی جیسے ہنڈوي کي دوکان چنانچہ اِس پیشہ
والے کا یہہ کام ہے کہ ہنڈي کي متي پوري ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ
ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح
مقررہ في صدي سالانہ کے ہنڈي کي بابت کاٹ لیتا ہی اور امن کے دنوں
میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کي في صدي
چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رہتي ہی اور کبھي اڑھائي روپیہ
تک بھي گھٹ جاتي ہی بادي‌النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک
اجنبي کي بات اِسلیئے معلوم ہوتي ہی کہ جو کچھہ اور محنت زاید کا
معاوضہ تو در کنار رہا جو روپیہ اُسمیں برتا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھي
منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا
ہی اصل حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایسا ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں
لگاتا [illegible] شخص اُسکو قبول نکریگا *

[illegible] تو وہاں کے سوداگروں
کے [illegible] بہت سا روپیہ موجود رہتا

ہی چنانچہ اِنگلستان میں کوئي علاقہ بیع یا رھن ہونا ہی جب تک اہل قانون کي معرفت تکمیل اُس معاملہ کي نہیں ہوتي تب تک رھن و قیمت کا روپیہ مہاجن کي کوٹھي میں جمع رھنا ہی اور وہ روپیہ کسي معاملہ دیرپا میں لگایا نہیں جاتا ہاں اِتنا ہوتا ہی کہ ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک ہفتہ کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اس روپئے کے بیکار پڑے رھنے سے نہایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمدہ بات ہی حاصل یہہ کہ ہنڈوي والے کا یہہ کام ہوتا ہی کہ اُس روپیہ کو ہفتہ ہفتہ کي میعاد بلکہ کبھي کبھي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا ھے اور اُسي روپیہ کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مہینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا ہی مثلاً دو روپیہ فیصدي کے سود سے روپیہ لیا اور تین روپیہ کي شرح سے قرض دیا*

یہہ امر ظاہر ھے کہ اس انوکھے کام میں بہت سي معلومات اور نہایت ہوشیاري چاھیئے چنانچہ صراف مذکور کو یہہ لازم ھے کہ اکثر بڑے بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکھے تاکہ اُن لوگوں کے ہنڈي پرچہ کي سکار و لگہت کي قدر و منزلت سے آگاہ رھے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازہ رکھے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني ہوشیاري درکار ھے کہ روپیہ کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر ہوني چاھیئے کہ دوسروں کا روپیہ عین اقرار پر ادا کرے یہہ معلومات اور وہ فہم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وہ اُن معلومات کو کام میں لاتا ہی اُسکا غیر مادي یاذاتي سرمایہ گني جاتي ہیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایہ کا بھي اُسکے پاس موجود ہونا ضروري ھے اور موجود ہونے سے یہہ غرض نہیں کہ وہ روپیہ اُس پیشہ میں لگاوے اِسلیئے کہ کوئي شخص ایسے کام میں روپیہ اپنا نہیں لگاتا بلکہ اس واسطے چاھیئے کہ لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رھے لوازم جو شوق وہ صراف کرتا ہی وہ اتنا ہوتا ھے کہ اُسکي امداد ستد کرتے ہیں کچھہ بھي جوکھوں ہونے کو [illegible] اُسکو روپیہ قرض دیتے ہیں صراف مذکور کے واسطے یہہ وثیقہ نہایت عمدہ ھے کہ اُسکي یہہ شہرت قایم رھے کہ وہ بڑا سرمایہ والا ھے تاکہ جب کبھي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل نکلواني پڑے تو اپنے سرمایہ سے لوگونکا قبضہ ادا کرے اور اُسکو یہہ امر ضرور چاھیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکھہ اُسکی اس سرمایہ سے ہوتي ہی وہ علحدہ فائدہ ہی *

قرض کیا جاوے کہ ایک ھنڈي والے کا سرمایہ دس لاکھہ روپئے ھیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے ھیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت ہوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل ہی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکھہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا ہی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا ہی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوگا تو یہہ روپہ اجرت ہی یا منافع ہی *

علی ہذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل ہوسکتے ہیں تو ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگاتاہی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا ھے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکھہ روپیہ لیکر جزیرہ جمیکا میں جاوے اور وہاں کي آب وہوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس ہزار روپیہ سالانہ سے زاید ہوکر پچہتر ہزار روپیہ کو پہونچے تو یہہ پچیس ہزار روپیہ زاید اُسکي اجرت ہیں یا منافع ھیں *

ہاں اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ منجملہ ان پچیس ہزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاہیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ ہزار روپیہ في سال ہوسکتے ہیں باقي بیس ہزار روپیہ کو ہم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے ہیں جسکو پانچ لاکھہ روپیہ کا قابض پاسکتا ہی اور منافع بھي قرار دے سکتے ہیں جسکو [illegible] شخص پاسکتا ہی جو جزیرہ جمیکا میں محنت کرنے پر راضي ہی [illegible]

[illegible] آدم اسمتھ صاحب [illegible] منافع میں داخل ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ غالبا یہہ خیال ہوتا ہی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یهہ هی کہ منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نہیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافہ کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یهہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا تہتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگہہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پهلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکساں هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نہیں رکهني جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یهہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورہ بالا کو قرین مصلحت سمجهہ کو قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کہنا چاهئے [illegible] که محنت سے متعلق رکهتے هیں [illegible] نہ [illegible] استعمال [illegible] اسمتهہ صاحب نے [illegible] مذکورہ بالا میں کمال [illegible] تحریر فرمائي هیں *

[illegible] میں یهہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ [illegible] میں گیا تو وهاں [illegible]

پچیس هزار روپئے سالانه کے حساب سے محاصل زاید حاصل هوا یعني
یهه امر ظاهر هی که اگر کوئي دوسرا سرمایه والا دس لاکهه روپئے لیجاوے
تو در صورت قیام جمیع حالات مذکوره کے پچاس هزار روپئے زاید اُسکو
هاتهه اوینگے اور اس حصول کے واسطے یهه امر ضروري نهیں که دوسرے
شخص کو پهلے شخص کي نسبت زیاده محنت پڑیگي بلکه حقیقت
میں کم محنت هوگي اور یهه انتظام بهتر معلوم هوتا هی که محض
محنت کے معاوضه کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضه کا نام
سود رکها جاوے اور مجموعه اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و
محنت کا معاوضه هوتا هی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور
سے یهه لازم آتا هی که سرمایه والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک
وه لوگ جو بیکار بیٹهے رهتے هیں اور دوسرے وه لوگ جو کام کاج میں
پهنسے رهتے هیں چنانچه پهلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع
ملتا هی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقرره کے ترک کرنے سے جو دقتیں
پیش آتي هیں وه ایسي بڑي هوتي هیں که اگرچه تمام امور
زیاده تر صحیح هو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا
کافي عوض نهیں هوتا نظر بریں هم اُس تمام محاصل کو مفهوم منافع
میں داخل کرتے هیں جو سرمایه کے استعمال سے بعد مجرا دیئے اُن
اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي هوئے اور وضع کرنے اُس کافي
روپئے کے جو سرمایه والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقه سے هاتهه
لگتا هی حاصل هوتا هی مگر ایک باب میں آدم استهه صاحب سے
مخالفت کرني پڑتي هی اسلیئے که اگرچه آدم استهه صاحب
یهه کهتے هیں که کسي ملک کے رهنے والے جو مفید علم و لیاقت رکهتے
هیں وه تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل هیں اور وه
اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایه کے هوتے هیں مگر
جو محاصل اُس سرمایه سے حاصل هوتا هی آدم استهه صاحب اُسکو
عموماً اُجرت کهتے هیں چنانچه پهلي کتاب کے دوسرے باب میں وه لکهتے
هیں که سرمایه کے مختلف استعمالوں سے مختلف شرحوں سے منافع
حاصل هوتے هیں وه مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

بہ نسبت زیادہ قریب قریب ہوتي ہیں چنانچہ جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا ہی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیادہ ہی انتہیٰ *

ہماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکہ حاصل سرمایہ اُنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجملہ اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے ہیں نہایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد ہو سکتا ہی اِسلیئے کہ منجملہ اُنکے جو پیشہ والا چالیس ہزار روپیئے سالانہ کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا ہی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپیئے في سال کافي ہو سکتي اور منجملہ اُنتالیس ہزار چھہ سو روپیئے باقي کے تیس ہزار روپیئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خُوش قسمتي کا نتیجہ ہی بنام لگان قرار پاسکتے ہیں اور باقي اُس شخص کے سرمایہ کا نفع ہی اور اس سرمایہ میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست شامل ہیں جو اُسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعہ سے حاصل ہوئي تھیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل ہی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تھا *

سواے مذکورہ بالا کے مطابق یہہ بات لازم آتي ہی کہ جب لوگوں کي حالت میں ترقي ہوگي تو وہ محاصل جو منافع ہوتا ہی اجرت سے بہت زیادہ ہوتا جاویگا اس لیئے کہ بلاشبہہ جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي ہوگي ہر شخص ایسي تعلیم پاویگا کہ اُس سے اُسکي قوت کاسبہ ترقي پاتي جاویگي چنانچہ جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے ہیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے ہوسکتے ہیں اور جن کاموں میں قواے عقلي کي ضرورت ہوتي ہی وہ کام حسب [illegible] جو [illegible] زیادہ معقول طور سے ہوگي [illegible] شکایت سني جاتي ہی کہ شہر [illegible] جوار میں ہیرلینڈ کے نا تربیت یافتہ لوگوں نے انگریزوں سے چھوٹے اچھوتے کام چھین لیئے ہیں مگر شکایت مذکورہ کے سننے سے ہمکو اسلیئے خوشي حاصل ہوتي تھی کہ یہہ امر اُس سے ظاہر

هوتا هی که انگریزوں کو ایسی پوري تعلیم ملتي هی که وہ عمدہ کاموں کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کمانا هی وہ پتهر توڑنا اور مٹي ڈهونا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اَوروںکي نسبت نهایت عمدہ معلوم هوتي هی مگر جهانتک شایستگي اور تربیت اسانی سے خیال میں آسکتي هی یا جهاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں تک نهیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نهیں بلکه بار آوري میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نهیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نهایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے مادي سرمایه کا سود ایک تهائي بهي نهیں هوتا اور باقي سب سرمایه ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نهیں اسلیئے که یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف هی چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و هوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و هوا وغیرہ سے گهٹکر نهیں هي آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ اِفلاس کا هونا قایم کرتے هیں لیکن اگر اُسهي محفوظ ملک کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بهت جلد اُس ملک کي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے هیں اور اگر اِنگلستان کے اُس حصه میں جو دریاے ترنٹ کے شمال میں واقع هی ایرلینڈ کے مغربي باشندوں کے دس لاکهه خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تهوڑے عرصه میں † کانات کي مانند هو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادني سرمایه کے نہونے سے مفلس هونے کي اصلي وجهه یهه هی که وه لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایه کے محتاج هیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں هوئي جب تک که آیرلینڈ والے نا تربیت یافته رهیں اور اُنکي جهالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایه جمع اور مروج نہو تب تک وه قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي هیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجه بهي نہوگا بلکه ممکن یهه هی که وه اور زیاده باعث خرابیوں کي هوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے هیں اور حقیقت میں وه ایک بڑي دولت هی چنانچه ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصه افریقه میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تهي اور اب وه نہایت مفلس هیں اِسکا باعث یهي هی که وه ملک اب ایسے لوگوں کے هاتهه میں آگئے هیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکهتے اسي باب میں آدم اسمتهه صاحب فرماتے هیں کچهه معلوم هی که یوروپ نے امریکه کے نو آباد بستیوں کي جاه و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي هی اُسنے صرف ایکهي طریقه سے بہت سي استعانت کي هی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعه سے ان لوگوں کو بڑي جاه و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے کامل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصه ایسا نہیں هی جسکي [illegible] سے اپنے [illegible] هوئے هوں وه تمام [illegible] یورپ کي اِن اغنیا کي ممنون منت هیں که اُنکے الوالعزم [illegible] نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع هی جو اس زمانه میں بهي نہایت نا تربیت یافته اور محتاج هی

کي تهي اور امر احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل هی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وہ قیمت هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي هی اور علاوہ اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں کہ وہ وہ پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هی جس سے کسي متموضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور هی کہ ایسي اراضیات مختلف‌القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساتهہ کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هي اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجارت اُس کے کاشت رعیتي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاهیئے اور تعمیر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل ہونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل ہووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي ہووے ایسا هي ہوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاهر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل ہوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هی جو عموماً هاتھہ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي محدود ہو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هي اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع ہوئي هیں *

فرانسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُنکے خرچ کاشت سے زیادہ ہوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایسا هي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس [illegible] کي تعداد کو مناسبت [illegible] جو [illegible] اُنکے مالکوں کو وصول هوتا [illegible] یہہ نکلا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ [illegible] پیدا کرنے میں ممد و معاون هی *

مگر اُن کو یہہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو [illegible]

کے ماہر اور نہایت جفاکش ہوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطہ میں آباد ہونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھی اشنا نہوں باوجود بہت سی امدنی اور پیداوار کے محتاج نہریں گی تو اُس مسیٔلہ کو ہرگز قایم نکرتے *

انتخاب معصلہ ذیل میں رکارڈو صاحب ایسی غلطی میں پڑے کہ وہ اس غلطی کے محض مخالف ہی چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ جسقدر اُن فائدوں کی بحث اپنے کانوں پڑتی ہی جو اور تمام بارآور ذریعوں کی نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل ہوتی ہیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کی ملتی ہی جسکو لگان کہتے ہیں اور کسی شیٔ کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور ہوتی ہی تو اُس سے لگان حاصل نہیں ہوتا اور جب کہ اُسکی قوتیں زایل ہوجاتی ہیں اور بہت سی محنت سے پیداوار کم پیدا ہوتی ہی تو اُسوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصہ کو بطور لگان الگ کیا جاتا ہی اور یہہ امر عجیب ہی کہ زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتی ذریعوں کی مقابلہ میں جنکی بدولت کارخانے چلتے ہیں ایک نقصان متصور ہوسکتا ہی زمین کی سبقت کا باعث سمجھتے ہیں اگر ہوا اور پانی اور بھاپ کی لچک اور خصوص ہوا کا کیاو اوصاف کثیرہ موصوف ہوتے اور ہر وصف افراط متوسط پر ہوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں ہوتے اور اُن وصفوں سے سلسلہ وار کام لیا جاتا تو زمین کی مانند اُنسے بھی لگان وصول ہوتا اور جسقدر کہ بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ ہوجاتا کہ جسقدر محنت ہوتی اُسقدر پیداوار نہوتی غرض کہ آدمی نہایت عرق ریزی سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتی تو زمین اپنی کم باراوری سے عزیز نہوتی *

[illegible]

یہہ [illegible] پیداوار [illegible] جو زمین [illegible] لگان حاصل ہوتی ہی اگر فائدہ [illegible] سمجھی جاتی [illegible] خواہش کے قابل ہی کہ جو کلیں ہرسال میں نئی طیار [illegible] پرانی کلوں کی نسبت کم [illegible] جس سے اُنکے بنائے ہوئے [illegible] بلکہ تمام کلوں کے طیار [illegible]

هوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبهه زيادہ هوجاويگي اور جن لوگوں کے
پاس اچهي بارآور کليں هونگي اُنکو لگان وصول هوگا حاصل يهه کہ قدرتي
محنت کي قيمت بايں وجهه ادا نکي جاوے گي کہ وہ بهت سا کام
ديتي هی بلکہ اسوجهہ سے ادا کيجاوے گي کہ بهت تهوڑا کام اُس سے برامد
هوتاهے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام
کي قيمت بڑهاويگي اور جهاں کهيں وہ بهت فياضي کرتي هی وهاں وہ
اپني استعانت مفت کرتي هی انتهی *

معلوم هوتا هی کہ رکارڈو صاحب يهہ بات بهول گئے کہ جس صفت
کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل هوتي هی يعني وہ قوت ذاتي
کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاهيئيں اُن سے زيادہ لوگوں
کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ هی کہ بدون اُسکے لگان متصور
نهيں هوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي هوتي جاتي
هی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے
انجام معيشت کے بعد باقي رهتي هی هميشہ روز افزوں ترقي کي جانب
مايل هوتي هی اور وجهہ اُسکي يهہ هی کہ فن کاشتکاري اور سرمايہ کي
ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑهتي جاتي هے يا يهہ وجهہ هے کہ کاشتکاري
کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم هونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار
سے راضي هوجاتے هيں يا دونوں وجهوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا
باعث هی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بهلائي هی اور دوسرا
سبب برائي هی چنانچہ يهہ بهلائي کي بات هی کہ تمام انگلستان ميں
ايسے دس لاکهہ ايکڑ موجود هيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس
بشل اناج کے في ايکڑ پيدا هوسکتے هيں اور يهہ برائي کي بات هے کہ اُس
ملک ميں ايسے دس لاکهہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نهيں اور ايسي هي
يهہ بات [illegible] کہ جهاں ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا هی اوسط
[illegible] اُسکا صرف بهت زيادہ نهو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے
ضروري [illegible] کي کفايت کرتي هی اور يهہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي
وسعت اور [illegible] کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نهيں
کہ جو کچهہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا هی اپنے فائدے اور اپنے
خويش و اقارب کے فائدوں ميں براسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے [illegible]

سمجھي جاتي هے لگان پیدا کرنے کے واسطے بهلائي اور برائي دونوں کا هونا ضروري و لابدي هی چنانچه بهلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا هی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجهه کیا مگر برائي کے نه بڑهنے بلکه اُسکے کم هو جانے پر بهي لگان بڑه سکتا هی جیسے که اگر کوئي مالک جائداد اپني خواهش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بهت سا بڑهائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت هوگي بلکه یهه بات کهي جاوے گي که باعث اُسکا به نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور هی اور یهه بات تسلیم کے قابل هی که اگر هم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وهي باقي رهی تو لگان بهت کم هو جاویگا اور اُن تهوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر هوتي هی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے هاں اگر هماري آبادي بهي تگني هو جاوے تو لگان بهت بڑه جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست هو جاویگي اور کوئي گروه خراب نهوگا بلکه حقیقت میں اور گروهوں کي حالت بهي ترقي پاویگي اسلیئے که کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیاده هوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں هو جاویں گي اور ترقي پاویں گي اور اگر آبادي تگنے هونے کي جگهه دوگني هو جاوے تو ملک کي حالت اور بهي عمده هو جاویگي اگرچه لگان کي ترقي اُس قدر نهوگي جو آبادي کے تگنے هو جانے پر هوتي مگر پهر بهي بهت هوگي علاوه اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پهلے زمانه کي نسبت کمال افراط سے هونگي واضح هو که جو کچهه بیان کیا گیا وهي ایک سو تیس برس گذشته میں بلاد انگلستان میں واقع هوا چنانچه اٹهارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب پهنچي اور زمین کي پیداوار تیهه چند بلکه چار چند هوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بهي زیاده بڑها مگر لوگوں کي لگان کے ساتهه اُجرت کي بهي باستثناء شراب وغیره چند چیزوں کے جنپر خاص محصول لگتي هیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے هیں ترقي هوئي چنانچه محنتي

هيں اور اسپر راضي هيں نيويارک کے پاس بروس کي زمين اب دس
هزار روپئے في ايکڑ بکتي هی جو صدي گذشتہ ميں دو روپيہ دو آنہ چار
پائي في ايئز بکتي تهي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بيشي کے سببوں کا بيان

واضح هو کہ اُجرتيں اور منافعے اکثر باتوں ميں لگان سے مختلف هيں
چنانچہ وہ دونوں نہايت کم اور نہايت زيادہ هو سکتے هيں اور نہايت کم
اِس سبب سے هوتے هيں کہ هر ايک اُنميں سے ايک تردد اور جانکاهي
کا نتيجہ هوتا هی بيان اسباب کا نہايت دشوار هی کہ منافع کا ادنی سے
ادنی درجہ کيا هی مگر يہہ امر صاف واضح هي کہ هر سرمايہ والا اپنے
سرمايہ کے استعمال غيربارآور اور اُسکے حظ بالفعل ميں اُٹهانے سے بچنے کے
عوض ميں ايسے معاوضہ کا مستحق هوتا هی کہ وہ اسقدر قليل سے کچهہ
زيادہ هووے جو نہايت کم سے کم قياس ميں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا
ادنی درجہ هميشہ کے ليئے وہ تعداد قايم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں
کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسليئے کہ نرخ اُجرت کا بہت
کچهہ مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمايہ پر منحصر هی تو
بڑي بڑي اُجرتيں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پيدا کرليتے
هيں چنانچہ بڑي بڑي اُجرتيں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں
کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمايہ کي ترقيوں سے آپ سے
آپ گهٹ جاتے هيں اِس کتاب کے کسي اگلے حصہ ميں واضح هوگا
کہ اگر تعداد اُس سرمايہ کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے ميں صرف کيا
جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی
تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑهتي هی اور سرمايہ
کي تعداد اور قيمت کي پيداواري ويسي هي قايم رهتي هی تو اُجرتيں
کم هو جاتي هيں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑه جاتي هيں تو
دونوں کم هونے پر مائل هوتي هيں اِسليئے کہ وہ دونوں پہلے زمانہ کي
نسبت اُن قدرتي ذريعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکهينگے جنکي
خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی اگرچہ اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلیٰ درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسي ملک میں فیصدي پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاري نہیں رہا اور کہیں ایسي شرح سے اُجرت جاري نہیں رہي جس سے محنتي کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کي پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دي ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہي مقام پر یا تو بالکل مساوي ہوتي ہیں یا برابري پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئي پیشہ کسي مقام میں باقي پیشوں کي نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمي ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیتھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقي پیشوں کے فائدوں کي برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتي ہی جہاں کاروبار قدرتي قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسي آزادي ہوتي ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھي تبدیل اُسکي چاہے تو اُسکو بدل بھي سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کي طبیعت مفید پیشہ کي جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتي ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکي یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھي واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمي کي یہہ خواہش طبعي کہ اپني عقل اور جسمي قوتوں اور پوري استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمي ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو آمادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتي ہی چنانچہ مطالب تجارت کي نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس ہي اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور لیورپول کي تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کي بدولت لندن اور کلکتہ کي تجارتوں کے فائدے مساوي ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاھي کي آدھي مشقتوں سے بھي کم اُٹھاني پڑتي ھیں اور تنخواہ اُسکي سپاھي کي تنخواہ سے سوگني ھوتي ھی اور ایسے ھي وکیل لاکھہ ڈیڑ لاکھہ روپیہ سال کماتے ھیں اور نقل نویس ھزار محنت اور دشواري سے ھزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے ھیں اور ھم دیکھتے ھیں کہ سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا ھی کہ سرکاري کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار في سیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجھتا ھی کہ معقول کمائي نہیں ھوئي اور جب کہ ھم دیکھتے ھیں کہ لندن کا ساھوکار في سیکڑہ سات روپیہ پر راضي ھی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا ھی پندرہ روپیہ سیکڑہ چاھتا ھی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت ھووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا ھوتي ھے

واضح ھو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلي ھیں اور کسیقدر ظاھري ھیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر ھی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر ھوتا ھی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي ھی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض ھوتے ھیں اور کسیقدر وہ دشواري ھی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل ھونے میں پیش آتي ھی اور یہہ ایک ایسي دشواري ھی کہ وہ کچھہ قدرتي ھرج مرج اور کچھہ انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا ھوتي ھی اور یہہ بات یاد رھے کہ بیان اُن سببوں کے اثر کا جو ایک ھي ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر هوتا هی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح هی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم هوتي هیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یہہ بات طے هوتي هی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا هوتي هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر هونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل هی اور یہہ اصول مختلفہ کا اپسمیں منحصر هونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا هی کہ شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے هیں بدون اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق هیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان هم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح هو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے هیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان هو سکنے کے قابل هی *

بیان اسباب کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گران اور ارزاں استعمال کیئے جاتے هیں تو اُنکے کیامعنے سمجھے جاتے هیں

هم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ هی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل هوتا هی معاوضہ مذکورہ کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کہا جاتا هی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمي و بیشي اندازہ کیجاتي هی یعني گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا هے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کہا جاتا هی جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا هے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہیں کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خرید کیجاتي هین چنانچہ جب هم یہہ بات کہتے هیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یهي مناسبت مراد هوتي هی اسلیئے که مزدور لوگ آج کل بارہ آنه سے ایک روپیه تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانه میں تین آنه في یوم کماتے تهے *

دوسرے یهه که اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوني هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیه پر وهاں نظر نهیں هوتي چنانچه جب یهه کهتی هیں که انگلستان میں هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی که جب مزدور في یوم گیهوں کے دو پک † کماتا تها اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یهه که گرانی اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصه کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هی اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نهیں هوتي *

پهلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جسکو آدم اسمتهه صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیرووں نے بهي وهي رائج رکهے مگر همارے نزدیک یهه معنی نهایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کي اُن انوکهي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنهوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچه یهه معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نهایت علاقه رکهتی هیں هماري توجهه کو روک رکهتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکه اسبات کے دریافت کے لیئے که مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یهه تحقیق کرنے کے که اُسکو بري اجرت ملتي هی یا اچهي یا اُسکي پرورش اچهي هوتي هی یا بري یهه دریافت کرنا پڑتا هی که جو کچهه وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصه اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشته کے درمیان میں بهت سے هاتهه کے بنے والے دو هفته کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایه والے نے چار روپیه دو آنه آٹهه پائي کو فروخت

---

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانه غله کا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مکعب انچهه کا هوتا هی جس میں آٹهه گالن گیهوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آٹهه پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ فی ہفتہ دیتا ھی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا ھی جو اُسکے نوکروں کی خدمتیں خرید کرتے ھیں مگر رکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاھی کی اجرت جو فی ہفتہ دو روپیہ ایک آنہ ہوتے ھیں کوئلہ والے کے نوکروں کی اجرت سے جو فی ہفتہ بیس روپیہ ھیں بہت زیادہ ہوئی اسلیئے کہ وہ جولاھا فیصدی محنت کی قیمت سے ننانوہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر فیصدی کے حساب سے اسی حصہ پاتے ھیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھی ہوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے ھیں نہایت خفیف ہونے کی جگہہ بڑے بھاری ہوتے تو بھی وہ معنی اسلیئے دشوار ہوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن ھی کہ مروج اصطلاحوں کے ہم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبھی نہ کبھی اصلی معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکارڈو صاحب یہہ فرماتے ھیں کہ باستثناء ترقی اجرت کے کوئی شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتی اور جس شی سے محنت کی اجرت کو ترقی ہوتی ھی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتی ھی اور گراں اجرت اُن لوگوں کی اصلی منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتی ھی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے ھیں اور اسی سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث ہوتی ھی اور جسقدر کہ محنت کی اجرت کم ہوتی جاتی ھے اُسیقدر منافعوں کو ترقی ہوتی جاتی ھی تو مراد اُن کی گراں اجرت سے بڑی تعداد نہیں بلکہ بڑی مناسبت ھی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے ھیں جو گرانی اجرت سے آبادی کو نصیب ہوتی ھی تو گراں اجرت سے مراد اُنکی بڑی تعداد ھی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ رکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھی اور مراد اُنکی مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ رکارڈو صاحب کی بڑی کتاب کے مشتہر ہونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئی کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں ہوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم ہوجاتا ھی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا ھی مگر یہہ واضح رھے کہ ایک اصلی مثال کے ذریعہ سے اگر اس رائے کے امتحان پر کچھہ بھی کوشش کی جاوے تو اُسکی بیہودگی

واضح هوجاوے گي معمولي قياس يهه هى كه سرمايه والا اپنے مزدوروں كي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هى اور جس جنس كو مزدور اُسكے پيدا كرتے هيں اُسكے مول كا دسواں حصه وضع لگان كے بعد حاصل كرتا هى مگر هم اسطرف مائل هيں كه بلاد انگلستان ميں منافع كي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيكا اوسط زمانه اُس سے تهوڑا هى مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں كے يهه عام راے دريافت هوئي كه كارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه كو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هى اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي كے حساب سے منافع حاصل كرتا هى اور دوكاندار ايكسال ميں اپنے سرمايه كو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هى اور هر بار مين ساڑے تيں روپيه فيصدي منافع كماتا هى اور ان باتوں كي روسے محنتي كا حصه معمولي تخمينه كي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه كو صحيح سمجهتے هيں اور يهه تسليم كرتے هيں كه وضع لگان كے بعد مزدور آدمي اُس جنس كي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هى جسكو وہ اپني محنت سے پيدا كرتا هى ان صورتوں مں اجرت كي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه كے بڑہ جانے يعنے دس كے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط كه وہ سرمايه والے كے حصه مين سے وضع كيا جاوے باالكل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر اُجرت كے ايک پانچويں حصه كي ترقي يعني في هفتهه دس كے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے كو اتنا نقصان پهنچيگا كه وہ اُسكے پهلے منافعوں كي تعداد كي برابر هوگا اور اجرت كے ايک دسواں حصه كم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه كم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں كه اجرت كي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلكه اس سے زيادہ كي تبديلياں اكثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسكے كوئي شخص ايسا نهيں كه يهه بات اُسنے سني هو كه منافع پر مذكورہ بالا تاثير اُنكي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئلہ كو تسليم كيا چنانچه اُس † كميٹي نے جو كاريگروں اور كلوں كي تحقيقات كے لیئے

---

† يهه انتخاب اُس كميٹي كي پهلي رپورٹ كا هى جو اُسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر هوئي تهي فرانسس پليس صاحب سے يهه بات دريافت كي كه ترقي اجرت كے باعث سے كيا كارخانهدار اپنے اسبابوں كي قيمتيں نهيں بڑهاتے صاحب ممدوح نے يهه جواب ارشاد كيا كه مجهكو يقين واثق هى كه علم انتظام كا كوئي مسئله اس مسئله سے زيادہ مسلم نهيں يعني جو كچهه اجرتوں ميں زيادتي هوتي هى وه منافعوں سے ليجاتي هے انتهى *

پليس صاحب نے استعمال اس مسئله كا كيا ايسے وقت ميں كيا كه اُنكے مزدوروں نے عام مصيبت ميں زيادہ اجرت طلب كي اور ايسا معلوم هوتا هى كه كميٹي نے بهى اس مسئله كو ايسا هي سمجها اور اس لئے كه يهه مقدمه بڑے پايه كا هى تو هم اس كميٹي كي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۵ ع ميں بهيجي كچهه خلاصه نقل كرتے هيں بيان اُسكا يهه هے *

كه جن مشهور شخصوں نے پچاس برس گذشته ميں اُن اصولوں كو ايك علم بنايا جو تجارت اور محنت كے كاموں سے علاقه ركهتے هيں وه لوگ اسبات كو واقعات و دلائل سے ثابت كرتے هيں كه ارزاں اجرت كي تاثير سے اُس جنس كي قيمت ميں كمي نهيں هوتي جسپر استعمال اُس اُجرت كا هوا بلكه جهاں كهيں اُجرت ارزاں هوتي هى وهاں منافعوں كا نرخ اوسط بڑه جاتا هى ركارڈو صاحب كي مشهور كتاب كا جو اصول اِنتظام پر مشتمل هى ايك بڑا حصه اسي اصل كے شرح و بيان سے معمور هى اور مكلك صاحب اپني گواهي مفصله ذيل ميں جسپر پارليمنٹ كي خاص توجهه دركار هى توضيح اس اصل محكم كي كمال لياقت سے كرتے هيں *

مكلك صاحب سے يهه سوال هوا (سوال) كه جنسونكي قيمتوں پر اُجرتوں كي كمي بيشي كا جو اثر هوتا هے اُسپر آپ نے بهي توجهه فرمائي يا نهيں (جواب) هاں ميں نے توجهه كي هى (سوال) آپ كي راے ميں يهه بات درست هى كه جب اجرتيں بڑه جاتي هيں تو اُنكے موافق جنسوں كي قيمت بهي بڑه جاتي هى (جواب) ميں يهه خيال نهيں كرتا كه اجرتوں كے بڑه جانے سے جنسوں كي قيمت پر كسي طرح كا اثر هوتا هى اور بالفرض اگر هوتا بهي هى تو بهت خفيف هوتا هى (سوال) فرض كيا جاے كه ملك فرانس ميں انگلستان كي نسبت اجرتيں قليل هيں پهر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروںکو تھوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتھہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے هونگے مگر دونوں جگھہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نہیں آتي تو پھر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلین بھیجي جاوین تو باوجود اسکے بھي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هانهه آوس جو في الحال حاصل هوتے هيں (جواب)
هاں وهي فائدے حاصل رهيں گی اس ليئے کہ کلوں کے جانے سے انگلستان
کي اجرتيں کم نهوں گي اور فرانس کي اجرتيں زيادہ نهوجاويں گي اور
نظر بریں همکو وهي فائدے حاصل رهيں کے جو آج کل همکو حاصل هيں
(سوال) کميتي سے آپ بيان کريں کہ کس وجهہ سے آپ کي يهہ راے
مصور هوئي کہ جب فرانسيسي کارخانہ دار کو انگريزي کارخانہ دار کي
نسبت بهت منافع حاصل هوتے هيں تو فرانسيسي کارخانہ دار انگريزي
کارخانہ دار کي نسبت مال اپنا کم قيمت پر کيوں فروخت نکريگا (جواب)
وجهہ اُسکي يهہ هي کہ اگر وہ شخص انگريزوں کي نسبت اسباب اپنا
ارزاں فروخت کرے تو صرف اسطرح يهہ بات قبول کرسکتا هی کہ جس
طرح اور فرانسيسي سرمايہ والے اپنے سرمايوں پر فائدہ اوٹهاتے هيں وہ
شخص کارخانہ دار اُنکي نسبت اپنے سرمايہ پر کم فائدہ لينے پر راضي هووے
يهہ بات سمجهہ سے خارج هي کہ عام فهم آدمي اس قاعدہ پر عمل کرے
کہ وہ اپنے بهائي بندوں کي نسبت کم نرخ پر فروخت کرے (سوال)
کيا آپکے بيان سے کميتي يهہ بات سمجهے کہ فرانسيسي کارخانہ دار اگرچہ
انگريزي کارخانہ دار کي نسبت اپنے مزدوروں کو آدهي اجرت ديتا هی
مگر جو کہ وہ اجرت فرانسيسي اور کارخانہ داروں کي اجرت کي برابر
هي جس سے منافع اُسکا عام فرانسيسي کارخانہ داروں کے فائدوں کي
برابر هے تو اس سبب سے وہ کارخانہ دار اسبات پر راضي نهوگا کہ انگريزي
سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت کرنے سے اپنے منافع کي شرح فرانس کے
اوسط منافع کي شرح سے کم کرے (جواب) ہاں ميري غرض ٹهيک ٹهيک
يهي هی اور حقيقت يهہ هي کہ اسميں کچهہ شک شبهہ نهيں
اور کسي طرح کا فرق و تفاوت نهيں فرض کہ فرانسيسي کارخانہ دار
انگريزي کارخانہ دار کي نسبت اسباب اپنا جب تک سستا نہ
بيچے گا کہ وہ باقي فرانسيسي کارخانہ داروں سے کم منافع لينا قبول
نکرے اور يهہ بات اُس حالت سے ثابت کرسکتا هوں جو انگلستان
ميں روز روز واقع هوتے هيں اسليئے کہ کسي زرخيز زمين کا کوئي
مالک ايسا نہ پاؤگے کہ وہ اپني پيداوار کو فروخت کرڈالنے کے ليئے مقام
مارک لين ميں اُس کو اُس نرخ رايج سے کم پر فروخت کرے جس نرخ

مروج سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا ھی (سوال) اگر فرانسیسی کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) ھاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت ھووے مگر جسقدر زیادہ فروخت ھوگا اُسیقدر نقصان زیادہ ھوگا انتہی *

واضح ھو کہ نقل اُس عبارت کي ھمنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي رائے ظاھر ھووے بلکہ اس نظر سے کي ھی کہ کمیٹي کي راے واضح ھو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي ھی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواھي کے ملاحظہ سے واضح ھوا ھوگا مگر معلوم ایسا ھوتا ھی کہ کمیٹي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي ھی *

براڈورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب ھی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي ھی چنانچہ براڈورے صاحب سے کمیٹي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہ داروں کو انگریزي کارخانہ داروں کي نسبت بڑا فائدہ ھوتا ھی (جواب) میري سمجھہ میں یہہ بات آتي ھی کہ جب فرانسیسي کارخانہ دار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہ دار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے ھیں تو یہہ امر بخوبي ظاھر ھی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو ھوتا ھی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد ھی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) ھاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے ھیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ ھی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شي کا جسپر وہ اجرت خرچ ھوتي ھی گراں یا ارزاں ھوگا (جواب) ھاں میں یہي سمجھتا ھوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شي کي قیمت کم و بیش ھوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ ھوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم ھوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں که ارزاني اجرت سے اُنکو فائدہ هوگا کیا حاصل اُسکا یهي هے که ارزاني اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزاں بیچینگے که وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے • (جواب) هاں اصل یہه هی که لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یہه سمجھے هیں که اگر زیادہ لاگت کي مناسبت پر قیمت نہ بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نہوگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کمي اُسکي مالک کو ضرر فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبہہ وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نهیں هوسکتا که آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتهی *

بلحاظ اسي گواهي کے مکلک صاحب کا اظهار لیا تها جسکا اغاز اِس طرح پر هوا تها (سوال) جو گواهي که اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظہ کیا یا نهیں (جواب) هاں کچھه تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وہ حصه پڑھا جسمیں براڈورے صاحب یہه فرماتے هیں که فرانسیسي کارخانہ دار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانہ داروں

---

† یہه سوال اوپر کے سوالوں کے سلسلہ سے علحدہ معلوم هوتا هی براڈورے صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یہه کہا جا سکتا هی که وہ هرگز اس عام غلطي میں نهیں پڑے که اجرتوں کا گراں هونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکه اُنھوں نے یہه بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي که انگریزي کلوں اور انگریزي مهتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بهاور هوسکتي هے جیسیکه انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براڈورے صاحب نے خیال کیا که فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسبات کے اگرچه غالباً اُسکا هونا دشوار هی براڈورے صاحب کي راے نهایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هی که کمیٹي نے اس راے کو پسند نهیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) هاں میںنے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اثر اجرت کي شرح کي کمي بیشي کا جنسوں کي قیمت پر هوتا هی اُسپر بهي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواهي مذکورہ بالا میں مذکور هوا *

واضح هو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیتي نے مکلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت نسمجھي بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براڈورے صاحب کي گواهي میں کوئي بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ هی کہ یہہ تمام انتشار اسبات سے پیدا هوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور هوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نہوتي *

هاں یہہ دو معني گران اور ارزاں اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے هیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے هیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي هی نہایت عمدہ هیں اور اُسمیں کسیطرح کي دقت نہیں مگر شرط اُسکي یہہ هی کہ هم ایک هي وقت اور ایک هي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک هي بات مراد هوتي هی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سي اجرت پاتا هی تو یہہ امر ضرور هی کہ وہ بہت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد هوتے هیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے هیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کي تعداد میں واقع هوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں هوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تھي یا قلت تھي اور یہہ ایسي باتیں هیں کہ بہتسي کار آمدني نہیں هاں ایک زمانہ

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کي تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید ہوتا ھی کہ اُن اختلافوں کي معلومیت سے مختلف ملکوں کي محنتوں کي مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول و رائج ہوتي ہیں بخوبي دریافت ہو جاتي ہیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھي ایسے مراتب حاصل نہیں ہوتے جنکي رو سے کسي ملک کے محنتي لوگوں کي مستقل حالت دریافت ہوسکے اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوري باتیں حاصل ہوتي ہیں جنکے ذریعہ سے دو ملکوں کے محنتي لوگوں کي حالت کا مقابلہ بخوبي نہیں ہوسکتا جن باتوں کے ذریعہ سے کسي وقت اور مقام کے محنتیوں کي حالت اصلي یا اُنکي باہم نسبت رکھنے والي حالت مختلف زمانوں یا مختلف مکانوں کي ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم کي چنسیں ہیں جو محنتیوں کو بوجھہ اجرت ملتي ہیں یا اُس قدر اور اُس قسم کي چنسیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتے ہوں جو بوجھہ اُنکو اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا مقصود محنتي کي اصلي یا اضافي حالت کا دریافت کرنا ھی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ چنسیں مراد ہونگي جو محنتي کو حاصل ہوتي ہیں اور جبتک کہ اُن چنسوں کي مقدار میں کمي یا بیشي یا اُنکي قیمتوں میں ترقي و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کي کمي بیشي سمجھي جاویگي *

یہہ بات واضح ھی کہ محنتي کي حالت اُس روپیہ پر منحصر نہیں ہوتي جو اُسکو کسي وقت میں حاصل ہوتا ھی بلکہ اُس آمدني کي اوسط تعداد پر موقوف ہوتي ھی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں مثلاً ہفتہ یا ماہ یا سال کي بابت آتي ھی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ھی اور اُسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ بہ نسبت روز مرہ کي اجرتوں کے ہفتہ وار اجرتیں اور ماہواري اجرتوں کي بہ نسبت سالانہ اجرتیں زیادہ تر معتبر [illegible] ہیں اگر ہم وہ تعداد معلوم کر سکیں جو کسي شخص کو پانچ یا دس [illegible] برس میں حاصل ہوے تو اس امر کي نسبت کہ اُسکي ایک سال کي اجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتي کي

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کی اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتی ہی کہ صرف ایک برس کی اُجرت کی چھان بین ہو جانی نہایت غنیمت ہوتی ہی چنانچہ ایک برس کے عرصہ میں وہ اُجرتیں آجاتی ہیں جو اکثر ولایتوں میں ، گرمی اور سردی میں مختلف ہوتی ہیں اور برس میں وہ زمانہ بھی داخل گنا جاتا ہی جسمیں بڑے پایہ کی نباتی پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتی ہیں اور اسی سبب سے علماء اِنتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانہ قرار دیا جسکے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاتا ہی *

ہمکو یہہ بات بیان کرنی چاہیئے کہ اہل و عیال رکھنے والے محنتی کی اُجرت میں اُسکی جورو اور نابالغ بچوں کی محنتوں کو بھی ہم داخل سمجھتے ہیں کیونکہ اگر وہ محنتیں اُسکی محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافی حالات کا تخمینہ ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختی موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے ہیں اور اُس کل کے ذریعہ سے جو قوت بہم پہنچاتی ہی اور صرف کارروائی کے طریق پر چلنے میں آدمی کے اعانت کی محتاج ہوتی ہی ایک عورت یا نابالغ لڑکی کی محنت جوان آدمی کی محنت کی برابر ہوتی ہی چنانچہ چودہ برس کی لڑکی کپڑہ بننے کی کل کا اِنتظام اسی طرح کرسکتی ہی جیسیکہ باپ اُسکا کرسکتا ہی مگر جس لوکھے کام میں گرمی سردی اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا ہی تو جورو لڑکیوں بلکہ لڑکوں سے بھی انصرام اُسکا جب تک کہ وہ ایسی عمر کو پہنچیں کہ وہ باپ کو چھوڑ کر علحدہ ہوجاویں پورا نہیں ہوسکتا میہنچسٹر کے جولاہوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کی کمائیاں مخصوص اُن کی کمائیوں سے زیادہ یا اُنکی برابر ہوتی ہیں اور ہالی کمہروں یا بڑھئی اور کوئیلہ کھودنے والوں کے جورو بچوں کی کمائیاں اکثر خفیف ہوتی ہیں چنانچہ جولاہے اور کاتنے والے فی ہفتہ ساڑے ساتھہ روپیہ اور معہ اپنے جورو بچوں کے فی ہفتہ بیس روپیہ کماتے ہیں اور کمہرے اور بڑھئی وغیرہ بھی فی ہفتہ ساڑے ساتھہ روپئے اور معہ اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے آتھہ یا نو روپیہ کماتے ہیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسلیم کرني چاھیئے کہ کاریگر اس پورے روپیہ سے جو مملوک اُسکا معلوم ھوتا ھی پورا پورا فائدہ اِسلیئے اُٹھا نہیں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نہیں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ایک حصہ ایسي چیزوں کي خرید میں صرف ھوگا جو خود گھر میں طیار ھوسکتیں تھیں اگر جورو اُسکي محنت کے لیئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق میں زیادہ برائي ھوتي ھی اِسلیئے کہ چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجہہ سے محروم رھتے ھیں اور نہایت تکلیف پاتے ھیں اور بڑے بچے قید و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کھیل کود سے محروم اور مذھبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نہایت ضروري و لابدي ھیں ناقص اور ادھورہ رہ جاتے ھیں اور اُنھیں برائیوں کي اصلاح کے واسطے ایسے مدرسہ مقرر ھوئے جو † یکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشہور ھیں اور ایسے قاعدے تجویز ھوئے جنمیں بچوں کي محنت کے لیئے گھنٹے ٹہرائے گئے مگر جب کبھي جورو بچوں کي محنتیں فروخت کیجاوینگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائیاں موجود ھوں گي اگرچہ وہ تمام برائیاں علم انتظام سے علاقہ نہیں رکھتیں مگر ایسي باتوں کي جانچ تول میں جو محنتیوں کي بھلائي سے تعلق رکھتي ھیں اُنسے کوتاھي کرني مناسب نہیں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت کے فرق کا بیان

اسباب اجرت کے بیان سے [illegible] وہ [illegible] بات جسپر پڑھنے والوں کا التفات چاھتے ھیں وہ فرق و تفاوت ھی جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں پایا جاتا ھی یعني یہ تفاوت جو ایک معین عرصہ کي

---

† اِنگلستان میں محنتیوں کے بال بچوں کي تعلیم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتھہ محنت کرتے ھیں ایسے مدرسہ مقرر ھوئے ھیں کہ اُنمیں صرف اِتوار کے دن پڑھایا جاتا ھی غرض اِس سے یہہ ھی کہ غریبوں کے بچے اور دنوں میں جب کارخانہ کھلے ھوں مزدوري کریں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند ھوتے ھیں کچھہ پڑھیں لکھیں

مزدوري اور اُس قیمت کے درمیان میں واقع ہے جو کسي کام کي مقدار معین پوري کرنے کے لیئے ادا کیجاتي ہی *

اگر صرف مرد محنتي ہوتے اور ہرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں ہمیشہ یکساں محنت اُٹھاتا تو یہہ دونوں باتیں یعني تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر ہوتیں جیسے کہ اگر ہر آدمي ہر سال میں تین سو دن اور ہر روز دس گھنٹے کام کرتا تو ہر آدمي کي سالانہ اجرت کا تین ہزارواں حصہ ایک گھنٹے کي محنت کي قیمت ہوتا مگر منجملہ ان باتوں کے کوئي بات درست نہیں چنانچہ ایک گھنٹے کي سالانہ اجرت میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمرہ بھي داخل ہوتا ہی اور ایسي چیزیں بہت کم ہیں جو آپسمیں اسقدر غیر برابر ہوں جسقدر کہ ہر برس میں کام کرنے کے دنوں کي تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کي تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کي مقدار غیر مطابق ہوتي ہی *

اُن ملکوں میں جہاں پروٹسٹنٹ مذہب والے عیسائي بستے ہیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر ہیں وہ پچاس ساٹھہ کے بیچ بیچ ہیں اور اکثر کیتھلک مذہب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وہ دن تعطیل کے سو سے زیادہ زیادہ ہوتے ہیں اور سنا ہی کہ ہندوؤں میں تعطیل آدھی سال کے قریب قریب ہوتي ہی لیکن یہہ تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھہ مخصوص ہی اسلیئے کہ ملاحوں اور سپاہیوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے لیئے کوئي دن تعطیل کا مقرر نہیں ہوتا *

علاوہ اُسکے زمین کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض میں گھر سے باہر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر ہوتے ہیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت منحصر ہوتي ہی اور جب کہ مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا ہی تو سال بھر میں روزمرہ کي محنت کے گھنٹے برابر ہوسکتے ہیں اور بلالحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک ہي ملک کے مختلف کاموں میں مختلف ہوتے ہیں چنانچہ روز مرہ محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کي نسبت زیادہ ہیں انگلستان میں ہندوستان کي نسبت زیادہ ہیں اور مقام مینچسٹر میں ہمیشہ بارہ گھنٹے اور برمنگہم میں

کل دس گھنتے کام کرتے ھیں اور لندن کا دوکاندار آتھہ نو گھنتے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتوں کے ایک معین عرصہ کي محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا ھی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں ھوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزي اور کہاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوھے کا ڈھالنے والا کرتا ھی اُنکا کوئي عام اندازہ نہیں ھوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کي ھوتي ھی وہ مقدار اور بارآوري میں اکثر اوقات مختلف ھوسکتي ھی چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے جنکے اظہار اُس کمیتي نے قلمبند کئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنت نے کاریگروں اور کلوں کي تحقیق کے لئے مقرر کي تھي بہت سے ایسے انگریزي کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کي تھي اور وہ گواہ انگریزي محنتي کے مقابلہ میں فرانسیسي محنتي کو نہایت کاھل اور ناکارہ بتاتے ھیں چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیتي نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے ھیں (جواب) انگلستاني کاتنے والا فرانسیسي کاتنے والے کي نسبت دوگنا کام کرتا ھی چنانچہ فرانسیسي کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے ھیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے ھیں اور ھمارے کاتنے والے چھہ گھنتوں میں اتنا کام کرسکتے ھیں کہ وہ دس گھنتوں میں اُسکو پورا کرتے ھیں (سوال) تمھارے تحت میں کسي فرانسیسي نے کام کیا یا نہیں (جواب) آتھہ فرانسیسوں نے في یوم † دو فرانک پر ھمارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیۃ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمھارے تلے آتھہ انگریز اون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزي آدمي کي امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آتھہ فرانسیسوں کي مدد رسائي سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ ھی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسي سکہ چاندي کا ھے جو برابر چھہ آنہ آتھہ پائي کے ھوتا ھی *

فرانسیسي کام کرتے هیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے هیں اور یہہ بات چاهتے هیں کہ وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں (جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کي نسبت تھوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے هیں انتہی *

اِڈرن روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواهي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواهي هی اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے پوچھا جاتا هی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں تو مجکو یہہ امر دیکھنا هوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکھنے پڑینگے هاں یہہ بات صحیح هے کہ وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے بچشم خود مشاهدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہ‌کار اور دوگنے آلات درکار هوتے هیں اور اسي سبب سے کارخانہ‌دار کو لازم هوتا هی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے زور سے پریشاں رهتے هیں غرض کہ مجکو بخوبي دریافت هی کہ جسقدر کام کے واسطے یہان آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں (سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجھتا هوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس قدر اجرت [illegible] کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے هیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منقوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

اسے مستعمل هيں جيسے كه انگريز لوگ مستقل هيں چنانچه
اكثر اوقات اُنكو ايك كام كو كرتے ديكها اگر وه كام پهلے وار اُنكي
مرضي موافق نهو تو وه خايف هو جاتے هيں اور كندهے هلاتے ره
جاتے هيں اور لاچار اُس كام كو چهوڑ بيٹهتے هيں بخلاف انگريزي
كاريگروں كے كه وه آزمائے چلے جاتے هيں اور جسقدر جلد كه فرانسيسي
لوگ اُس اوكهے كام سے پهلوتهي كرتے هيں اُسقدر انگريزي كاريگر كناره‌كش
نهيں هوتے بڑهئي كي اجرت وهاں پينتيس || سئو سے چاليس سئو تك هي
اور باوصف اُسكے كام اُسكا انگريزي بڑهئي كے مقابله ميں ناقص و ناكاره
هوتا هي اور سنگ‌تراش كي مزدوري تين فرانك سے چار فرانك تك
مقرر هي جيسے كه انگريزي سنگتراش عمده عمده بنيادين ڈالتے هيں وه
ايسا كام بهت كم كرتے هيں اور وقت كي يهه صورت هي كه دو انگريزي
سنگتراش ايك وقت معين ميں تين فرانسيسي سنگتراشوں سے زياده
كام كرتے هيں (سوال) كسي ايسي محنت كا حال آپ كو دريافت هے
جو انگلستان كي نسبت ملك فرانس ميں كم لاگت كو هاتهه آتي هي
مگر شرط يهه هے كه قسم اور وصف كا بهي لحاظ رهي (جواب) مجكو
كوئي محنت ايسي معلوم نهيں اور اگر هو تو شايد درزي اور موچي
كي محنت هو مگر مجكو يقين اُن كا اس لیئے نهيں كه فرانس ميں
انگلستان كي نسبت لباس گراں آتا هي مگر جوتياں سستي هيں اور
شايد وجهه اُسكي يهه هي كه چمڑا وهاں محصولي نهيں انتهى *

۲ بسبب ايك هي ملك اور ايك هي قسم كے كاموں ميں ايسي هي
بے اعتداليان ظهور ميں آتي هيں چنانچه هر كوئي جانتا هي كه محنتي
جسقدر محنت كرتا هي كام بتانے والے محنتي كو اُسكي نسبت زياده
جد و جهد كرني پڑتي هي اور آزاد محنتي محتاج مزدور بصراو محتاج
مزدور قيدي سے زياده محنت اُٹهاتا هي *

۳ پس يهه بات صاف واضح هي كه اجرت كي شرح محنت كي قيمت
كي نسبت يكساں هونے پر اسليئے كم مشكل هي كه ايك تو محنت كي قيمت
بموجب دوسرے [illegible] محنت كي تعداد كي تبديليوں سے كمي بيشي واقع هوتي هے *

|| سئو تانبي كا فرانسيسي سكه هے جو برابر چار پائي كے هوتا هي اور پينتيس
سئو كے گياره آنه آٹهه پائي هوتے هيں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني ھی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا ھی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے ھو جاتي ھی اگرچہ کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا ھی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود ھی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں ھوتي ھاں یہہ خیال ھوسکتا ھی کہ محنت کي قیمت ھر جگہہ اور ھر وقت میں برابر ھوتي ھي اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوٹ پوٹ کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت ھر جگہہ برابر ھوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک ھي وقت اور ایک ھي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي ھی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انھیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں ھوتیں بلکہ اور سببوں کي جہت سے بھي واقع ھوتي ھیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر ھوتا ھی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھٹائے رکھنا چاھتا ھی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رھتي ھی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا ھی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نھوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو دیے اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت بھي کچھہ زیادہ کرینگے اسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں ھوگي جیسے چار آدمیوں کي محنت ارزاں ھوتي ھی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر ھوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کی اُجرتیں زیادہ ہونگی مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کی بدولت اُجرت کی تعداد بڑہ جاتی ہی وہی اسباب منافعوں کو بھی ترقی دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کی تعداد اور منافعوں کی شرح دونوں ترقی پاوینگے مگر منافعوں کی شرح کچھہ اُجرت کی ترقی کے باعث سے ترقی نہ پکڑیگی بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کی مقدار حصول کی قیمت کم ہو گئی یا یہہ کہیں کہ زیادتی محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگی دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلی محنت زیادہ بارآور ہو گئی جسکی مثالیں اڈون روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمی اُجرت کی تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کی مزدوری مقرر ہوتی ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکی محنت کی قیمت زیادہ ہووے اِسلیلے کہ اُسکے کام کی قیمت کی ترقی پر مقدار اُس محنت کی منحصر ہی جو اُس سے لیجاتی ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کی تعداد تھوڑی ہووے تو وہ مزدور اُسکی مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکی محنتوں کا معاوضہ کچھہ ہی ہووے پہلی صورت یعنی قلت اُجرت کی تقدیر پر اُسکو فرصت ہاتھہ آویگی مگر مفلسی بھی ہوگی اور دوسری صورت میں محنت زیادہ رہیگی مگر دولت کی افراط ہوگی اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کی برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جبسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو آسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کی ہدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکی رو سے دولت کی تحصیل اور تقسیم عمل میں آئی یہہ کام اپنے ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتی ہی اُنکی تعمیل و اِجرا کی ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بھی کہیں

که لوگ اُنکو جائز سمجهیں بلکه هم یهه بهي نهیں کهتے که دولت کوئي فائده هی مگر حقیقت یهه هی که دولت اور آسایش منفک نهیں هوتي چنانچه جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس خیال سے که آدمي محنت سے نه بهاگے سستي اور بیکاري میں سراسر تکلیفیں بهردیں اور اُس محنت کے ساتهه اُسکے صله کي ترغیب کمال مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادهوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي یا اُس سے بهي زیاده غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر که سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم هی اُسیقدر آرام و آسایش میں کمتر هی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بهت سي هو سکتي هی چنانچه اُسکي یهه آرزو که اپني حالت کو درست کروں کبهي کبهي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي هی که اُس سے بیماري پیدا هووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچها معاوضه نهیں مگر عام و شائع نهونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانه زندگي کو سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانه حال کي زندگي سے مقابله کرنے پر ثابت کرسکتے هیں اور یهه بات عموماً تسلیم کیجاتي هی که پچاس برسوں گذشته کے درمیان میں انگریزوں کي محنت مین بڑي ترقي هوئي اور اب وهي لوگ اِس دنیا میں نهایت کڑا کام کرنیوالے هیں مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانه همیشه بڑهتا رها اور اب بهي بڑهوتري پر معلوم هوتا هی اور باوصف اسبات کے که اکثر پیشه اُنکے نهایت مضر هیں اور دهویں اور بهاپ کے مارے اور علی الخصوص خاک سے هوا ایسي خراب هو جاتي هے که دهویں اور بهاپ سے بهي زیاده مضر پڑتي هی فی هفته اُنهتر گهنٹے کام کرتے هیں اور ایک گروه هونے کي حیثیت سے اُن هلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں میں بسنے هیں زیاده طول حیات کا مزا اُٹهاتے هیں *

چنانچه رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانه موتوں کي اوسط تعداد اُنچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي یعني اُنچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا هی اور اُس تحقیقات کي رو سے جو سنه ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں کي معرفت بلاد امریکا اور یوروپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور باسس‌پری‌نیز
ھي ایسے ملک ھین کہ اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے ھیں جتنے کہ انگلستان
میں کم مرتے ھیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور
باسس‌پری‌نیز میں منجملہ پچاس آدمیون کے کل ایک آدمي مرتا ھی
باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ
امر واضح ھوا کہ وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے
زیادہ زیادہ مرتے ھیں *

واضح ھو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي
قیمت میں واقع ھی ھم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت
میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاویگي تو محنت
کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرھیگا اور اگر رھیگا
تو صرف اتنا رھیگا کہ محنت کي قیمت سے ھر خاص کام کا معاوضہ اور
اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر
اکھٹے ھو جاتے ھیں مراد ھوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رھیگا
کہ وہ کیا باعث ھیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین
زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے ھیں جنکو ایک
محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا ھی *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي ھے

واضح ھو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم
ھوتا ھے کہ جن جنسوں کو ھر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ھے
اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر
چاھیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب
اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ھوویں اور
واضح رھی کہ محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل ھیں جو اپني
معاش کے واسطے اپني ھي محنت پر بھروسہ رکھتے ھیں اپا یوں بیان کریں

که اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس روپئے کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کیواسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

گفتگو اُن سات رایوں پر جو اس مسئله سے مخالف هیں

واضح هو که یهه مسئله اب ایسا واضح هي که اگر علم انتظام کا کوئي نیا علم هوتا توهم اُس کو بلا بحث و تکرار کے راست درست سمجهتے مگر همکو اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو اس سے واقف کرنا مناسب هي که یهه مسئله ایسي رایوں کے مخالف هی جنمیں سے بعضي رائیں تو اُن لوگوں کي تعداد کے سبب سے اور بعضي اُن لوگوں کي سند کے لحاظ سے جو اُن رایوں کي حمایت کرتے هیں همارے التفات کے قابل هیں *

اول همارا مسئله اُس مسئله کے مخالف هی که ایک ملک کے محنتیوں کي تعداد کو جو مناسبت اُس ملک کے سرمایه سے هوتي هی اسپر اجرت کي شرح بالکل منحصر هوتي هی اس لفظ سرمایه کے اسقدر کثرت سے معني لیئے گئے هیں که اُس کثرت کے باعث سے اس مسئله کي اصل مراد بیان کرني مشکل هی لیکن اس اصطلاح کے کوئي معني ایسے همکو معلوم نهیں جس میں بهت سي ایسي چیزیں داخل نهوں جو محنتیوں کے استعمال میں نه آتي هوں اور اگر همارا مسئله صحیح هو تو ایسي چیزوں کي کمي یا بیشي سے اجرت کي شرح پر کوئي اثر نهیں هوسکتا چنانچه اگر کسي ملک میں تمام ملک کا نقي کا شیشه کل کے دن ضایع هوجاوے تو اُس سے صرف اُنهیں لوگوں کو نقصان هوگا جنکے پاس شیشه تها یا جو اُسکي خواهش رکهتے تهے اور هرگز اِن لوگوں میں شامل نهیں هیں اور اگر تمام ملک کے کم قیمت [illegible] آدها گهٹ جاوے تو فوراً اُسکا نتیجه یهه هوگا که اُجرت میں کمي هوگي اور یهه کمي [illegible] کے لحاظ سے نهوگي بلکه اُن جنسوں کے اعتبار سے هوگي جو محنتیوں کے خرچ [illegible] کو اجرت کے دستور مطابق [illegible] کمي نکرے تو اُسکو اپنے خرچ کي اور چیزوں میں [illegible] کرني پڑیگي اب اگر اس

ملک میں غیر ملک کا کوئی سوداگر ابریشم اور ریشمین کپڑے اور فیتے اور ہیرے کا جہاز بھرکر لاوے تو البتہ سرمایہ اس ملک کا بڑھیگا اور جو لوگ ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں اُنکا حظ زیادہ ہوگا مگر محنتیوں کا حظ جنکو اُن کا استعمال کرنے والا نہ کہنا چاہیئے کچھہ نبڑھیگا شاید بطور نتیجہ یا کنایہ کے کچھہ بڑھجاوے یعنی اگر اجرت کو ترقی ہوگی تو اُسوقت اور اسطرح سے ہوگی کہ ابریشم کا کپڑا طیار کرکے کسی اور ملک کو بھیجا جاوے اور وہاں سے محنتیوں کے خرچ کی جنس لائی جاویں یعنی اس سے پہلے ہرگز نہوگی اجرت کی یہہ ترقی اُس سرمایہ کی زیادتی سے کچھہ نہوگی جو اُس ملک میں ریشم کی صورت میں ہوئی تھی بلکہ محنتیوں کے خرچ کی جنسوں میں اُس سرمایہ کی صورت پلٹنے سے ہوگی *

دوسرے یہ مسئلہ اسطرح مطابق ہے کہ اجرت کی شرح اُس مناسبت پر منحصر ہے جو محنتیوں کی تعداد کو اُن لوگوں کی آمدنی سے ہوتی ہے جنکو اُن سے محنت لینی ہوتی ہے اُنسے جو [illegible] مثال ہیروں اور فیتوں کی دی ہے اُس سے ظاہر ہے کہ ہیروں وغیرہ کی نئی آمدنی سے اُن لوگوں کی آمدنی بڑھجاویگی جو اُنکا استعمال کرتے ہیں مگر جو کہ اجرت اُن چیزوں پر نہیں لگتی اسلیئے اجرت کی حالت کچھہ نہیں بدلے [illegible] مثالیں البتہ بہت سے ہیں کہ لوگوں کے اس [illegible] سے محنتیوں کی اجرت میں [illegible] انکی تعداد نہ بڑھنے کے کمی ہوے مثلاً فرض کیا جاوے کہ آیرلینڈ کی بڑی تجارت انگلستان میں غلہ کی ہے اور [illegible] جو لوگ خانداری محنت کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور [illegible] محنت سے اپنے خرچ کے واسطے جو غلہ حاصل کرتے ہیں [illegible] جاتی ہے لندن کی تجارت کے لیئے غلہ پیدا کرتے ہیں [illegible] اگر انگلستان میں بجائے غلہ کے [illegible] اور گوشت کی مانگ ہو جاوے تو ضرور ہے کہ وہ [illegible] زمینوں کو قابل کاشت ہونے کے بجائے [illegible] قابل کردیں [illegible] ایکڑوں کے واسطے دس خاندانوں کے بجائے [illegible] کافی ہونگے ایک [illegible] خاندانوں کے لیئے غلہ پیدا [illegible] اور ایک مویشیوں [illegible] زمیندار [illegible] کاشتکاروں کا [illegible]

بڑھ جاویگا اب اگر وہ گروہ اپني آمدنیوں کو اپنے هي ملک کے کاموںمیں نہ لگاویں
اور انگلستاني اسباب خریدیں تو ایرلینڈ کے محنتیوں کي محنت کا
بہت سا حصہ بیکار رهجاوے گا اور زمین کے اُس بہت سے حصہ سے جس
میں ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا هوتي تهیں انگلستان
کے محنتیوں کي پرورش کا سامان بہم پہونچیگا اور ایرلینڈ کے محنتیوں
کے خرچ کے روپیہ کا ذخیرہ باوجود ترقي پانے کاشتکاروں اور زمینداروں کے
محاصل کے گهٹ جاویگا *

تیسرے وہ همارا مسئلہ اس مشہور رائے کے خلاف هی کہ زمیندار
اور رهن رکھنے والوں اور زرنقد جمع رکھنے والے مالداروں اور غیر بار آور خرچ
کرنیوالوں کا ترک ریاست کرنا ایسے ملک کے محنتیوں کے حق میں جہاں سے
خام پیداوار غیر ملکوں میں نہیں جاتي مضر هوتا هی مگر واضح هو کہ ایسي
ترک ریاست سے اُس ملک کي اجرت کا گهٹ جانا ممکن هی جہاںسے
خام پیداوار غیر ملکوں کو جاتي هی چنانچہ اگر ایرلینڈ کا زمیندار اپني
جائداد پر رهی تو اُسکو اپنے کار و بار میں ایسی آدمیوں کي خدمتوں
کي ضرورت هوتي هی جو اُسي ملک کے رهنے والے هوں یعني باغبان اور
قرول اور خدمتگار نوکر رکھیگا اور اگر وہ ایک مکان بناوے تو وہ وهیں کے
رهنے والے معمار اور مزدور اور بڑهیئوں کو کام پر لگاوے گا یہہ ممکن هے کہ وہ
اپنے اثاث البیت میں سے کچھہ تهوڑا سا غیر ملک سے بهي منگا لیوے
مگر بکثرت سے اپنے هي وطن یا اُسکے پاس پڑوس سے خرید کریگا ظاهر هے
کہ اُسکي زمین کا ایک حصہ یعني کچھہ لگان ان سب لوگوں کے خور و
پوش اور امن و اسایش کے واسطے اور نیز اُن لوگوں کے لیئی جو یہہ سب
خوراک اور پوشاک اور امن کے سامان طیار کرتے هیں خرچ هوگا اب اگر
وہ زمیندار انگلستان کو چلاجاوے تو اُسکي ان سب حاجتوں کو انگریز
انجام دینگے اور وہ زمین اور سرمایہ جو ایرلینڈ کے محنتیوں کي پرورش
میں خرچ هوتا تها اُن مویشیوں اور غلہ کے خرید نے میں لگے گا جو
انگلستان میں اُسکے محنتیوں کي پرورش کے لیئی آنا چاهیئی پس اُن
تمام جنسوں کي مقدار جو ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ سے مخصوص
هونگي گهٹ جاوے گي اور اُن جنسوں کي مقدار جو انگلستان کے
محنتیوں کے خرچ سے خصوصیت رکھتي هونگي بڑهہ جاویگي جس کا نتیجہ

متیجہ ہوگا کہ ایرلینڈ میں اجرت گھٹتے گي اور انگلستان میں بڑھیگي *

یہہ سب باتیں زمیندار کي کل آمدني سے متعلق نہیں کیونکہ وہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں غیر ملکوں کے بہت سي جنسیں مثل چاء اور شراب اور شکر اور اور ایسي چیزیں جو ایرلینڈ میں نہیں ہوتیں خرید کرتا ہوگا اور اُنکي قیمت کے عوض میں انگلستان کو غلہ اور موبشي بھیجتا ہوگا علاوہ اِسکے وہ ایرلینڈ میں ہونے کي حالت میں کچھہ حصہ اپنے لگان کا اور بھي ایسے کاموں میں خرچ کرتا ہوگا جنسے وہاں کے محنتیوں کو کچھہ فائدہ نہو مثل ہرنوں کي چراگاہوں اور چمن اور گھوڑوں اور شکاري کتوں کي پرورش میں اب اُسکے چلے جانے کے بعد اُسکي چراگاہ کي زمین پر کاشت کیجاوے گي اور اُس سے غلہ پیدا ہوگا جسمیں سے کچھہ تو محنتیوں کے خرچ میں آویگا اور کچھہ باہر بھیجا جاویگا اور جس حصہ زمین سے اُسکي سواري کے گھوڑے پرورش پاتے تھے اُس سے اُن گھوڑوں کي پرورش ہوگي جو غیر ملکوں کو بھیجے جاوینگے اِن تبدیلیوں میں سے پہلي تبدیلي تو بہت بہتر ہوگي اور دوسري میں کچھہ قباحت نہوگي اور یہہ بات بھي بھولنے کے قابل نہیں کہ ایرلینڈ اور انگلستان کي آمد و شد میں سواریوں کي ارزاني کے سبب سے ایرلینڈ کے بہت سے خدمتگار وغیرہ کا اُسکے ہمراہ انگلستان میں چلا آنا ممکن ہی اس صورت میں دونوں ملکوں کي اجرت میں کچھہ فرق نہ آویگا کیونکہ ایرلینڈ میں محنتیوں کي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کي تعداد برابر کم ہو جاویگي اور انگلستان میں محنتیوں کي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کي تعداد دونوں برابر بڑہ جاوینگي *

ایرلینڈ کے زمینداروں کے ترک ریاست کے مفروضہ اثروں کو جو محنتیوں پر ہوتے ان سب بڑي بڑي مشکلیوں کے بعد جو سنئیر صاحب کي رائے کے ساتھہ اتفاق کرکے نہایت خفیف اور بے حقیقت سمجھتی اور اس عام رائے میں شریک ہونے سے باز نہیں رہ سکتے [illegible] زمینداروں کا ایرلینڈ میں واپس نہ آنا اگرچہ انگلستان کے اقبال [illegible] تمام سلطنت کا لحاظ کریں کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا مگر اسقدر [illegible] نہیں ہے وہ ایرلینڈ کے حق میں مفید ہوتا کو اسقدر [illegible] جاتا ہی [illegible]

اُس کمیٹي کے روبرو جو ایرلینڈ کي حالت پر جمع ہوئے تھے اور اُسنے اپنے چوتھي رپورت پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ع میں گذراني مکلک صاحب کا اظہار ہوا تھا تب اُنسے کمیٹي نے یہہ سوال کیا تھا کہ ایرلینڈ سے بہتسي مویشیاں باہر بھیجے جایا کرتے ہیں اور بہت بڑا حصہ لگانکااسي طرح ادا کیا جاتا ھی تو کیا لگان ادا کرنے کا یہہ طریق غریبوں کي بھلائي کا بہ نسبت اُسکے کم ممد و معاون نہوگا کہ وہ محنت کے کام میں بہت مصروف رہتے (جواب) زمیندار کے وطن میں چلے جانے سے جب تک لگان ادا کرنے کا طریقہ تبدیل نہو کوئي اثر نہیں ہوسکتا (سوال) ایرلینڈ کے زمیندار کے موجود نہونے کي حالت میں جو کمیقدر لگان اُس کے پاس بھیجا جاتا تھا اب اُس حصۂ لگان کے ایرلینڈ میں خرچ ہونے سے کیا وہاں کے لوگوں کو فائدہ نہوگا (جواب) نہیں ہوگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ اُس ملک کو کچھہ بھي فائدہ پہونچیگا فرض کیا جاوے کہ تم اگر ایک مالیت کو ایرلینڈ کي جنسوں کے عوض میں خرچ نکروگے تو اُسکے برعکس انگریزي جنسوں کے بدلے میں خرچ کروگے یعنے مویشیاں انگلستان کو بھیجي جاوینگي یا وہ ایرلینڈ میں ھي رھینگي اگر وہ بھیجي جاوینگي تو زمیندار اُنکا عوض مساوي انگریزي جنسوں سے حاصل کریگا اور جو نہ بھیجي جاوینگي تو وہ اُنکا عوض مساوي ایرلینڈ کي جنسوں سے پاویگا پس دونوں صورتوں میں زمیندار مویشیوں کي مالیت پر اوقات گذاري کرتا ھی خواہ وہ ایرلینڈ میں رھی خواہ انگلستان میں ایرلینڈ کے واسطے اُسقدر ھي جنسیں باقي رھینگي جسقدر کہ پہلے تھیں انتہی *

اس تقریر کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ھی کہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں تمام مویشیوں کو جنکي وہ پرورش کرتا ھی باہر بھیجتا ھی کیونکہ بدون اسبات کے یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہہ معلوم نہیں ہوتي کہ مویشي خواہ وہیں رہیں خواہ باہر جاویں ایرلینڈ کے لوگوں کي پرورش کي جنسیں بدستور قایم رہتے ہیں *

[illegible] ملک سے خام پیداوار باہر کو بھیجي جاتي ہیں تو وہاں زمینداروں [illegible] کے [illegible] برعکس ہوتے ہیں جن لوگوں کے محاصل [illegible] حاصل ہوتے ہیں جب تک وہ اپنے محاصل وطن میں خرچ [illegible] نہیں کرسکتے [illegible]

چنانچہ لیسسترشائر کا زمیندار جبکہ اپني جائداد پر رھے تو وہ اپني زمین کے کسي حصہ یا لگان کو ایسے لوگوں کي پرورش میں لگاتا ھی جو اُن اجنسوں کو پیدا کرتے اور وہ خدمتیں پوري کرتے ھیں جنکا سرانجام ھونا اور خرچ ھونا اُسي جگہہ پر ضرور ھی اب اگر وہ لندن کو چلا جاوے تو اُسکو لندن والوں کي خدمتوں کي حاجت ھوگي اور زمین کي وہ پیداوار اور سومایہ جو لیسسترشائر کے محنتیوں کي پرورش میں خرچ ھوتا تھا لندن کے محنتیوں کي پرورش میں صرف ھوگا مگر غالب یہہ ھی کہ لیسسترشائر کے محنتي بھي اُسکے ھمراہ چلے جاوینگے اور اِس صورت میں لیسسترشائر اور لندن کي اُجرت میں کچھہ تبدیلي نہوگي البتہ اگر وہ اُسکے ساتھہ نجاوینگے تو ایک ملک کي اُجرت میں ترقي ھوگي اور دوسرے کے اُجرت میں کمي ھوگي پس جبکہ دونوں مقاموں میں ترقي و تنزل اُجرت کا [illegible] جاویگا یعنے محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ یکساں رھیگا تو ایکہي وقت میں اُسیقدر اُجرت اُسیقدر محنتیوں میں تقسیم ھوگي جسقدر کہ پہلے ھوتي تھي اگرچہ کل تعداد اُجرت اور کل تعداد محنتیوں میں پہلي سي مناسبت نرھیگي ٭

[illegible] وہ زمیندار پیرس کو چلا جاوے تو ضرور اُجرت کي نئي تقسیم ھوگي فرانس میں جو انگلستان کي نسبت خام پیداوار کي قیمت کم [illegible] ملکوں کي [illegible] اور زبان کا فرق مزدوروں کو نقل [illegible] سے نہ ھوسکتي اُس زمیندار کے ساتھہ [illegible] زمینوں کي پیداوار جاسکتي ھی اِسلیئے اُسکو [illegible] محنتیوں سے کام لینا پڑیگا اور اپني لگان کو کسي ایسي جنس سے بدلنا پڑیگا جسکي غیر ملک میں [illegible] ھوسکتي ھو جسکے ذریعہ سے وہ لگان اُسکے پاس پہنچ [illegible] وہ [illegible] اپني لگان کو روپیہ کي صورت [illegible] اِسقات کے کہ محنتیوں کے خرچ کي جنسیں [illegible] محنتوں کو کچھہ [illegible] اور روپیہ کے باھر جانے سے اُنکي حالت میں فرق نہ آئیگا [illegible] کچھہ اُنکے کھانیکے چیز نہیں ھی لیکن جب تک کہ وہ زمیندار محنت کا نتیجہ [illegible] اپني لگان کو روپیہ کے صورت میں حاصل نہیں کرسکیگا [illegible] لندن اور پیرس کے درمیان میں اس مبادلہ

کي شرح لندن کے حق میں زیادہ مفید هی بجز ایسے دو ملکوں کے
جنمیں سے ایک میں کھانیں هوں اور دوسرے میں نہوں هر ایک دو ملکوں
میں یہہ شرح ایسي تعداد سے بہت کم تجاوز کرتي هی جو ایک ملک
سے دوسرے ملک تک چاندي سونا بھیجنے کے خرچ کو کافي نہو پس
اِنگلستان سے روپیہ مصنوعي چیزوں کي صورت میں فرانس کو خواہ ایسے
مقام کو جو فرانس سے تجارت کرتا هو بھیجا جاویگا اور یہہ مصنوعي
چیزیں بیشک زمیندار کے لگان کے مبادلہ میں حاصل هونگي اور اُسکا
لگان ان لوگوں کي پرورش کے کام میں آنے کے واسطے برمنگ هیم اور
شفیلڈ اور مینچسٹر میں سے کسي نہ کسي مقام کو بھیجا جاویگا جو لوگ
مصنوعي چیزیں طیار کیا کرتے هیں اور وهانسے وہ چیزیں غیر ملک میں
جاکر زمیندار کي کار براري کیواسطے فروخت هونگي الغرض جو اِنگلستان
کا رئیس غیر ملک میں رهتا هی اُسکا محاصل اسطرح خرچ هوتا هی
کہ گویا وہ اپنے وطن میں هي رهتا هی اور بجز کپڑے اور لوهے کے برتنوں
اور چھري کانٹوں کے استعمال کے اور کچھہ خرچ نہیں رکھتا اور بجاے
باغبان اور خدمتگار اور درزي وغیرہ کے نوکر رکھنے کے گویا اُسنے چھري
کانٹے قینچي چاقو وغیرہ بنانے والوں کو نوکر رکھہ لیا اِن دونوں صورتوں میں
اُسکي آمدني محنتیوں کے کام میں آتي هی گو وہ محنتي آپس میں
مختلف هیں اور چونکہ هر صورت میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ
اور اُنکي تعداد میں کچھہ تبدیلي نہیں آتي تو محنت کي اُجرت میں
کچھہ فرق نہیں آسکتا *

مگر حقیقت میں محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ اپني مقدار میں زیادتي
پکڑیگا اور اوصاف میں بھي بہتر هوجاویگا مقدار میں بڑھنے کي یہہ صورت
هی کہ جو زمین کتوں گھوڑوں اور خرگوش اور تیتروں کي پرورش کے کام
میں رهتي تھي اب وہ آدمیوں کي پوشاک اور خوراک پیدا کرنے کے کام
میں آویگي اور بہتر اسلیئے هو جاویگا کہ مصنوعي چیزوں کے کثرت سے
طیار هونے سے تقسیم محنت زیادہ هوگي اور اچھي اچھي بہت سي کلوں
کا استعمال هوسکیگا اور تمام ترتیبی طور میں اونکے جو مصنوعي
جنسوں کے کثرت سے طیار هونے سے هوتي هیں *

هم ترک ریاست کا نتیجہ صرف ایک تفصیلي دیکھتے هیں بعض

انگریز رئیس غیر ملک میں رہنے سے اپنے ملک کے اکثر محصولوں سے
محفوظ رہتا ہی اور یہہ اکثر محفوظ رہنا اسلیئے کہا کہ اگر اُسکی زمینیں
جائدادیں وغیرہ اُسکے اصلی وطن میں ہوتی ہیں تو اُنپر کسیقدر محصول
اُسکو دینا پڑتا ہی اور وہ مصنوعی چیزوں کے کچے مصالحوں پر بھی
کسیقدر محصول ادا کرتا ہی اگر آمدنی یا اُن جنسوں پر جو غیر ملک
کو جاتی ہیں محصول لگانا مصلحت سمجھا جاتا تو وہ رئیس بہ نسبت
سابق کے بہت زیادہ محصول ادا کرنے پر مجبور ہوتا مگر از روے
اس انتظام کے جو اب اِنگلستان میں ہی بہت سا حصہ محصول کا
اُن پیداواروں سے لیا جاتا ہی جو اُسی ملک میں خرچ ہونے کے واسطے
پیدا کی جاتی ہیں تو وہ رئیس اِنگلستان کی گورنمنٹ کے مدد کرنے کے
بجاے فرانس یا اٹلی کی گورنمنٹ کی استعانت کریگا شاید یہہ نقصان اُن
سبب تاثیروں کی برابر ہی جو ہمنے بیان کیئے اور اُس گروہ کے لوگوں کو جو
میں مصنوعی چیزیں باہر پہنچتے ہیں اُنمیں سے غیربار اور لوگوں کا
غیر ملکوں میں رہنا نہ مفلس کرتا ہی نہ مالدار *

* ہم اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو اس موقع پر پھر یاد دلانا مناسب ہے
کہ علم انتظام مدن کی بحث میں دولتمندی یا مفلسی پر توجہہ
کرنا ہمارا مقصود نہیں ہی مگر ترک ریاست کے اخلاقی اثروں سے ایسے
مضمون کو جو خلقت کی آسایش یا تکلیف کی تحقیق کرتا ہو درگذر
کرنی نہیں چاہیئے لیکن علم انتظام کے عالم کو اُس سے کچھہ علاقہ نہیں
اور اُس سے علاقہ نرکھنے سے ہمکو اس سبب سے کچھہ افسوس نہیں ہی
کیونکہ مضمون ہی ایسا ہی جس سے حسب دلخواہ نتیجے حاصل کرنے
نہایت مشکل ہیں البتہ اخلاقی بحث ایک وجہہ سے پیچیدہ نہیں ہی
کہ اُس میں مصنوعی چیزوں اور خام پیداوار کے غیر ملکوں میں پہنچے
جانے اور زمیندار وغیرہ کے اپنے ملک میں رہنے یا باہر رہنے سے گفتگو
نہیں کیجاتی اگر کہیں ازروی اخلاق کے زمیندار کا رہنا مفید ہو تو اُسکا
اپنی جائداد پر رہنا ہوگا کیونکہ اُس جائداد میں رہنے والی لوگوں کو
اُسی مقام [illegible] وہ ترک ریاست کرکے رہوے کچھہ غرض نہیں مگر
آدم اسمتھ صاحب زمیندار کے اپنی جائداد پر رہنے کو اخلاقی رو سے
مفید سمجھتے تھے [illegible] وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جس [illegible]

میں درباری لوگ رہتے ہیں وہاں کے چھوٹی اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ہوجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعی چیزوں کے بنانے میں بہت ترقی کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئی امیر کبیر آ رہے تو سست اور کاہل ہوجاتے ہیں انتہیٰ اور مکلک صاحب جنکے مشاہدہ پر نہایت صداقت اور ہوشیاری کا بھروسہ ہی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ اِسکاتلینڈ میں بہت سی جائدادیں ایسی ہیں جنکے مالک باہر رہتے ہیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ہوتا ہی ہاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ہونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ہی ہم یہہ یقین کرنے پر مائل ہیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رہنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رہنا اُنکے ہمسایوں کے حق میں مفید ہوتا ہی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کی فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج ہیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ہی مگر ایسی متوسطہ آمدنی [illegible] والے خاندانوں کی حالت جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے بیس ہزار روپیہ سالانہ تک ہو ہمارے نزدیک اخلاقی اور عقلی بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ہمسایوں میں پھیلانے کے لیئے نہایت مفید ہی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب وجوار کے لوگوں کے باہمی تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کی تہذیب کرنے سے اپنے ہمسایونکی خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت موثر وسیلہ ہی اِنگلستان کی یہہ کمال خوش نصیبی ہی کہ اُسکے ہر ضلع میں ایک ایساہی رئیس رہتا ہی جو اپنی دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام [illegible] کے انجام دینے کے لائق ہی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ [illegible] سے نہیں ہی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ہی چنانچہ [illegible] کے کئی ہزار خاندانوں کے پہلے ہوئے ہونے سے جسمیں ہر ایک [illegible] اپنے [illegible] کی تربیت اور تہذیب کا مرکز ہی ایسا بڑا فائدہ حاصل ہی کہ ہم اُسکے ایک مدت سے مروج ہونے کے

سبب سے ایسے عادي ہوگئے ہیں کہ اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نہیں ہوتي *

مگر ہم جانتے ہیں کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بھي مبالغہ کیا گیا ہی جو لوگ اُن بارہ ہزار خاندانوں کي شکایت کرتے ہیں جنھوں نے ترک ریاست کي ہی وہ یہہ بات بھول گئے کہ اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکہ چوتھائي بھي واپس آ جاویں تو وہ شہروں ھي مں آکر آباد ہونگے جہاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچھہ تاثیر نکریگي بلکہ جاتي رھیگي پس نارتھہامبرلینڈ یا دیوان شائر کے دھقان کو اس سے کیا غرض کہ اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنہیم یا روم میں رہی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رھیں بھي تو اُنمیں سے کتنے ایسے ہونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کھیلنے والے ہونگے اور ایسے نوکر جمع رکھینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویکي سے کچھہ زیادہ نہوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیڈھنگي اور نامعقول نہیں ہی کہ ایسے سببوں کا نتیجہ صرف بھلائي ھي ہووے جنسے برائي بھي اُسیطرح پیدا ہوسکتي ہو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق ہیں اور بھي زیادہ عموماً غلط سمجھے گئے ہیں ھمکو اِسبات سے تعجب ہوتا ہی کہ ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو ہو رہي ہے بعض شخصوں نے باوجود اسبات کے کہ اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے ہیں خوشي سے قبول نہیں کیا اور بعضوں نے بے دیکھے بھالے ایک مہیب اور عجیب بات خیال کر کے اُسپر فکر اور غور کرنے سے ہاتھہ کھینچا *

غالباً اُس غلط فہمي کي بڑي وجہہ یہہ معلوم ہوتي ہی کہ ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کر دیا ہی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق ہیں علم اِنتظام مدن کے بہت سے مصنف اور [illegible] صاف دلیل اِسبات کي ہوکہ چھوٹے رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم ہوجاتي ہی اُن تقریروں کا کوئي جواب نہیں ہوسکتي جنسے صرف یہہ ثابت کرنا منظور ہوتا ہی کہ اُسي سے اُنکي دولت میں کمي نہیں آتي *

علاوه اسکے ايک اور متقدم مخرج اس غلطي کا يهه هي که زميندار جب اپني جائداد پر رهتا هي تو محنتيوں کا فائده بهيئت مجموعي اور نقصان منتشر هوتا هي اور زميندار کے باهر رهنے کي صورت ميں نقصان بهيئت مجموعي اور فائده منتشر هوتا هي چنانچه جب زميندار ترک رياست کرتا هي تو هم اُس قصبه کے خاص خاص پيشه وروں کي طرف انگلي اُٹھا سکتے هيں که اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رهي اور اس سبب سے هزار ها کارخانه داروں ميں جو يهه نوکري اور بکري پهيل جاتي هي اُسکي کيفيت دريافت نهيں هو سکتي اور جبکه وه واپس آتا هي تو اُسکا بيس تيس هزار روپيه سالانه کا ايک محدود مقام ميں خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقويت خاطر بخشتا هي اب جو اس خرچ کي کمي برمنگهيم اور مينچسٹر اور ليڈز ميں آويگي اُسکو هم گو کيسا هي کچهه ثابت کرسکيں مگر وه کچهه بهي نظر نه آويگي اُس زميندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجهتے هيں اور جس جسقدر اُنکي غرضيں اُس خرچ سے علاقه رکهتي هيں اُسيقدر وه اُسکا شکر و شکايت کرتے هيں مگر بحساب اوسط چاليس کرور سے کچهه زياده کا مال جو سالانه باهر کو بهيجا جاتا هي اُس ميں بيس تيس هزار روپيه سالانه کے بڑهنے گهٹنے سے کسي کارخانه دار کو کچهه بهي معلوم نهيں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بهي هو تو وه اُسکو کسي شخص کي پيرس يا يارک شائير کي رياست يا ترک رياست پر محمول نکريگا يهانتک که وه اُس شخص کے عدم وجود سے بهي واقف نهوگا پس اب اگر اُن صريح اور صاف اثروں کے مقابله ميں ايسے نتيجے جو بڑي پخته دليلوں سے نکالے گئے هوں پيش کيئے جاويں تو يهه بات معلوم هوني کچهه مشکل نهيں که اُن ميں سے پڑهي اور بے پڑهي لوگوں کي طبيعتوں پر کسکا اثر زياده هوگا *

[illegible] بهي ترک رياست کا مضر نهونا اس خيال سے بهي قبول نهيں کر [illegible] نهيں که زميندار کا روپيه جو مصنوعي چيزوں کي صورت ميں [illegible] اُسکه کوئي عوض پهرکر نهيں آتا اُسکا جانا ايسا هي [illegible] کو محصول ديديا يا اُن چيزوں کو سمندر ميں غرق کرديا بيشک يهه خيال اُنکا صحيح هي اور

اسپر کوئي اعتراض نہيں ہوسکتا مگر يہہ بات سمجھني چاہيئے کہ جو کچھہ غير بارآور خرچ ہوتا ہی اُسکا ضايع جانا بغير حاصل ہونے کسي معاوضہ کے اس لفظ غير بارآور سے ہي ظاہر ہی رياست يا ترک رياست کي حالت ميں جو فرق ہی وہ صرف يہہ ہی کہ زميندار اپني جائداد پر موجود ہونے کي صورت ميں اُسکو اپنے وطن ميں ضايع کرتا ہی اور ترک رياست ميں باہر رہ کر ضايع کرتا ہے اور ہر حالت ميں اُن چيزوں کے پيدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خريد کرليتا ہی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہيں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا ہی چنانچہ وہ وطن ميں رہتا ہی تو کرتي پر برش اور جوتيوں کے صاف کرنے اور ميز لگانے پر نوکر رکھتا ہی اور تنخواہ ديتا ہی اور يہہ چيزيں ايسي ہيں کہ گھنٹے بھر بعد پھر ويسي ہي ہو جاتي ہيں اور جب وہ باہر رہتا ہے تو وہ اسيقدر روپيہ سوئيوں اور چھينٹوں کے طيار ہونے کے واسطے لگاتا ہی جو باہر جاکر بدون اسباب کے کہ اُنکے کاريگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل ہو اُسيطرح خرچ ميں آجاتي ہيں اور وہ چيزيں حقيقت ميں اب اُس روپيہ کے عوض ميں فروخت ہوتي ہيں جو روپيہ باہر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت ميں خرچ کيا جاتا ہی جو اُسکي جوتياں صاف کرتے ہيں جنکو اُسکے ترک رياست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے ہيں الحاصل غير بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسيطرح سے حاصل ہو اور کسي طرح سے خرچ ہو بمنزلہ خراجکے ہوتي ہی اور يہہ اُنکي خوشي پر منحصر ہے کہ وہ اُسکو اپنے ملک ميں خرچ کريں خواہ کہيں باہر خرچ کريں ہم خوب جانتے ہيں کہ يہہ امر کسي طرح ممکن نہيں کہ کوئي شخص ايک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے يا اُس خطائي کو بيچ بھي ڈالے اور آپ بھي رہنے دے *

[illegible] مطلب کو بعضي تيز فہم [illegible] اس خيال سے غلط سمجھا کہ ترک رياست کي حالت ميں زميندار کے پاس اُسکي آمدني ايسي تجارتي [illegible] ميں بہيجي جاتي ہی جنکے معاوضي بہت دير ميں حاصل ہوتے [illegible] پس زميندار کي آمدني کے خرچ سے [illegible] کو فائدہ ہوتا ہی [illegible] وہ زميندار ترک رياست [illegible]

همني مانا كه نقصان هوتا هی مگر وہ نقصان اُسي زميندار کو هوتا هی
جو ترک رياست کرتا هی چنانچه اُسکا لگان وصول هوتی هي فوراً
اُن مصنوعي جنسوں کے خريد نے ميں صرف هوتا هی، جو اُسکے فائده
کے واسطے بطريق روپيه بهيجي جاتي هيں پس وہ لگان انگريزي کارخانه
دار کي ايسي تجارت کي استعانت ميں خرچ هوتا هے جسکے معاوضه
اور گراں اجرتيں بهت جلد جلد حاصل هوتي هيں اور اگر اُس بڑے
سرمايه کا بهي لحاظ کيا جاوے جو روز روز اُس تجارت ميں لگتا رهتا هے تو
بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هيں الغرض وہ زميندار اپني آمدني
کے وہ تمام فائدے انگلستان کو پهونچاتا هی جو غير بارآور خرچ کرنے والوں
سے پهونچنے ممکن هيں يعني اجرتيں اور منافع انگلستان کو اُسي تهوڑے
سے عرصه ميں حاصل هوجاتے هيں جسميں وہ امدني اُس زميندار کو
وصول هوتي هی باقي وہ نفع اور نقصان جو اُس روپيه کے پهونچنے يا
بعد اُسکے هوتاهی اُس سے همکو کچهه سروکار نهيں وہ اُس زميندار کي
ذات سے متعلق هی چنانچه اگر وہ اپني سکونت کے ليئے کوئي خراب
مقام پسند کرے تو اُسکي آمدني کے ديرميں زياده خرچ سے پهونچنے
يا وهاں ناکارہ جنسوں اور خدمتونکا زياده مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا
هوگا اور اگر وہ عمدہ مقام پسند کرے تو جلد جلد کار روايوں سے جو اُسکي
آمدني پر هونگي اُسکي آمدني اُس مقدار سے زياده هوجاني ممکن هی
جتني که وطن ميں تهي اور اب اُسکو وہ زياده پسنديده طريقه سے خرچ
کريگا ليکن ان سب امور سے انگلستان کو کچهه غرض نهيں *

اس مطلب پر صحيح رايوں کے بهت دير دير ميں ظاهر هونے کا
آخر سبب يهه هی که بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وہ
رائيں ناگوار گذرتي هيں چنانچه زميندا روں اور وظيفه داروں اور مُرتهنوں
اور روکڑ رکهنے والوں کي خوشامد اور خوش کرنے کي اس بات کے ظاهر
کرنے سے زياده کوئي بات نهيں که تمهاري رياست تمهارے همو طنوں کے
حق ميں نهايت مفيد هی اور برخلاف اسکے اُنکي حقارت اور ناراضي
کي اس سے بڑهکر کوئي بات نهيں که تمهارا رهنا خواه برائيتن خواه
لندن خواه پيرس ميں برابر هی جو لوگ اس بات سے
بخوبي واقف هيں که علمي امور ميں هماري راے ميں هماري غرض

کو کیسا کچھہ دخل ہوتا ہی اسبات سے متعجب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ہے جو اہل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکہتا ہی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کي وجہہ سے اپنے ملک کے مربي ہیں *

یہہ ظاہر ہی کہ ہمنے صرف اس ایک ہي مطلب کي بحث پر بہت سا وقت کہویا مگر بغیر اسکے کوئي غلطي نہیں مٹ سکتي کہ اُسکے پہیلنے اور عام ہونے کے اسباب کي چہان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسي ہیں کہ ہر جلسہ میں اُنکا چرچا ہی بلکہ ایسے لوگوں سے بہي ہم سنتے ہیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر ہیں ایسي غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نہیں ہوتي اور جبکہ ہماري عادتوں ہي میں ایسي خرابي ہی کہ اُسکا تبدیل ہونا حقیقت میں ضروري ہی جس سے ہماري توجہہ ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراہ ہی تو ایسي حالت میں اُس گمراہي کے اصلي اور قابل علاج سبب بہي نظر نہیں آسکتے *

چوتہے ہمارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے لیے ذخیرہ کي موجودگي پر منحصر ہی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے ہو اِس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم ہوسکتي ہي ہم اسکو بجز دو حالتوں کے اور کسیطرح نہیں مانتے *

اِن صورتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم ہوسکتي ہی اول یہہ ہی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تہیں اس مناسبت سے آتي ہیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتي جتني خرچ کرتي ہی *

پہلي حالت کو رکارڈو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا ہی جو طبیعي کلوں پر گفتگو کي ہی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا ہی کہ بجاے منقول کرنا کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر ہم انتخاب اسکا لکہتے ہیں چنانچہ ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی یا مختصر یہہ کہیں کہ
اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی اور سرمایہ والي کي عادت هی
کہ وہ هرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا هی جو چھبیس محنتیوں
کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل
چھبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چھہ محنتیوں سے
خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وہ فرض کرتے هیں
کہ اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں
سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات
محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي
اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے کہ
اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا
کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي
قیمت برابر تیرہ آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایہ والے کي حالت
آیندہ بھي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیرہ
آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعہ سے
تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چھہ محنتي خاص سرمایہ
والے کے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یہہ معلوم هوچکا هی کہ
جس برس میں کل طیار هوئي تھي چھبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے
کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تھي اور
دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تھے اس سبب سے محنتیوں کي
پرورش کے ذخیرہ میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یہہ بات
یاد رکھني لازم هی کہ جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وہ سالانہ پیداوار
کي کمي تھي بیس آدمي تو چھبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تھے اور کل
صرف تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں
کي یہہ هی کہ اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت
میں نہیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے
هیں مگر یہہ خیال بھي سے زیادہ غلط هے کیونکہ کل کي قوت بارآور ایسي
هی کہ اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هي اگر اُس کل سے بجاے
تیرہ آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تھي

اُسکے جاري هونے سے محنتيوں کي پرورش کا ذخيرہ کهٹنے کے بجاے زيادہ هوتا اور اگر وہ بغير لاگت کے ميسر آتي يا سرمايہ والا اپنے سرمايہ مين سے بنانے کے بدلے اپنے منافع ميں سے اُسکو بناتا يا ايک سال مين دس آدميوں سے بنوانے کے بجاے دو برس ميں في سال پانچ آدمي اُنميں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسيں پيدا کرتے هيں تب بهي يهي نتيجہ هوتا پس هر حالت ميں جسقدر زيادہ پيداوار هوتي اُسي قدر محنتيوں کي پرورش کا ذخيرہ بڑهجاتا اور هماري مسئلہ کے بموجب اجرتيں بڑهجاتيں اگرچہ همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ ميں بطور ايک جز کے بيان کرنا مناسب سمجها ليکن هم از روے عمل کے اسکي کچهہ بهي قدر نهيں کرتے چنانچہ همکو کسيطرح يقين نهيں کہ تمام تاريخ ميں کوئي ايک مثال بهي ايسي نکلے جس سے غير ذي روح کلوں کے استعمال سے کچهہ بهي پيداوار کا گهٹ جانا ثابت هو کسيقدر کلوں کي طياري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں يا لگان ميں سے لگا هو اور کسيقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طياري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پيداوار کو هميشہ ترقي هوتي هی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پهلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان ميں بارہ لاکهہ پونڈ کا تها اور اب چوبيس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چهاپہ کي کل کے ايجاد هونے سے پهلے ايک معين مدت ميں جسقدر کتابيں طيار هوئي هونگي اب غالباً اُنسے کسيقدر زيادہ ايک دن ميں طيار هوتي هيں اسليئے رکارڈو صاحب کا يهہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چهوٹي چيزوں کي پيداوار گهٹ جاتي هی غلط هی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقيقت اوپر بيان کي گئي کسيطرح درست نهيں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثني کي هی کہ کلوں ميں محنتيوں کے خرچ کي جنسيں بہ نسبت پيدا هونے کے زيادہ خرچ هو جاتي هيں گهوڑوں اور اور کام دينے والے مويشيوں سے متعلق هی جنکو هم جانور کليں کہ سکتے هيں هم فرض کرتے هيں کہ ايک کاشتکار اپنے کهيت کيار کے کام ميں [illegible] محنتيوں کو لگاتا هی جو سال بهر ميں اپنے [illegible] چهہ اور محنتيوں کے خرچ کي جنسيں پيدا کرتے هيں اور وہ چهہ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ھیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آتھہ محنتیوں کي برابر ھو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فائدہ اُسکو ھوگا کہ پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آتھہ ھو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي کہ چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اتھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي ھم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو ھوني ممکن ھی ظاھر نہو في الواقع ایرلینڈ میں ایسے ھي حالات واقع ھوئے اور وھي اُس ملک کي بہت سي تباھي کا باعث تہرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانہ کے قدرتي شریک یہہ حالات یھي ھوتے ھیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف ھوتي ھی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ھوتا ھی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین ھوتي ھے وہ زمیندار اُسکو چھوتے چھوتے حصونمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبہہ کو دیتاھے جسپر وہ کنبہہ کاشت کرتا ھے اور اُسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي ھوتي ھے اور ایسے کاشتکار بہت تہوڑي لگان ادا کرسکتے ھیں مگر بہت سي فرصت حاصل ھونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ھونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشت کار اُسکے ھر طرح کاروبار میں رھتے اور ھمراہ رکاب جلو میں دوڑتے ھیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت ھوتي ھے اور خانہ جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود ھوتے ھیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکي زمینوں کا سالانہ لگان پانچہزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آتھہ سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح ھوئے تھے لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا تہرتي ھی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو ترجیح دیتے ھیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ ہونا لازم ھی جس سے پیداوار ھي کثرت سے حاصل نہو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بہت سا هو پس اس مطلب کے واسطے مثلاً پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تھا ایک کھیت بنالیا جاتا هی اور اُس سے دس کنبون اور دس گھوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانہ میں یہہ تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ هوتا هی چنانچہ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي هی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے همیشہ مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنسیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تھوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري حالت اگرچہ ظاهرا ممکن الوقوع هی مگر حقیقت میں کبھي پیش نہیں آتي بخوبي ظاهر هی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑھ جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا هی جو بواسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نهین هوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اسوقع پر عام شرح هم اس سبب سے کہتے هیں کہ ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بھي آجاتي هی مگر یہہ ایسي کمي هوتي هی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتھہ اُسیقدر زیادتي هونے سے اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگھیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکھا جو اُنستھہ محنتیوں کا کام دیتا تھا ایک آدمي ایک حلقہ وار قار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساتھہ آدمي بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ہی یعنی کم ہوتا ہی تو یہہ بات ناغالب ہی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کي اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمي جو اُنکے بنانے میں مصروف رہتے تھے استدر اُنکي قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھي اُنھیں کے بنانے پر لگے رہیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتي بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کي شرح غالباً کم ہوگئي ہوگي لیکن تمام محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئي تبدیلي نہیں آئي تو اُس کمي کا کسي اور موقع پر ترقي ہونے سے ضرور عوض ہوگیا ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ اُن پیچوں کي قیمت میں کمي آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقي رہي ہوگي جسقدر کہ اُس حالت میں رہتي جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلي قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسي ایسي جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہو تو اجرت کي عام شرح بڑھجاویگي اور اُسمیں کمي کا نہ آنا وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر ہی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسکي مانگ نہ بڑھي تو تھوڑیسے محنتي جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رہتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمي ایسي ہوگي کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي نہ آنیکے سبب سے کسي اور کام میں ترقي ہونے سے پوري ہو جاویگي بلکہ اُس جنس کي مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکي پیداوار کو اب ترقي ہوئي محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کي عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کي کار آمدني جنسوں کي کل مقدار کلوں کے رواج پانے سے بڑھجاویگي اور علاوہ اُس بڑھي ہوئي جنس کے باقي اور جنسوں کي نسبت اپني حالت پر رہیگي *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کي مثال جو اُوپر دي گئي کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسي بري ہي کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتي کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسكي مانگ اس ترقي يافته قوت پيداوار كا متابله كرسكے اسليئے اُسكي سام محنتيوں كي تعداد كم هو جاتي هى مگر حقيقت ميں ايسا بهت كم واقع هوتا هى چنانچه ايك جنس كے طيار هونے كي اساني كا عام اثر يهه هوتا هى كه اُس جنس كے خرچ كو اُسقدر سے زياده بڑهاوے جس ميں به نسبت سابق كے زياده محنتي لئے رهيں *

چنانچه هماري كتاب كے پڑهنے والوں كو معلوم هوگا كه هم كپڑے اور چهاپه كي كلوں كے اثروں كو بيان كر چكے هيں اُنميں سے هر ايک پيشه ميں اُنكي كلوں كے ايجاد هونے سے پهلے كي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف هونگے پس ايسي معمولي حالتوں ميں كلوں كے فائدوں كے كهرے‌پن پر جزوي دقتوں كي كهبيل سے بهي كچهه بٹا نهيں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں كے نتيجوں كا تهوڑا اثر هوتا هى شايد اُنپر كسي خاص تجربه كي گواهي كا پورا اثر هووے اِسليئے هم اپني تقرير كو اُن اُجرتوں كے نقشوں كے ديباچه كے خلاصه مفصله ذيل سے تقويت دينگے جنكو كول صاحب نے اُسوقت ميں جبكه وه كارخانوں كي تحقيقات كے كمشنر مقرر هوئے تهے مرتب كيا تها *

وه خلاصه يهه هى كه جبتك كپڑه كے طياري كو وسعت هوتي رهيگي تب تک بالغ خواه نابالغ محنتيونكا يهه خيال كه بڑي بارآور كلوں كے ايجاد هونے سے اُنكي اُجرتوں ميں كمي آويگي بے بنياد هى اور اُن لوگوں كا يهه قول هى اور بارها اُنهوں نے مجهه سے كها كه به نسبت سابق كے همكو كم اُجرت پر زياده كام كرنا پڑتا هى مينچسٹر اور سالفورڈ كے اُس اخبار كا كوئي پرچه جو وهاں كے كارخانه كے محنتيوں نے جاري كر ركها هے اور بلاناغه روز چهپتا هى ميں نے ايسا نهيں ديكها جسميں اسي قسم كي باتيں نهيں چهپتيں چنانچه ۱۱ جنوري سنه ۱۸۳۴ع كے پرچه ميں مندرج هي كه اب به نسبت سابق كے سوت كاتنے والے كو اُجرت كے دسويں حصے كي كمي كے ساتهه دوگنا كام كرنا پڑتا هى *

اور حقيقت اُسكے يهه هى كه سنه ۱۸۰۴ع ميں كاتنے والے كو يارن كپڑه كے لئے اپنے سوت كي كتائي پر جسكي في پونڈ دو سو انبٹيں اُسوقت كي اوسط بارآور قوت ركهنے والي كل پر طيار هوں في پونڈ چار روپيه چار آنه ملتے تهے اُسوقت ميں جو اوسط قوت اُس كل كي تهي مجهكو معلوم نهيں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کي تھي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ دو روپیہ آتھہ پائي ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور چھہ سو ارتالیس پونڈ سوت کاتنے کي هی اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائي سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائي تک ملتے هیں یہہ مینچستر کے نرخ کا حساب هی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ سوت یارن کبزہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو ارتالیس پونڈ اُسي طرح کا سوت کات لیتا هی اور جب دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے اجرت ملتي تھي اور اب بحساب ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے اجرت ملتي هی لیکن تین سو بارہ پونڈ کي اجرت دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ هوتے هیں اور چھہ سو ارتالیس پونڈ کي اجرت ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے سات سو تراسي روپیہ هوتے هیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ع کي نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے هیں یہہ بات هرطرح صحیح هے کہ محنتي بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا هی مگر جس حالت میں کہ همکو یہہ ثابت کرنا منظور هی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم هیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپني غرض یہہ هی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا هی وہ دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا هی اور اُس کي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں هیں اور ان ترقیوں کي سبب سے محنتي کي کمائي میں اور بھي ترقي هوگي اور بہ نسبت سابق کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیادہ محنتي فائدہ اُتھاوینگے مگر شرط یہہ هی کہ روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کي طرح کوئي سبب مخل نہو اور روئي کے کارخانہ کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي هونے سے اور شاخوں میں بھي اجرت کي شرح کي ترقي هوگي کیونکہ محنت کي

مانگ اُس ترقي یافتہ کل کي طرح اوروں میں بھي زیادہ ہو جاویگي غرض میري یہہ ھی کہ روئی کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کي کل مدں کسي طرح کي ترقي ہونے کا اب تک یہہ اثر ہوا ھی کہ محنتي ایک خالص تعداد روپیہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نہوتي زیادہ کماتا ھی *

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتیوں کي غلط فہمي اُنکے کام چھوڑ بیٹھنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکایت اور فریاد کرنے کا سبب ھی اور مجھکو یہہ افسوس ھی کہ اس سے زیادہ اُن لوگوں کے سمجھانے کا موقع ھاتھہ نہ آیا *

میں محنتیوں کے اسباب پر مطمئن ہو جانے کو نہایت ضروري سمجھتا ھوں کہ کلوں کي ترقیاں اُس روپیہ کي تعداد بڑھاني پر مائل ھیں جو معمولي گھنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے ھیں جو لوگ اس حقیقت پر تکرار کرتے ھیں اُنکو یہہ تو قبول کرلینا ضرور لازم ہوگا کہ مہینے کاتنے والوں کي نسبت اس حقیقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کردیا اور جبکہ اُنکو یہہ ماننا پڑیگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي ہونے سے نو عمر آدمیوں کي تازہ اور زاید محنتوں کي مانگ بڑھیگي تو یہہ بھي اُنکو تسلیم کرنا ضرور ہوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں میں بھي ترقي ہوگي اور یہہ بھي اسیطرح اُنکو قبول کرنا پڑیگا کہ جنسوں کي طیاري کے اثروں سے جو اُنکي قیمت بازار میں کم ہوگي تو اُنکا خرچ بھي زیادہ ہوگا اور اُن جنسوں کے زیادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زیادہ محنتیوں کي ضرورت ہوگي اس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي نسبت اجرت اچھي ہو جاویگي اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونہہ نہ پھیریں اور اس خیال باطل سے کہ کلوں کي ترقي ھماري اجرتوں کے لیئے مضر ھی محنت کے گھنٹوں کے کم کراني پر سازش نکریں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دھریں جو اُنکو یہہ بھیکاتے ھیں کہ آٹھہ گھنٹے محنت کرنے پر بارہ گھنٹے کي اجرت لو جیسا کہ آجکل بھیکا رکھا ھی تو میرا مطلب حاصل ہو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجھہ توجہہ کے اچھے هیں اِسلیئے مجھکو یقین هی که اگر انکو یہہ بات بخوبي سمجھائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے که کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کی اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافته شرح کي سبب سے بہت زیادہ آدمي کام پر لگتے هیں تو وہ ضرور بہت خوشي سے اچھي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا که شیخ سعدي نے کہا هی مصرعہ که مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکورہ غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وہ پہلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اُس عادت سے که جزوي اور خفیف باتوں پر توجہہ کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بہیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائي کو جو منتشر هو ندیکھا جاوے وہ عام غلطي یہہ خیال کرنا هی که غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گھٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابہ هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی که اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھہ لاگت نہیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نہیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اگر وہ اسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑھ جاتي هی مثلاً اگر وہ † قانون جنکي رو سے راس گودھوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نہیں آنے پاتي هے منسوخ هوجاویں تو بہت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بہت تھوڑے محنتي توجہہ کرینگے جو راس گودھوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجہ یہہ هوگا که ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیادہ یا بہتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یہہ قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطہ ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور
بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے
ریشم حاصل ہوگا بواسطہ ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمین کپڑہ
بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نہ
شراب پیتے ہیں اسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ
قانون جو غلہ اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ
ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصہ جسمیں غلہ اور
شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں
جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چَوتھے جس مسئلہ کي توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام
راے کے خلاف ہی کہ زمینداروں اور سرمایہ والوں کا غیربارآور خرچ
محنتیوں کے حق میں اسلیئے مفید ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار میسر
آتا ہی چنانچہ بیلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر
صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجیح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخیرہ
حاصل ہوتا ہی وہ زندگي کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي یہہ وجہہ
بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دہقان مصروف رہتے ہیں
واضح ہو کہ یہہ بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري
صورت ہی یہہ ہمنے مانا کہ زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر
اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہہ بھي ایک فائدہ
ٹہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان ٹہریگي اگر صرف مصروفیت ہی
مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایک
روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں بہ نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل
سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پیچ
کرتے ہیں کہ غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي
پیدا کرتا ہی یہہ بھول جاتے ہیں کہ محنتي جن چیزوں کي حاجت
رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور
ایندھن غرض کہ معاش و آرام کے تمام سامان ہیں مشقت اور
محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے
ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پر بھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل ہوتي ہی ایک محنتي جو شکایت کرتا ہی کہ مجکو کام نہیں ملتا وہ اپنے حسب دلخواہ بلا تعرض کام کرسکتا ہی اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُٹھا اُٹھا کر پہاڑ کي چوٹي پر لیجانا چاہے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت ہی وہ اُس قسم کا کام ہی جس کے ذریعہ سے اجرت اور روپیہ حاصل ہو اور اگر بغیر کام کیئے روپیہ اُسکو حاصل ہو تو نہایت خوش ہووے مشقت اور تھکنا سردي گرمي سہنا في نفسہ برائیاں ہیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت ہو یا یوں کہیں کہ جسقدر اساني سے معاش و ارام حاصل ہوں اُسیقدر محنتیوں کي حالت بلکہ سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رہنے میں بہتر ہوگي ایک نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث ہوتا ہی ظاہر ہی کہ وہاں معاش کي گراني نہیں بلکہ ارزاني ہوتي ہی اور خوراک اور مکان اور ایندھن کے حاصل کرنے میں اساني ہوتي ہی اب غور کرنا چاہیئے کہ اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر ہوسکتي ہی یعني جس ذخیرہ میں سے سب کي پرورش ہوتي ہی اُسکے ایک جز کے ضایع ہوجانے سے کیونکر ترقي ممکن ہی اگر اعلی درجہ کے لوگ صدي گذشتہ کي رسموں کو پھر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري فیطون اور پیمک لگاویں تو البتہ اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم ہوگا مگر کمتر درجہ کے آدمیوں کو اُس سے کیا حاصل ہوگا جن لوگوں کي راے پر ہم گفتگو کر رہے ہیں وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ کمتر درجہ کے لوگوں کو فیطوں وغیرہ بنانے میں مصروف ہونے سے فائدہ ہوگا یہہ سچ ہی کہ ایک کرتي پر پچاس روپیہ خرچ ہونے کے بجاے پانسو پچاس روپیہ خرچ ہونے لگینگے لیکن آپ پانسو روپیہ کیا ہو جاتے ہیں یہہ نہیں کہہسکتے کہ کرتي پر لگنے سے وہ پانسو روپیہ موجود نہیں رہے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکھہ روپیہ سالانہ آمدني ہو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے ہیں اور اُسکے طویلہ اور سواري کے ترتیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بہم پہونچاتے ہیں اب ہم فرض کریں کہ وہ زمیندار خرچ غیر بارآور سے دست کش ہوکر صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بھي اپنے ہي قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ھاتھہ سے کھوبیٹھے وہ معترض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاھیئے کہ وہ زمیندار جسکے ھاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھي آویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئي یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کي زمین میں دفن کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ھو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ھوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ھمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ سام ذخیرہ جو اور لوگوں کي پرورش سے متعلق ھی ھر سال بڑھیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسبسوں کي طرح سے کسي اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاري † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس فنڈ کے بیچنے والے کے ھاتھہ میں جاکر کیا ھوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کي زمینداري خریدے مگر اُس کي قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور ھی کہ وہ مصنوعي جنسوں کي صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ھوچکا ھی الحاصل ھر شخص اپني آمدني کو کسي نکسي طرح خرچ کرتا ھی اور جسقدر کہ وہ اپني ذات پر کم خرچ کرتا ھی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رھتي ھی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ھمارے مسئلہ کے برعکس ھی وہ رکارڈو صاحب کي مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ھوتا ھی *

وہ فرماتے ھیں کہ جسطرح پر تمام ملک کي خالص آمدني خرچ ھوتي ھی اُس سے محتنیوں کي کچھہ تھوڑي غرض متعلق نہیں ھوتي اگرچہ ھر حالت میں وہ اُنھیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ ھوگي جو اُسکے مستحق ھیں *

اگر کوئي حال کا زمیندار یا سرمایہ والا اپني آمدني کو قدیم زمانہ کے تعلقداروں کي طرح بہت سے خدمتگاروں کي پرورش میں صرف کرے تو بہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محتنیوں کي مصروفیت کا باعث ھوگا *

---

† سرکاري فنڈ عموماً سرکاري نوٹ بولا جاتا ھی اور یہہ وہ کاغذ ھوتا ھی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاري میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے ھیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف جنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکهہ روپیہ کي هوتو خواہ میں اُسکو عمدہ پوشاکوں اور خانہ‌داري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواہ اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بارآور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پهلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ اُنکي محنت کو مصروف نکرسکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یہہ هوگا کہ اُن عمدہ پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُٹهاؤنگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیرہ نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پهلي مانگ پر زیادہ هونگے اور اس زیادتي کا باعث یہہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهتے هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یہہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچهہ روپیہ عیاشي سے بچے وہ خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بهت سي فوج اور جهازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هی اور اُسکے اخراجات بند هوجاتے هیں بهت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجهہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزو کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ ان دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وہ آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منها کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هی اور کل آمدني وہ هوتي هی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل [illegible]

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کی محنت اُسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوي مصروف ہوگي کیونکہ سپاہیوں اور ملاحوں کي خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگي جسقدر کہ زیادہ عیاشي کي چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار ہوتي لڑائي میں سپاہیوں اور ملاحوں کي زیادہ مانگ ہوتي ہی اور جس لڑائي کے اخراجات ملکي سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کي آمدني سے ہوتي ہیں تو وہ لڑائي آبادي کي ترقي کے حق میں مفید ہوتي ہی *

لڑائي کے ختم ہوجانے پر وہ میري آمدني کا جزو جو سپاہیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھي کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکي اور شراب وغیرہ عیاشي کي چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کي پرورش پہلے اُس میري آمدني کے جزو سے ہوتي تھي اور وہ لوگ لڑائي کے سبب سے پیدا ہو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقي آبادي پر اُنکے اثر سے اور آبادي کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے ہمسري کرنے سے اُجرت کي شرح میں کمي آویگي اور محنتیوں کي حالت خراب ہوجاویگي انتہی *

واضح ہو کہ رکاڈو صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کي نسبت خدمتوں میں مصروف رہنا زیادہ مفید ہی یعنے کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہی اور سپاہي اور ملاح ہونا کاریگر ہونے سے اچھا ہی اب جو یہہ بات ظاہر ہی کہ محنتیوں کے اِستعمال کي جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاہي ہوجانے سے ترقي نہیں ہوتي تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ رکاڈو صاحب کي یہہ راے غلط ہی یا ہمارا مسئلہ صحیح نہیں ہی *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ رکاڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے ہیں کہ سپاہیوں اور ملاحوں کي خدمتوں کي اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتي ہیں اور کاریگروں کي اُجرتیں روپیہ سے دیجاتي ہیں ہاں یہہ بات وہ بھي کہتے ہیں کہ اگر کوئي شخص جسکي آمدني ایک لاکھہ روپیہ کي ہو اپني آمدني کو اپنے ذاتي اِستعمال کي چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکا طلب اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کي

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقي نہیں رهيگا اگر وہ ایسي جنسیں خرید کرے جنکو خدمتگاروں کي خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کي پرورش کا ایک نیا ذخیرہ ہو جاتا هی اس سے رکارڈو صاحب نے یهہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپني آمدني کو اس دوسري صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کي دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کي اُسنے پہلے بار کي تهي لیکن اُنکو یهہ نہ سوجھا کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا هی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپني آمدني کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکي آمدني کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیتا هی اُنھوں نے یهہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کي خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچھہ لگاتا هی وہ اُس روپیہ میں سے کم ہو جاتا هی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپني خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کي خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بهي اُنکي پرورش اُسي خوبي کے ساتھہ ہوتي جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کي مفروضہ حالت میں ہوتي ظاهر ہے کہ کوئي شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں هندوستان کے طور پر نوکروں کي تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کي مانگ کم ہوجاتي یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور هی کہ محنتیوں کي اسواسطے پرورش کیجاتي هی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچھہ درکار ہو جنکو هم بازار سے خرید کرتے هیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بهي رواج ہوتا تو محنت کي مانگ بڑہ جاتي اور اس سے بهي کم اسبات پر اصرار ہوسکتا هی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتھہ پهرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے واسطے نوکر رکہا جاتا تو اس تبدیلي سے محنتیوں کي زیادہ مانگ ہوجاتي اور ابادي کو ترقي ہوتي*

رکارڈو صاحب کي اس راے ہے کہ لوگوں کي آمدني بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں ادا کرنے کے عوض میں خرچ ہونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ هی هم اسیقدر نا اتفاقي کرتے هیں کہ هم محنتیوں کي غرض کو بالکل اُنکي راے کے مخالف سمجھتے هیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هی چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی تو اُس روپیہ کو اپنے هاتهہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتهہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں که اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تهیں غریبوں کے اچھے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکھي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئي تهیں اگر انگلستان میں پچھلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسي آساني سے سیکھہ لیئے جاتے هیں که هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تهوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشہ سیکھتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکھتا هی جو بیحد و غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکه تمام ملک میں دولت پھیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

---

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ کے معلوم هوتي هیں اور جس سے مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا هی جس سے بڑا فائدہ حاصل هو چنانچہ وہ کاریگر اپني آمدني کي بچت سے ایک چھوتاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا هی اور اُس ذخیرہ کے هر حصہ کو اُس هوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوتی سے ذخیرہ پر استعمال هوسکتا هی بار آور کردیتا هی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد هیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکہ خود بھي دولتمند هوا غرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم هوتا هے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کي خرید میں خرچ هوتا هے وہ ملک مفلس هوتے هیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیہ خرچ هوتا هی وہ ملک مالدار هوتے هیں *

رکاردو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بھي زیادہ غلط هی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھي وارد هوتے هیں جو همنے اُنکي اُس رائے پر کیئے هیں جو اُنھوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاهر کي هی چنانچہ جسقدر آمدني سپاهیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي هے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے هي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش هوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا هوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رهیگا جیسا کہ هم اوپر ثابت کرچکے هیں سپاهیوں اور ملاحوں کي جیسا کہ رکاردو صاحب کا خیال هی کچھہ زیادہ مانگ نہیں هوتي بلکہ بجاے ایک پہلي مانگ کے یہہ دوسري مانگ قایم هو جاتي هی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف هوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے کہ اُن سے شہروں کي فصیلوں کے باهر کے مکانات توڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شهر کي حفاظت هو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کتواکر جنگي جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاهوں کي مرطوب آب و هوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑهائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیاجاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کے

ذخیرہ کي ہرسال ترقي ہوتي الحاصل لڑائي ہر قسم کے لوگوں کے حق
مضر اور خراب ہوتي ہی مگر محنتيوں کے گروہ کے حق میں جسقدر
مضر ہوتي ہے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں ہوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر ہوتي ہے

واضح ہو کہ اب ہم وہ بڑي غلطیاں جو ہمارے اس مسئلہ کے مخالف
تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو ہر محنتي کنبہ برس دن میں
پیدا کرتا ہے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں
اور وصفوں پر چاہیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے
واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور
مقرر ہوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا
حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب ہی جو مزدوروں کي
پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع ہووے *

اب یہہ سوال ہی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر
موقوف ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر
جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا ہوتي ہیں جو مزدوروں کے برتاؤ
میں آتي ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں
کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي لوگوں کي مناسبت سے ہووے اُسي
ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر ہی پس اگر ہم یہہ بات دریافت کرلي
چاہیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس
چوبیس خاندان محنتیوں کے ہوں کس مناسبت سے ہی تو ہمکو انہیں
دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور ہوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات
دریافت ہووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ
میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے
جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول ہیں تو بتسبب فرض اسبات کے کہ
دونو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر ہی یہہ نتیجہ

هاتهہ آنا هی که ایک محله کي اجرت دوسرے محله کي اجرت کي نسبت ایک چوتهائي زیاده هوگي اور اگر یهہ بات ثابت هوجاوے که دوسرے محله کي محنت کي بارآوري پهلے محله کي نسبت نصف کي قدر زیاده هی تو یهہ سمجهنا چاهیئے که دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو که پهلے پهل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یهہ بات بهي یاد رهے که هم لفظ کنا تاً کا بلحاظ اُس کل ذخیره کے نهیں کهتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بهم پهنچتي هی بلکه اُس خاص ذخیره کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکه اگر تمام دنیا ایک گروه تصور کیا جاوے تو یهہ امر واضح هی که اُس گروه کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیره ایسي جنسوں کے زیاده پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نهیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نهیں بڑه سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیره کا اکثر اُس آساني پر زیاده‌تر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وه اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبجز مبادله کرنیکے ذریعه هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نهیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضه میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور [illegible] ملکي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نهیں مگر جس بڑي آساني سے [illegible] اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں [illegible] کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکه قانوني مزاحمت نهوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جهاں چاے، شکر وغیره پیدا هوتي هی بیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچهه غرض نهيں که اُسکا خوردني غله انگلستان کي زمين ميں پيدا هوا يا پولينڈ ميں زمانه حال کے هل کے ذريعه سے صراحتاً پيدا هوا يا کنايتاً کپڑه بنے کي کل کے ذريعه سے پيدا هوا *

غرض که يهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پهلا سبب يعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصر هے *

جواب اُسکا يهه هی که اول محنت کي بارآوري کسيقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي يعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور يهه تمام امور ايسے سببوں پر موقوف هيں که منجمله اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجهے نهيں گئے اور بعض بعض ايسے پيچيده هيں که مختصر بيان اُنکا نهايت دشوار هی يا اچهي طرح سمجهه ميں آنا اُنکا بدون ايسے مضمونوں کي بحث کے متصور نهيں جو علم انتظام سے متعلق تو هيں مگر اُسکے خاص منشاء ميں داخل نهيں البته محنت اور هنرمندي وغيره بهت کچهه آدميوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوه اُس کے تربيت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هيں مگر هم صرف ايک سبب کو جو پيچيده نهيں هی اور باستثناے کوئيٹلٹ صاحب اور سر آئيونائيس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نهيں کيا بيان کرينگے واضح هو که وه سبب محنتيوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور يهه امر کسيقدر ايک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسيقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان ميں اوسط عمر کا زمانه چواليس برس کے قريب قريب خيال کيا جاتا هی اور بهت سے ملکوں ميں وه زمانه پينتيس برس تک بهي نهيں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں ميں پچيس برس تک بهي نهيں اور بعض ملکوں ميں هر چهبيسويں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان ميں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اُوسي حساب سے پچاس برس ميں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که بلاد يورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ايکسو برس ميں خيال کيا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي ہوتي ہی معلوم ہوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد ہوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ ہوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم ہو جاوے. تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت ہوگي جسمیں آبادي کي ترقي آہستہ آہستہ ہوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈھنگ پر رہنا یا آہستہ آہستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید ہی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم ہو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر ہوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پہنچتي ہی یعني اُس ملک کي آب و ہوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف ہوگي *

بعضے ایسے ملک ہیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رہنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک ہیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکھا چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابان میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامبلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي ہی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع ہیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست ہیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رہنیوالوں کے سامھنے جا بجا پھیلے پڑے ہیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم ہیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي ہی چنانچہ جزیرہ ائیسلینڈ کے باشندے بھي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم ہوتے ہیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں ہوتے مگر پھر بھي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچھہ اثر کرتي ہیں اسلیئے اُنسے غفلت نہیں چاھیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند ہوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر ھاتھہ نہیں آئي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر منحصر ھوتي ھی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتھہ کیا جاتا ھی *

باقي ھم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت ھیں اوپر کرچکے ھیں اور اب اپني کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف اسقدر یاد دلانا ضرور ھی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب ھوتے ھیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب ھی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتي تو انسان ایک ایسا حیوان ھوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُٹھاتا بلکہ اپني پرورش بھي نکرسکتا *

چوتھے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر ھوتا ھی گورنمنت کي مداخلت یا عدم مداخلت ھی *

چنانچہ گورنمنت کا بڑا کام یہہ ھی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان ھي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بھي فرض اپنا سمجھا ھی یعنے یہي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُٹھاویں [illegible] اُنکو کام میں [illegible] کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے بجبر کرانا بھي اپنا ذمہ فرض سمجھا ھی زیادہ تر بدقسمتي یہہ ھی کہ گورنمنٹوں نے بمقتضاے جہل و حماقت کے یہہ کام فرض اپنا سمجھا اُسیقدر جہل و نادانی سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے نتیجے سے جسکو تدبیر تجارتي کہتے ھیں اور وہ [illegible] تعلیم کرتي ھي کہ دولت سے صرف روپیہ اور چاندي مراد ھی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باہر جانے سے ھوتي ھی جنکے معاوضہ میں روپیہ باہر سے آوے اور کسیقدر اس گمراھي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر منحصر ھو جاتي ھی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے ھیں تو نقصان گو کیسا ھي بڑا ھو پراگندہ ھونے سے معلوم نہیں

پ

هوتا اور فائدہ گو کیسا هي تهوڑا سا هو مگر اکهتا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا هی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قهراً پهیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل هوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نهوں *

واضح هو کہ اسباب مذکورہ بالاکے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتهہ عام مصیبت بهي تهي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ هیمبرگ سے لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تهیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تها اور اُسکے طریقوں سے واضح هوتا هي یہہ خیالات اُسکے محض اندها دهوندي کے تعصب پر مبني تهے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یقین تها کہ آزادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجهہ سے ضرور هے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُٹهاتا هی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي هی توٹے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تهے تو یہہ اُسنے یقین کیا هوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان هوگا مگر اُسین تدبیر تجارت کے اندهے بانیوں کو یہہ جرات نهوئي کہ ایکہ هي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بهي یہہ اعتراض کریں اسلیئے جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

† اس لڑائي سے نیپولین بوناپارٹ شہنشاہ فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف تمام یورپ نے اتفاق کیا تها اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۵ع میں ختم هوئي تهي *

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کی اجازت عطا فرمائی مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کی رخصت ندی اور ذہن اُسکا یک لخت اس اثر سے خالی رہا کہ مبادلوں کے فائدے اسباب پر موقوف نہیں کہ بایع اور مشتری ایکہی بادشاہ کی رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت ہوویں اس بادشاہ کی ذہنی تجویزیں اُن غلطیوں کی نظیریں ہیں جو آج کل بہت سی جاری ساری ہیں اور آخر وہ تجویزیں اُسکی مستحکم عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت خفیف اختلاف کے ظہور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ہم گفتگو کر رہے ہیں کوئی تبدیلی واقع نہوئی *

جب کہ لڑائی ختم ہوچکی تو نیپولین کی بادشاہت ٹوٹ پھوٹ کر کئی خود مختار بادشاہتیں ہوگئیں اور ہر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو اپنی سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاہ کی زور و قوت نے توڑا تھا انظران برطرفت اور رہگذر بخش اپنے ملک کی آمدنیونکے مٹانے اور اپنے ہمسایوں کی ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ہی مئوثر ذریعہ معلوم ہوئے جیسیکہ لڑائی کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تھیں چنانچہ فرانس کی جنسیں جو اٹلی اور بلجیم میں تجارت کی راہ سے گئی تھیں اور بلجیم اور اٹلی کی جنسیں فرانس میں گئی تھیں روک دی گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غلہ کی نسبت قانون جاری کیئے غرض کہ تدبیر تجارت یعنی اشیاء مطلوبہ کی ممانعت کا پھر دستور قایم ہوا چنانچہ روسیوں نے جبکے ملک میں غلہ بہت پیدا ہوتا ہی بیکایک ملکوں کے کارخانوں کی مصنوعی چیزوں کی اپنے ملک میں لانے سے ممانعت کی اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعی چیزیں بہت سی بہم پہونچتی ہیں اپنے ملک میں غلہ کے لانے کی ممانعت کی *

ہماری رائے میں روسیونکا طریقہ عقل کی رو سے انگلستان والونکی نسبت زیادہ فتنہ انگیز اور شرارت خیز تھا روسی قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کی نسبت کمال ہمت اور اصرار سے قایم رہی ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ سارے تغیرات اس ملک میں ایسے ہوئے کہ ہر تغیر کے ساتھہ امتناع تجارت اور [illegible] زیادہ ہوا لیکن اصول کی رو سے خام [illegible]

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جیسیں محنتني کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي آدمي پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گہٹانا ہی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہی دوسرے جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گہٹ جانے کي جہت سے جو اُسکے باہر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گہٹیگي محنتي نقصان کا معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کي ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کي قیمت سواے محنت کي قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ہی اور محنتي آدمي ہر شی ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ہی نہایت دشواري اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زاید پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینی کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کي ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ہی اسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ہی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ہی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ہی پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کي قیمت گھٹ جاتي ہی اور محنتي آدمي کا کہانے پینے کي چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور چیزوں کي گراني سے اُسکو پہنچتا ہی مگر بہت سي برائي زمینداروں کے

حق مبں ہوتي ہی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري کا خرچ کم پڑتا ہی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول کو ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتي جاتي ہیں اور محنت کي تقسیم زیادہ ہوني جاتي ہی اور جسطرح سے مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باہر نجانے دینا ہی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باہر بہیجنے پر قیدیں لگانا ہی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت ہوتي ہی تو وہ طیار بہي کم کیجاتي ہبں اور جو کچھہ کہ طیار ہوتي ہبں اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف ہوتي ہی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار ہونے مبں صرف نہوتي اور اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري ہوتاھے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنےمیں بہي اُسکي مناسبت سے زیادہ لاگت لگتي ہی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو اسلیئے زیادہ ہوجاتي ہی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت ہوتي ہی اور دوسري قسم کا مول اِسلیئے زیادہ ہوجاتا ہی کہ کم پیدا ہونا اُنکا ضروري ہوتا ہی اور ہر طرح سے محنت کي بارآوري کم ہو جاتي ہی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رہتا ہی *

مگر گورنمنٹ کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي ہوتي تھي کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف ہونے لگتي ہي گورنمنٹ کے کار و بار بلا وصول ہونے تمام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي رقم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں ہوسکتي اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے ہیں اور جو محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد ہوسکتا ہی اُنمیں سے ایک تو اراضي کا لگان ہی مگر ثمرہ اُسکا یہہ ہی کہ لوگ اراضي کي کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول ہی مگر وہ سرمایہ کے باہر جانے کا باعث ہوتا ہی اور تیسري آمدني کا محصول ہی جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مال اکھٹے ہونیکا مانع ہوتا ہی چوتھے اصراف کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد
ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور محنتي لوگ ایسي
چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رہیں اور مخفي
نہ رہ سکیں اسبات سے غرض اُسکي یہہ ہوتي ہی کہ اُسکو افلاس کا دہانہ
ہاتھہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے
بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي سستي چیزیں قایم
کیجاتي ہیں چنانچہ بیر اور مالت شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس
شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریان کے
کام میں لانے سے سر سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھي جس
سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالي نہیں
ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي
بند کرنے سے سارے گھر کي ہوا اور روشني بند ہو جاتي ممکن ہی مگر
محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑي مضرت
اُن محصولوں سے ہوتي ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے
جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب نمک کا
زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے
اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو
حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور شیشہ اور
چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي
سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنس مصنوعي
جنسوں کي طیاري کي ترقي ہوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو
چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دہوکا نہ دے سکنے
کے لیئے صدہا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور
لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور
ترقي کے لیئے تبدیلي لازم ہی اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر
ہی ذرا سي بھي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال
میں پھنسجاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي ہی کہ ہر وقت آدمي محصول کا
شاکي رہتا ہی مگر وہ اُس مضرت یا خرابي سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید هوتي هی اور یہہ بات چند مثالوں سے
ثابت هوسکتي هی مگر هم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے هیں
چنانچہ اکثر لوگ اسبات سے واقف هیں کہ لاهن طیار کرنے کے جو عام
جوؤں کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے هیں بہت زیادہ قیمت رکھتے
هیں اور اسبات میں بھي کسي کو شک شبہہ نہیں کہ بیر شراب کا مول
اسي وجہہ سے زیادہ هوتا هے مگر غالباً اُن دس هزار آدمیوں میں سے جنکے
صرف میں وہ شراب آتي هی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آتا کہ اس
شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول هی مگر حقیقت یہہ هی کہ
چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے کہ لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے
گئے هیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاهن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے
اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں گونہ تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا
بہت عمدہ لاهن طیار هوسکتا هی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا هی کہ کوئي اُن
جوؤں کا لاهن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو
کام نہیں آتے اور علی‌هذالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال
کیجاسکتي هی کہ اگر هل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور
کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک
بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار هوتي هی بیکار اور ویران
پڑا رهتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني
اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس
ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے
زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان
نہیں پہونچتا جسقدر کہ اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے
پہونچتا هی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت هوتي هی جو
محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں
صرف هوتي هی چار سبب معلوم هوتے هیں پہلے محنتي کي ذاتي
خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار
اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے هاتھہ آوے تیسرے وہ مقدار

امداد كي جو سرمايه سے بهم پهنچتي هی چوتهے وہ مقدار ازادي كي جو اُسكو محنت كرنے میں حاصل هوتي هی *

بيان اُن سببوں كا جو محنت كو اُن جنسوں كي پيداوار سے باز ركهتي هين جو محنتي كنبوں كے برتاؤ ميں آتي هيں

واضح هو كه وہ اسباب تين هيں ايك لگان دوسرے محصول تيسرے منافع اگر تمام محنتي ايسي چيزوں كي پيداوار ميں صراحتاً يا كنايتاً مصروف هوتے جو خاص اُنكے برتاؤ ميں آتي هيں تو اجرت كي شرح بالكل بارآوري محنت پر منحصر هوتي مگر ظاهر هے كه يهه جبتك ممكن نهيں هوسكتا كه محنتي لوگ هي تمام ملك كے قدرتي ذريعوں اور سرمايوں كے خود مالك نهوں ليكن ايسي حالت وہ وحشيانه زندگي هے جسميں امتياز مراتب اور تقسيم محنت نهو اور ايسي حالت هے جسميں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسميں اُن صورتوں ميں سے كوئي صورت ظهور ميں نهيں آتي جنكے سبب دريافت كرنيكا كام انتظام مدن سے علاقه ركهتا هى واضح هو كه تربيت يافته لوگوں ميں ايك بڑا حصه محنت كا اُن چيزوں كے پيدا كرنے ميں صرف هوتا هے جنكے برتنے ميں محنتيوں كا حصه نهيں هوتا اور اسليئے تربيت يافته لوگوں ميں محنتيوں كي پرورش كے ذخيرہ كي قلت و كثرت محنت كي بار آوري پر هي منحصر نهيں بلكه محنتيوں كے استعمال كي چيزوں كے پيدا كرنے والوں كي ايسي تعداد پر بهي منحصر هى جو تمام محنتي كنبوں كي تعداد كي مناسبت سے هو *

يهه امر صاف واضح هے كه جو محنت محنتيوں كي پرورش كے ذخير كے بهم پهونچانے ميں لگتي وہ اُس ميں صرف نهونے كي حالت ميں تين كاموں ميں لگتي هی اول اُن جنسوں كے پيدا كرنے ميں جو قدرتي ذريعوں كے مالكوں كے استعمال ميں آتي هيں اور دوسرے اُن جنسوں كے پيدا كرنے

میں جو گورمنٹ کے استعمال میں آتي ھیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتي ھیں یا مختصریوں کہا جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف ھونے کي بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

ھم ابھي بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتي ذریعہ کي بارآوري پر منحصور ھی جسکي اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا ھی اب سمجھنا چاھئیے کہ اُس قدرتي ذریعہ کي بار آور قوت میں ترقي آنے سے لگان میں ترقي آتي ھی اور اجرت کي کمي ظھور میں نہیں آتي *

چنانچہ وہ ترقیان جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں ھوئیں اُنھوں سے اسکاٹلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑي بارآور ھوگئیں اور اسي وجہہ سے لگان کي مقدار بہت بڑہ گئي اور ترقي لگان کے ساتھہ اجرت کي ترقي بھي ھوئي اگر چہ برابر نہوئي آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ھیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کي تو اُن دنوں محنتي کي عام اجرت في یوم پانچ آنہ چار پائي یا في ھفتہ دو روپیہ تھے اور في زمانا یہہ حال ھی کہ في ھفتہ چار روپیہ سے بھي زیادہ زیادہ ھے اور یہہ ایسي رقم ھی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کے اور طیار شدہ جنسیں تگني یا چوگني پہلي اجرتوں کي نسبت سے زیادہ خریدي جاسکتي ھیں اگرچہ اسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینوںکا لگان تگنے سے زیادہ ھوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتي پیدا کرتا ھی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا ھی مگر تمام پیداوار کي مستقل ترقي سے اس ظاھري نقصان کا نعم البدل ھو جاتا ھی فرض کیا جاوے کہ بیس بشل پیدا کرنے کي جگہہ جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تھا اور دو بشل سرمایہ والا اور آتھہ بشل محنتي پاتا تھا اب محنتي آدمي پینتیس بشل پیدا کرتا ھی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا ھی اور تین سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا ھی *

---

‡ واضح ھو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکہ والے انگریزوں میں لڑائي ھوئي اور قریب سات برس کے لڑائي رھکر آخر امریکہ والے [illegible] یعنے انگلستان والوں کي اطاعت سے آزاد ھوگئے *

حاصل یہہ که اگر کسي ملک میں بڑا حصه محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں که محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع هووے کیونکه ایسے محنتیوں کا هونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا هی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں هوتا بلکه اُس اضافه سے حاصل کرتے هیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں هوتا هی *

جب که هم یہہ بات کہتے هیں که محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل هوتا هی اور وہ لگان خیال نه کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ هوتا هی هم پہلے بیان کرچکے که اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن هے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا هے بلکه عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب هی که ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے که خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رهنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف هوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي هیں البته اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر هوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاهیئے که هر ملک کي گورنمنٹ اسباب کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي هی که مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچه بعض بعض گورنمنٹوں نے حتے الامکان جد و جہد کي که محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رهیں اور جہانتک ممکن هو وہ بوجھہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجھہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنہیں کي ذات پر محصور نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگوںپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتي ہی کہ اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازي کرتا ہی گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ہی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ہی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کي ممانعت بدستور قایم رہتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک ہي کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کي اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کي آمدني شاہزادوں کي سي آمدني ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ ہی *

دوسرے محصول کا بیان

دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائي جاتي ہی سرکاري مصارف کا بہم پہنچانا ہے یہہ بات واضح ہے کہ جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکھنے کےلئے صرف ہوتي ہے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف ہوتي ہی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منہا ہو جاتي ہے اور اس سے بھي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ہی جو محض لغو و بیفائدہ ہي نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے ہي قایم رکھنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ملکوں کي تجارت کو غارت و تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باہمي فائدے

پہونچانے کے قابل کیاھی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باھمي برائي پہونچانے کے باعث ھو جاتي ھیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعہ سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچہ غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بھي وہ محصول فریب اور غارت گري ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ نام اُس شی کا رکھنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بھي زیادہ مضر ھوں نہایت دشوار ھی یعني ایسے شی کا نام رکھنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیلہ بناتي ھی مشکل ھی *

بادي النظر میں یہہ امر ظاھر ھوتا ھی کہ صرف اس مضر اور لغو اور بیفائدہ خرچ کوھي وہ منہائي سمجھنا چاھیئے جو اجرت میں سے کیجاتي ھی کیونکہ جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي ھی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور ھی جسقدر کہ اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے ھوتا ھی گورنمنٹ کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت ھی اور یہہ حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت ھی اور ایسي کچھہ ھی کہ بغیر سبب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بہت کم حاصل ھوسکتي ھی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے ھیں کہ جو کچھہ محصول کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا ھی وہ ملک کي آمدني سے کم ھو جاتا ھی معلوم ھوتا ھی کہ اُنھوں نے یہہ نتیجہ اس خیال سے نکالا ھی کہ گورنمنٹ کا مقصود متبت اثر نہیں بلکہ منفي اثر پہنچانا ھی یعنے بھلائي پہونچانا نہیں بلکہ برائي کي روک تھام کرنا ھی اس لیئے اُن مصنفوں نے یہہ ٹھیک تصور کیا کہ جو کچھہ اسي طرح صرف کیا جاتا ھی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم ھوجاتا ھی مگر باوجود اسکے یہہ بات یاد رکھني چاھیئے کہ ھر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تھام بھي ایک بہت بڑا مقصد ھوتا ھی چنانچہ ھم مکانات اسواسطے نہیں بناتے کہ کمروں کي گھري ھوئي ھوا میں سانس لینا ھمکو پسند ھی بلکہ اسلیئے بناتے ھیں کہ اُنکي دیواروں اور چھتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ ھو جاتي ھی اور ایسے ھي دوائیاں خوشي کے واسطے نہیں خریدتے بلکہ

رفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یہہ خیال نکیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي † فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچھہ روپیہ اکھتا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منہائي نہیں سمجھتے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ برائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابھي بیاں کیا یعني یہہ کہ محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جہازونکے تھوڑیسے بیڑے اور نہایت کم فوج اور تھوڑیسے مجسٹریٹ امن و امان کے قایم رکھنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هوجاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹھاوینگي جیسا کہ تھوڑے سے کاشتکار یا تھوڑے سے کاریگر صراحتاً وکنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُٹھاتے جسقدر بہت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات بھي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هي کہ محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسبات سے کہ اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

---

† یعني جوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچنے اور کرنیکے واسطے

اُس طرز سے بھي اُنکو غرض ھوتي ھی جس طرز سے سرکاري مطالبہ کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافہ کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے ھیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصہ سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایہ والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے ھیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصہ سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باھر جانا ھرگز کم نہوگا بلکہ انگریزوں کي باھر جانے والي جنسوں کي قسم میں بھي تبدیلي آنے کي ضرورت نہوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع ھوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باھر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اھل سرمایہ اور زمیدارروں کے واسطے پہلے زمانہ کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف ھونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہہ بات بھي بھولني نچاھیئے کہ ایک حصہ اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول ھوتے ھیں دوسرے ملک کے رھنے والوں کو اکثر دینا پڑتا ھی چنانچہ انگریز اب ملک چین سے تین کڑور پونڈ چاے کے في پونڈ آتھہ آنہ کے حساب سے خرید کرتے ھیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو رروپیہ کي مالیت پر دو سو روپیہ بڑہ جاتي ھیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نہو تو ظن غالب ھی کہ انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا ھو جاوے مگر پھر یہہ بات بعید معلوم ھوتي ھی کہ انگریز بارہ کڑور پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في پونڈ آتھہ آنہ کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکہ اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني ھو جاني ممکن ھی اور تیرہ گني ھو جانے میں تو کچھہ شک شبہہ ھي نہیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جہاں چاے پیدا ھوتي ھی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یہہ امر تسلیم کرنا چاھیئے کہ ان دونوں میں محصولوں کے قائم رھنے کي وجہہ سے زیادتي نہیں ھوني اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاے پر لگا رکھا ھی چینؔ
کے اُن اضلاع کے رھنے والے جہاں چاے کي زراعت ھوتي ھی حقیقت میں
ادا کرتے ھیں بطر بوجوہات مذکورہ ثابت ھوتا ھی کہ انگریزوں نے جو
محصول کلارٹ شراب پر لگا رکھا ھی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ
ادا کرتے ھیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن
جنسوں پر مقرر کر رکھا ھی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي ھیں
انگلستان والوں کو دینا پڑتا ھی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا
جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي ھی حقیقت میں اُس دوسرے
ملک کے رھنےوالوں کو دینا پڑتا ھی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت ھوتي ھی
اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم ھونیکے قوي
سبب ھیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا ھی کہ ھر ملک اپنے ھمسایوں
کے امن و آزادي سے غرض رکھتا ھی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر ھوتا ھی اب آخر میں اُسپر ھمکو غور
کرنا باقي رھا ھی یعني اسبات پر غور کرنا باقي ھی کہ اُس محنت کا
اُجرت پر کسقدر اثر ھوتا ھی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں
کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف ھوتي ھے اچھي گورنمنٹ کے
محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یھي بڑا مطلب ھوتا ھے جسپر وہ محنت
جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي ھے
جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم
رھتے ھیں جیسا کہ اوپر دریافت ھوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور
ھوسکتا ھی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي
ذریعوں کے موجود ھونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا ھی اور جو
لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام
دیتے ھیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام
دیتے ھیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے ھوتے ھیں اُسکو اجرت
کي منہائي سمجھنا نہیں چاھیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ ھی مگر
یہہ بات افسوس کے قابل ھی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں
کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں
بقدر ضرورت محنت خرچ کرائي اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

کي پرورش کے ذخیرہ میں تمام اور موانع کے جمع ہونے سے جسقدر کمي آتي هی اور ترقي رک جاتي هی اُس سے زیادہ گورنمنٹ کي بدانتظامي سے کمي آتي اور ترقي رک جاتي هی چنانچہ اکثر ملکوں میں ایساهي هوا اور هونا هی مگر یہہ دونوں باتیں یعني گورنمنٹ کي بے اسطامي اور حکام فرماں روا کي مداخلت رعایا کے اُن گروهوں میں جنکي نسبت یہہ بیان کیا گیا کہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق رکھتا هی علم انتظام مدن کے ضروري جزوں کے شمار میں نہیں آتیں بلکہ مخل سبب سمجھے جاتے هیں اور اُن کے اثر پر جسقدر کہ هم اب اشارہ کرچکے اس سے زیادہ گفتگو نہیں کرتے *

تیسرے منافع کي تاثیر اُجرت پر

جس حالت میں کہ لگان ایک شي خارجي اور محصول ایک طرح کا خرچ سمجھا گیا تو اب جو کچھہ اجرت مبں سے لینا چاهیئے وہ منافع هی اگر محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے والے محنتیوں اور خود محنتیوں کے استعمال کي اشیا پیدا کرنے والے محنتیوں کی تعداد اور شمار مبں هوگي یا عام فہم لفظوں میں یوں بیان کیا جاوے کہ اُس مناسبت پر منحصر هی جس مناسبت سے سرمایہ والوں اور محنتیوں میں حاصل محنت منقسم هوتا هی *

اس سے پہلے لفظ اجتناب کے یہہ معنے بیان هوچکے هیں کہ اس لفظ سے اُس آدمي کي چال چلن مراد هی جو کسي چیز کے غیر بارآور خرچ سے پرهیز کرتا هی یا حاصلات آیندہ کي توقع پر محنت خرچ کرتا هی مختصر یہہ کہ کسي شی کا خرچ ملتوي رکھنا اجتناب هی اور همنے یہہ بھي بیان کیا کہ محنت کو جب اجتناب کے نتیجہ یعني سرمایہ سے مدد نملے وہ مؤثر نہیں هوسکتي اور اجتناب بھي بجاے خود کسي کام میں مؤثر نہیں هوسکتا جب تک کہ محنت کي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب کرنا طبیعت کو ناگوار هی اسلیئے اُن کے کرنے کے لیئے خاص خاص معاوضہ کي توقع کا هونا یعني اجتناب کے لیئے منافع کي توقع اور محنت کے واسطے اجرت کي امید ضرور هی هم یہہ بھي بیان

کرچکے ھیں کہ اگرچہ ایک ھي آدمي اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ھی مگر ھمنے آسانی کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ھی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ھو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا ھووے جو کچھہ کہ پیدا ھوتا ھی انھیں دو گروھوں میں تقسیم ھونا ھی اب یہہ امر قابل غور کے ھے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ھوتا ھے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ھیں وہ دو باتیں معلوم ھوتي ھیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشکي لگانے پر ایک ملک میں ھوتي ھی دوسرے وہ زمانہ جو ھر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشکي لگانے اور منافع کے وصول ھونے کے درمیان میں گذرتا ھی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ھوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ھی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ھی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ھی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ھیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ھی کہ وہ وہ ذریعے پیشکي لگاتا ھی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رھتا ھی اور یہہ ذریعی کسیقدر تو اوزار اور مصالح ھیں اور کسیقدر محنت ھی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے آلات ھي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ھیں سرمایہ والا آلات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ھی اور محنتي لوگ اُن آلات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ھیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتے ھیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ھے جو پیشکي لگے ھوئے سرمایہ کي مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ بھرتے ھیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ھوتا ھی پاني میں لکڑیوں مٹي وغیرہ سے بنا لیتے ھیں

معاوضه كي ماليت ميں پايا جاتا هے معاوضه كے پيدا كرنے ميں أجرت اور
مصالح صرف هو جاتے هيں اور جو كه وه سرمايه والے كے قبضه سے نكلتے رهتے
هيں اسبواسطے أنكو دائر سرمايه كهتے هيں اور اوزار خرچ نهيں هو جاتے تو
جسقدر رهتے هيں أسقدر وه سرمايه والونكي ملكيت باقي رهتے هيں اسليئے
أنكو قايم سرمايه كهتے هيں منافعوں كے تخمينه سے پهلے الات كے أس حصه كي
ماليت كو جو باقي رهتا هے أور معاوضونكي ماليت پر بهي اضافه كرنا چاهيئے
چنانچه مكان كي تعمير كرنے والے كے سرمايه كا بهت بڑا حصه داير سرمايه
هوتا هی اور أس سرمايه كے خاص جز اينٹ چونه شهتير پتهر اور پتهر كے
چوكے جنسے مكان بنايا جاتا هی اور وه روپيه بهي جو مزدوروں كو بوجهه
اجرت ديا جاتا هے اور قايم سرمايه أسكا أسكے علم عمارت كے سوا صرف پاڑ كا
سامان اور زينے هيں چنانچه وه شخص ان سب چيزوں كو پيشگي لگانے كے
ايک عرصه كے بعد أنكے معاوضه ميں ايک مكان اور پاڑ اور زينے جو كام ميں
آنے سے كسيقدر خراب و خسته هو جاتے هيں موجود پاتا هی روئي كاتنے كا
كارخانه‌دار جو چيزيں پيشگي لگاتا هی أن ميں سے روئي اور اجرت
أسكا دائر سرمايه هوتا هی اور مكان اور كليں قايم سرمايه هوتي هيں اور
معاوضے أسكے كپڑا اور پرانے مكانات اور كليں هيں اور اسيطرح جهاز والے
كو جو كچهه پيشگي لگانا پڑتا هی أسميں سے أسكا قايم سرمايه جهاز هوتا
هے اور ملاحوں كي اجرت اور جهاز كے ذخيرے أسكے دائر سرمايه هيں اور
معاوضے أسكے جهاز كا كرايه اور خود جهاز جيسا كچهه وه سفر كے بعد رهے اور
باقيمانده ذخيره هيں غرض كه هر صورت ميں جيسے كه ابهي بيان كيا گيا
منافع پيشگي لگے هوئے سرمايوں اور معاوضوں كي ماليت كا حاصل تفريق
هوتا هی *

منافع كا تخمينه كسطرح كرنا چاهيئے

جواب اس بات كا كه منافع كا تخمينه كس چيز سے هوسكتا هے يهه هی
كه أچها تخمينه كسي ايسي چيز سے كيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں
حتي الامكان تبديلي كے صلاحيت ركهتي هو اگر سرمايه والوں كے پيشگي

§ كسي شی كي عام ماليت أس شی كي وه قابليت هوتي هی جس كے باعث سے
وه بهت سي بلكه تمام چيزوں سے بدل سكے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت ہاپس کے پھلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ہیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن ہی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاہر میں اُسکو نفع معلوم ہووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان ہی چنانچہ معاوضہ اُسکا غلہ اور پھلوں میں پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي نسبت بیس روپیہ فیصدي زیادہ ہوسکتا ہی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع ہو سکتا ہی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي ہے وہ روپیہ ہی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ ہر شي کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج ہےوہي ایسا ذریعہ ہی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے ہوتا ہی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع ہوتا ہی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع ہووے جس سے روپیہ کا حاصل ہونا آساني سے ہوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر ہو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل ہونا مشکل ہو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج ہووے اور اور ایسے ہي اسباب ظہور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي ہی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض ہونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم ہوتا ہی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت ہے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ ہونے کے سبب سے کہ جس شي کو جي چاہے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے ہیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي ہے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب ہیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ ہوتا ہی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي ہیں جسکے ذریعہ سے ہمیشہ محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی اور وہ ایسي قدرت رکھتي ہیں کہ اور کسي شي کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت ہی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت ہیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک ہزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہونے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوی کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائی بندوں کی نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسقدر محنتیوں کی محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کی محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستانی جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہووے اُسیقدر بڑا آدمی ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کی آمدنی والا ہوتا ہی *

اِسلیئے ہماری راے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگی لگے ہوئی سرمایوں اور معاوضوں کی مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کی مالیت اُس درمیانی زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگی لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قسمت بہت کم بدلتی ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑی دشواری اِس وجہہ سے پیش آتی ہی کہ منافع کی شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتی بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھی اپنے منافع کی بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاری رہنے کی حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کرسکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کی مالیت پیشگی لگائے ہوئے سرمایہ کی مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھی وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتی بھی کثیر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتی ہی ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر ہم یہہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کي مالیت کیا تھي اور پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت کیا تھي اور یہہ بھي دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل ہونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یہہ بات معلوم ہو جاویگي کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تھي فرض کرو کہ یہہ تمام امور دریافت ہوئے اور یہہ نتیجہ بھي حاصل ہوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیہ فیصدي ہوئي پھر بھي یہہ استفسار باقي رہتا ہی کہ کس کس وجہہ سے منافع کي مقدار دس روپیہ فیصدي ہوئي اور پانچروپیہ فیصدي یا بیس روپیہ فیصدي نہوئي *

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کي مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا ہو یا مختصریوں بیان کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا ہو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رہي ہوگي جو کل محنتي لوگوں کي پہلي چال چلن سے موجود اور باقي رہي ہو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم ہوتي ہی

یہہ بات تسلیم کیجاویگي کہ درصورت نہونے موانع رخنہ انداز کے منافع کي شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر ہوتي ہی پس اگر یہہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم ہونیکے کیا کیا سبب ہیں تو ہم استنباط کرسکتے ہیں کہ درصورت نہونے کسي مانع خاص کے یا نو وہي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکھتے ہوں سرمایہ لگانے کے اور سب کاموں میں بھي اُسیقدر شرح منافع

كي قايم كرينگے اسليئے هم تحقيقات اُن سببوں كي كرتے هيں جنسے سرمايه لگانے كے ايک بڑے كام ميں يعني اُن محنتيوں كي اجرت ميں سرمايه پيسكي لگانے كے كام ميں منافع كي شرح قايم هوتي هے جو اجرت كے پيدا كرنے ميں مصروف رهتے هيں يعني محنتيوں كے استعمال كي جنسيں پيدا كرتے هيں *

اس مقدمه كے سهل كرنے كے واسطے هم ايک ايسے ضلع كي چهوٹي سي نو آباد بستي فرض كرتے هيں جس ميں زرخيز اراضي كمال افراط سے هاتهه آتي هي اور وه بستي ايسي جگهه واقع هي اور اُسكي باشندوں كي خصلت ايسي هي كه اُسكے باعث سے ملكي اور غير ملكي جبر و تعدي اور مكر و فريب سے محفوظ هي جسكا نتيجه يهه هي كه وهاں لگان اور محصول كا وجود نهيں اور فرض كرو كه اُس بستي ميں دس سرمايه والے اور باره سو محنتي كنبے بستے هيں اور وهاں كے رهنے والے روپيه كے چلن سے محض ناواقف هيں اور اُن لوگوں كي هر ايک شي يعني تمام مكانات اور كپڑے اور اسباب خانه داري اور كهانے پينے كي چيزيں سال بهر ميں صرف هوجاتي هيں اور دوسرے سال پهر نئي پيدا كي جاتي هيں اور هر كنبه اپني سال بهر كي اجرت سال كے پهلے دن لے ليتا هي اور سال كے آخر دن تک اُسكے عوض كا كام پورا كرديتا هي غرض كه سال كے پهلے دن سرمائے پيشگي لگائي جاتے هيں اور سال كے آخر دن پر اُنكے تمام معاوضے وصول هوتے هيں اور فرض كرو كه جب اُس بستي كا حال دريافت هوا تو هر سرمايه والے كے قبضه ميں ايک سو بيس محنتي كنبوں كي اجرت سال بهر كے واسطے موجود تهي اور سرمايه هر ايک كا سو محنتي كنبوں كے پچهلے سال كي محنت كي پيداوار تها جسكو هم ايک هزار كوارٹر غله سمجهيں اور اُسكے استعمال كي جنسيں جنكو هم بيس شراب كے قوارٹر ديں بيس كنبوں كے پچهلے سال كي محنت كي پيداوار كا وه ذخيره تها جسكو سرمايه والے نے اپنے صرف كے واسطے ركهه چهوڑا تها *

[illegible] اگر هر سرمايه والا سو محنتي كنبوں كو اجرت [illegible] كنبوں كو اپنے استعمال كي جنسوں كے پيدا كرنے كے واسطے [illegible] سرمايه صرف كرے اور محنتيوں

کي آبادي بجاے خود قایم رهی یعني نه گهٹے اور نه بڑهے تو منافع کي شرح سالانه فیصدي بیس هوگي اور هرسال ایک هزار کوارٹر غله پیشکي لگایا هوا سرمایه هوگا اور یهه غله سو کنبوں کي محنت کي اجرت هی جس سے ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هی اور اس سرمایه کا معاوضه اجرت کا ایسا ذخیره هوگا جس سے ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسکے جو حقیقت میں هزار کوارٹر کے پہلے سرمایه اور سرمایه والے کے استعمال کي جنسوں کا دوباره پیدا کرنا هے اور یهه جنسیں اُس محنت کے چهٹے حصه کي پیداوار هیں جو سرمایه کے دوباره پیدا کرنے میں لگائي گئي اس لیئے مالیت ان جنسوں کي کل سرمایه کي مالیت کا چهٹا حصه هوگي اور ایک سال پیشکي لگے هوئے سرمایه کے معاوضوں کي مالیت اصل سرمایه کي مالیت سے ایک چهٹا حصه زیاده هوگي پس منافع کي شرح جیسا که همنے پہلے بیان کیا سالانه فیصدي بیس قایم رهیگي اور پانچ چهٹے حصے محنتیوں کے اپني استعمالي جنسوں کے [illegible] کرنے میں اور ایک چهٹا حصه سرمایه والوں کي استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف رهیگا *

جو نسبت که سرمایه کو محنت سے حاصل هی اُسمیں تبدیل واقع هونے سے جو اثر پیدا هوں اُن پر غور کیجاتي هی فرض کیا جاوے که نقل مکان یا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں میں کمي پڑے اور هر سرمایه والا [illegible] سرمایه یعني سو محنتي کنبوں کي [illegible] اجرت کي پیداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غله کے نام سے تعبیر کیا قایم [illegible] [illegible] کي تعداد ایک [illegible] چوبیسویں حصه کي [illegible] [illegible] ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه حاصل [illegible] ایک سو پندره کنبوں کي محنت پر قبضه [illegible] [illegible] ایکسو پندره کنبوں پر بجاے [illegible] کنبوں کے [illegible] هونگے اور سرمایه والیکو بجاے بیس پیپوں شراب کے صرف پندره پیپے اگلے برس میں [illegible] اور اگر عکس اسکا فرض کیا جاوے یعني نقل مکان یا ترقي آبادي کي وجه سے محنتیوں کے پچاس کنبوں کي بڑهتري هوجے تو هر ایک سرمایه والا بجاے ایکسو بیس کنبوں کي محنت کے ایکسو [illegible]

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض ہوسکیگا اور هزار کوارٹر غلہ بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم ہوگا اور سرمایہ والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدی بیس سے پچیس اور دوسري صورت میں فیصدي بیس سے پندرہ ہوجاتا ہی اب یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ سو کنبی بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایہ والا بجاے اسکے کہ ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو ہر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر ہو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا ہوا مگر اس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکتا ہی یا اگر ہر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو ہر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ ہوگا جو پچانوہ کنبوں کي محنت سے حاصل ہوا مگر اس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہی غرضکہ پہلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندرہ فیصدي ہو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیادہ ہو جاویگا لیکن اگر ان محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتھہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف ہیں اسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گھٹنے کے ساتھہ ساري محنتیوں کي تعداد اسي اندازہ سے گھٹ جاوے یہہ کہ سرمایہ کي مناسبت محنت کے ساتھہ بدلي نہ جاوے تو منافع کي شرح بھي نہ بدلیگي اور اگر ہر ایک ان میں سے یہ مناسبت بڑھے یا گھٹے تو منافع بھي بحسب اس تبدیلیوں کے بڑھیگا یا گھٹیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار جدول میں واقع ہوں *

[illegible] آبادي کي نہایت لاابدي حالت میں یعني جبکہ [illegible] تو حسب حالات مذکورہ بالا کے [illegible] محنتیوں کے پچھلے برسوں کے حال جاننا [illegible]

اس لحاظ سے ہمنے یہہ بات فرض کي کہ تمام سرمایہ والے ایکسا کام کرتے ہیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رہنے کي صورتمیں جو ہر ایک مستقل ترقي سرمایہ کي ہووے حالات مفروضہ بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي ہوگي تو تمام سرمایہ والوں کي ہرگز یہہ غرض نہوگي کہ وہ اپنے سرمایوں کو بڑھاویں بجز اسصورت کے کہ اُس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي ہو بلکہ اپنے سرمایہ کي اُس مقدار سے زیادہ قایم رکھنے سے بھي غرض نہیں ہوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور ہووے حاصل یہہ کہ اگر آبادي بدستور قایم رہے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یہہ ہوگي کہ وہ اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي ہووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي ہو جاوے تو سرمایہ والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے کہ کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا ہی *

جب یہہ فرض کیا جاوے کہ سرمایہ والے کو صرف اپنے مطلب سے کام ہوتا ہی تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصہ پر موقوف ہوگي جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ حاصل ہونے تک گذرتا ہی اور اگر وہ زمانہ [illegible] [illegible] [illegible] محنت کي بارآوري پر موقوف ہوگا [illegible] ایک برس کي محنت کے اُسقدر معاوضہ پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر [illegible] [illegible] کافي [illegible] کوارٹر کافي ہوں تو منافع [illegible] [illegible] پانچ کوارٹر پیشگي لگا کر دس کوارٹر [illegible] [illegible] [illegible] پیدا کر سکے تو منافع کي شرح [illegible] [illegible] اور سرمایہ [illegible] کوارٹر کا سرمایہ پیشگي [illegible] [illegible] محنتي صرف [illegible] سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي [illegible] [illegible] برخلاف اسکے جبکہ محنت کي بارآوري معلوم ہو [illegible] تو منافع کي شرح [illegible] زمانہ پر موقوف ہوگي [illegible] زمانہ تک [illegible] پیشگي لگا رہا [illegible] کہ اجرت کے طریقہ پر [illegible] [illegible]

ایک برس کی محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا
جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا ہو دو محنتیوں کو لگا سکتا
ہی اور ہر محنتی اُسکو دس دس کوارٹر ہر برس معاوضہ میں دیگا
لیکن اگر کوئی محنتی ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے
بجائے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے
پاس کل دس کوارٹر سرمایہ ہووے دو محنتیوں کی جگہہ صرف ایک
محنتی لگا سکیگا اِسلیئے کہ اگر وہ دو محنتی لگاوے تو سرمایہ اُسکا
اس سے پہلے پورا ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے پس سرمایہوالا اُسیقدر
سرمایہ سے نصف محنتی لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدنی کے
ہرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے ہر دوسرے سال کے اخیر
میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبی سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایکسا کام نہیں
کرتے بلکہ ہر شخص اپنی بہبودی کے لیئے بلالحاظ اس امر کے تدبیر
اپنی کرتا ہی کہ اُسکے پروسی پر کیا تاثیر اُسکی ہوگی سرمایہ اور آبادی کو
سرمایہ والوں کی بحث اور حرص سے ترقی ہوتی ہی واضح ہو کہ ہم
پھر مقدمہ مفروضہ کی طرف رجوع کرتے ہیں فرض کرو کہ منجملہ
سرمایہ والوں کے ایکا سرمایہ والا اوروں کی مانند اُن بیس محنتی کنبوں
کی جگہہ جو اُسی کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے ہیں اور اُن سو
محنتی کنبوں کی جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے مین مصروف ہوتے ہین
ایکسو ایس محنتی کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس
اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ ہو جائیگا جو ایکسو بیس
محنتی کنبوں کی محنت سے پیدا ہوا اور جس سے چال کی اُجرت
کی شرح کے موافق ایکسو بتیس محنتی کنبوں کی محنت پر قبضہ
ہو سکتا ہی باقی اَور سرمایہ والوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایکہزار
کوارٹر کا سرمایہ ہوگا جو سو محنتی کنبوں کی محنت سے پیدا ہوا
جس سے حال کی شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کی
[illegible] کہ تمام پہلے سرمایہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] سو کنبوں کی اُجرت تھا ایکسو [illegible]
[illegible] ہو جاویگا اور اُنھیں بارہ سو محنتی کنبوں کی اجرت [illegible]

هوگا مگر جو که صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے هیں تو کل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گهٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچهه کم اُنیس فیصدي سالانه هو جاویگي اور یهه کمي منافع کي اُس سرمایه والے کو اپنے زیادہ کیئے هوئے سرمایه کا فائدہ اُٹهانے سے باز رکهیگي جسکي وجهه سے وہ کمي منافع کي واقع هوئي اور یهه شخص آپکو ایکهزار ایک سو کوارٹر کے سرمایه کا قابض پاویگا جو ایسي اُجرت هی که ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي جس سے ایکسو تیس اور کچهه زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه هو سکتا هی مگر اور هر ایک سرمایه والا اپنے ایکهزار کوارٹر کے سرمایه سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا هوا ایکسو اُنیس سے کچهه کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکیگا پهلا سرمایه والا سرمایه کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑها هوا پاویگا اگرچه پهلے هر سرمایه منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گهٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایه والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گهٹتا هوا پاوینگے *

اب یهه امر واضح هی که کوئي چیز ایسي نهیں جسکو سرمایه والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا هی جیسي ناراضي سے که اپنے سرمایه کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا هی بلکه وہ اُسمیں ترقي نهونے سے بهي ناخوش هوتا هی واضح هو که تهوڑا تهوڑا جمع کرنے سے سرمائے بهم پهنچتے هیں اور رفته رفته یهه جمع کرنا عادت میں داخل هو جاتا هي سرمایه والا اپنے سرمایه کے بڑهانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جاننے لگتا هی اور اپنے خرچ کے [illegible] کي کسیقدر [illegible] کے جز کثیر کو سرمایه کي ترقي کا بڑا ذریعه جانتا هی [illegible] اور سرمایه والے بهي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم هونے کے [illegible] پر [illegible] منافع کي عام شرح کسیقدر کم هوجاوے پس هر ایک [illegible] پهلے سرمایه والے کي تقلید کرکے اپنے اپنے سرمایوں کے [illegible] لوازم [illegible] کا جو اُنکے خاص استعمال کي [illegible] میں لگتا تها [illegible] اور هر سرمایه والا [illegible] میں بجاے اُسکے [illegible] کو سرمایه کے دوبارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے [illegible] کے مهیا کرنے میں مصروف کرتے ایک [illegible] محنتي کنبوں [illegible] کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف [illegible]

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي ہوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف ہونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس ہزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس ہزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے ہو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رہنے کے بجاے اب گیارہ بارھویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارھواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف ہوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع ہو سکتي ہی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس ہے کہ اُنکي تعداد میں ترقي ہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبے اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت ہمیشہ برابر باآور رہے تو یہہ امر ممکن ہی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر پیدا ہو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا ہونگے وہ سب مفید ہونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بہتر ہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر ہوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي *

ہمنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي ہی جسمیں زرخیز اراضي افراط سے موجود ہی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑہتي جاوے محنت کي باآوري ایک مدت دراز تک جاري رہني چاہیئے بلکہ شاید ترقي بھي کرتي جاوے مگر یہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع ہوتا ہی کہ بڑہتي ہوئي آبادي کي صورت میں محنت کي باآوري برابر رہے کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں اکثر کي مناسبت سے زیادہ باآور ہو جاتي ہی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ مصنوعات [illegible]

یا زمین کي ذاتي ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لاگت کي مناسبت سے کم بارآور رهتي هے اور محنتي کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتي هیں تو مصنوعي چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقي یافتہ اساني هوتي هی اُس سے اوس بڑهي هوئي مشکل کا تدارک نہیں هوسکتا جو خام پیداوار کي تحصیل میں هوتي هے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کي شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گھٹ جاتي هی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع هوتي هے کہ سرمایہ کي مناسبت سے آبادي کے ترقي پانے سے اصلي حالت پر بحال هوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کي نسبت محنتي آدمي خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کي کاشت کي ضرورت سے ایسي ایسي مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلي اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا هے جاتي رهی یا زیادہ محنت یا هنر یا غیر ملکي امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقي هونے سے حقیقت میں سرمایہ کي ترقي هوتي هی اور سرمایہ کي ترقي سے منافع کي شرح میں کمي واقع هوتي هی اور روک تھام اس کمي کي آبادي کي ترقي کے سبب سے هوتي هے اور آبادي کي ترقي کي روک ٹوک خام پیداوار کي تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے هوتي هی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر هوتا هی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و هنر یا غیر ملکي امداد سے کم هو جاتي هے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کي کمي کا میلان سرمایہ اور آبادي کے بڑهانے اور منافع کي شرح کے گھٹانے کي جانب همیشہ رهتا هی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بهر میں خرچ هو جاتا هی اور سال هي بهر میں پهر پیدا هوجاتا هی اور یہہ معلوم هو چکا هی کہ ایسي صورتوں میں محنتیوں کي تعداد [illegible] تو کوئي مستقل اضافہ سرمایہ [illegible] اجرات کے نہیں هوسکتا [illegible] منافع کي شرح میں اس زیادتي کي مناسبت سے في الفور کمي واقع هو [illegible] کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا [illegible] [illegible] [illegible] مکرر پیدا نکرلوے تو وہ اضافہ سال بهر میں نابود هو جاوے لیکن [illegible] سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے [illegible]

مکرر محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسي پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمي وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمي کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کي اجرت پر جو سو کنبوں کي محنت سے پیدا ہوئي اور اپنے استعمال کي جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کي محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کي محنت سے طیار ہوئي قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کي اجرت ننانوے محنتي کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبي لگا سکے گا دونوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي ہو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع نہوگی اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتي ہی جو محنتیوں کي موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتي ہي کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمي واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہوني چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتي ہی اور نیز بدون اسبات کے اُس منافع کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی کہ اور محنتیوں کي اجرت میں کمي آوے جیسا کہ ایسے محنتي کے زیادہ کرنے سے ہوتي ہی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتي ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي ہے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انکلستان میں چلوں اور سڑکوں اور بندرگاهوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئي اور محنت کي بارآوري سے دایر سرمایہ اور ملک کي آبادي نے بتناسبت ترقي پائي *

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعني محنتیونکے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پیشگي

لگے ہوئے سرمایوں کي ماليت کا حاصل تفريق يعني منافع محنت کي اُس تعداد پر منحصر ہوتا ہے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت سے قبضہ حاصل ہوسکتا ہے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں اور محنتیوں میں ہوتي ہی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ہم اُنہہ سببوں کي تحقیق کرتے ہیں جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ہے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک ہوتي ہی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شی مراد ہوتي ہے وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشی مراد ہوتي ہی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ہی جس سے دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والی اور محنتي کے حصوں کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ہی اور

علی هذالقیاس یهه بات بهي صاف واضح هی که جب منافع کي شرح دریافت هوتي هی تو سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کے زمانه سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم هوجاتي هی مثلاً اگر کسي سرمایه والے کا معاوضه باره کوارٹر غله هو اور یهه دریافت کرنا منظور هو که اُسمیں کسقدر سرمایه هی اور کسقدر منافع هی تو پهلے یهه امر تحقیق کرنا چاهیئے که اُسکا سرمایه کسقدر عرصه کے واسطے معاوضه حاصل هونے تک لگا رهتا هی دوسرے یهه امر تحقیق کرنا لازم هی که منافع کي رایج الوقت شرح کیا هے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یهه هووے که زمانه ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانه هی تو یهه بات صاف واضح هی که اُجرت میں همیشه دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه صرف چهه مهینے هوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانه قائم رهے تو سرمایه میں † گیاره کوارٹر سے کچهه زیاده لگاتے ضرور هونگے اور منافع ایک سے بهي کچهه کم هوگا اور اگر سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه دو برس ٹهرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانه رهے تو آٹهه کوارٹر سے کم سرمایه کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیاده منافع حاصل هوگا غرضکه جسقدر که سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه بڑهتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانه قائم رهیگي تو اُسیقدر سرمایه والے کا حصه بڑهتا جاویگا اور جسقدر وه زمانه گهتتا جاویگا اُسیقدر منافع بهي اُسکے مناسبت سے گهتیگا علاوه اِسکے یهه بات بهي ظاهر هی که اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه معین هو جاوے تو سرمایه والے کا حصه بحسب ترقي شرح منافع کے بڑهیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع هوگي اُسیقدر حصه اُسکا گهتیگا *

* اب کس بات پر اُس زمانه کا حصر هوتا هی جسمیں پیشگي سرمایه لگا رهتا هی اِس سوال کا کوئي عام جواب نهیں دیا جاسکتا واضح هو که زمانه کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و هوا کے موافق مختلف هوتا هی

† اُس مقام پر غلطي معلوم هوتي هی از روئے حساب کے گیاره سے کچهه کم سرمایه هوگا اور ایک سے کچهه زیاده منافع هوگا *

اور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ هوں زیادہ‌تر مختلف هوتا هی *

یورپ میں فصل سالانہ اور هندوستان میں ششماهي هوتي هی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي هی اُسکا اوسط انگلستان میں هندوستان کي نسبت دوچند هونا چاهیئے گهوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا هی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رهتا ضرور هي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا هی اُسکا تهوڑا حصہ ایک هفتہ سے کچهہ تهوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رهتا هی مچهلي والے کا سرمایہ ایکهي روز میں خراب هو جاتا هی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکها جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي هی عموماً یہہ کہا جاتا هی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باهمي مناسبت سے کم یا زیادہ هوتا هی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم هوتي هی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ هوتي هی ایسا فائدہ هوتا هی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑهتا جاتا هی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑهتا جاتا هی منافع کي شرح ملک روس میں انگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑهي هوئي سمجهي جاتي هی چنانچہ هم فرض کرتے هیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ هی اور روس کي فیصدي دس سالانہ هی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار هوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت هوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار هوگي وہ چهہ سو روپیہ سے کم کو فروخت هوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ هوگا خیال کیا جاتا هی کہ ملک هالند اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم هی اور اسي وجہہ سے هالند والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملے هیں منحصر هوگئي هیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ ھی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے ھیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے ھیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے ھیں خام پیداوار خرید کرتے ھیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے ھیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے ھیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس گوڈھوپ کي شراب اور استریلیا کي اُون اور میکسیکو کي چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا ھوتا ھی اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي ھوئي ھوتي تو اُن پیشگي لگے ھوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي زیادتي سخت ناگوار ھوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم ھوتي ھی وہ سب جگہہ ایک ھی سي ھونے کي طرف راجع ھوتي ھی چنانچہ جہاں منافع زیادہ ھوتا ھی وہاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگتا ھی دبا رھتا ھی اور جہاں منافع کم ھوتا ھی وہاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تہما رھتا ھی اُس زمانہ کي کمي بیشي کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ھی محنتي آدمي کو شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ ھوتا ھی محنت کي بارآوري اور سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کا زمانہ اگر معین ھو جاوے تو پیداوار میں محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ ھم ثابت کرچکے ھیں منافع کي شرح پر موقوف ھوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ ھوتي ھی کہ اُسکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ھی اُسکے منافع کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رھنے کے کم ھوني چاھیئے اور اگر یہہ امر ممکن ھو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ ھو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف ھوگا جس سے محنتي صریح تعلق رکھتا ھی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتي ھیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم ھو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رھیں تو محنتي کي اصلي غرض یہہ ھوتي ھی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رھے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگي لگایا جاتا هی جو مزدوروں کے برتاو میں آتي هیں اسقدر کم هوتا هی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھي تھوڑا هوتا هی کہ منافع کي شرح بڑھي هوئي هووے چنانچہ اگر چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدي سالانہ بڑھي هوئي شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم هوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ منافع کي بڑھي هوئي شرح عموماً محنت کي بڑي بارآوري کے ساتھہ هوتي هی غرضکہ جب منافع کي شرح بڑھي هوئي هوتي هی یعني محنتي پیداوار کي مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا هی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کي شرح گھٹي هوئي هوتي هی یعني وہ پیداوار کي مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا هی عموماً زیادہ ملتا هی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کي زیادہ مقدار ملتي هی محنتي کے حصہ کي بڑھوتري دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک هونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا هوا فرض کرنے سے هوگي اجرت کي مقدار میں بہت کم اضافہ هوگا *

محنتي کے استعمال کي جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگي لگانے کے زمانہ کا کم هونا محنتي کے حق مفید هی هم فرض کرتے هیں کہ ایک محنتي بہت کم زرخیز اراضي پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کي پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کي شرح فیصدي دس سالانہ اور اجرت کے پیشگي لگانے سے غلہ کے قابل استعمال هونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کي قیمت دو سو بیس روپیہ هوگي اور محنتي بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکے عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل هو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت هووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت هوگا اور محنتي دو سو روپیہ کي جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپني اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹر سے کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ پہلے درکار تھي مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کے زمانہ کي درازي کا یہہ ایک اور نتیجہ ھوتا ھی کہ سرمایہ والا اُسي مقدار سرمایہ سے پہلے کي نسبت بہت تھوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبی کي پرورش کے واسطے سال بھر کے لیئے ضرور ھوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کر سکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتي کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو ھرسال آیندہ میں لگا سکتا ھی لیکن اگر غلہ ایسا ھو کہ بدون دس برس رکھنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے پہلے صرف ھو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ھووے سرمایہ پیشگي لگے رھنے کے زمانہ کي درازي وھي اثر پورا پورا دیکھلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکھلاتي ھی *

مگر اُس زمانہ کا ایسي جنسوں کي پیداوار میں دراز ھونا جو محنتي کے صرف میں نہیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چھٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیہ في سال ھووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي ھو اور شرح منافع کي فیصدي دس سالانہ ھو تو وہ محنتي دس گیارھویں حصہ فیتہ کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپني اجرت سے دس چھٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت ھونے کے لیئے دس برس تک رکھا رھنا ضرور ھووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کي خریداري کي کبھي خواھش نہیں ھوتي اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رھنے کے زمانہ کي درازي سے اُس سرمایہ میں جو پیشگي لگا رھتا ھی لو عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نہیں ھوتي اسلیئے محنتي کو زینہار اُسکي پروا نہیں ھوتي البتہ صرف فیتہ کے خرچ کرنے والوں پر اُسکا اثر ھوتا ھی *

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑهي هوئي اجرت اور بڑها هوا منافع ساتهه ساتهه رهتے هیں تسبر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهنی میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گهتا هوا رهی اور اسیطرح یهه بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑها رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهت جاتي هی تو میلان اُسکا یهه هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یهه واقع هوتا هی که پهلے سرمایه والوں میں بحثث و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑه جاتي هی پهلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهه سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وه تمام گروه پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشگي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُستدر هوتا هی جسقدر وه اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورت شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وه سوداگر پر صرف استدر اثر کرتا هی جسقدر که وه پورت شراب پیتا هے حاصل یهه که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهه هوتي هي که وه زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن مضمون کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهه که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیوں کي پرورش کے ذخیره کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیره سے هوني ضرور هی *

دوسرے یهه که مقدار اُس ذخیره کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں *

تیسرے یہہ که محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف هوتي هی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایه اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نهونے سے حاصل هوتي هی *

چوتھے یہہ که جب لگان نهو اور نامناسب محصول نه لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلگا هو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانه پر موقوف هوتي هی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایه پیشگي لگا رهنا ضرور هی *

پانچویں یہہ که کسي مفروض زمانه میں منافع کي شرح سرمایه والوں اور محنتیوں کے بھلے چلن پر موقوف هوتي هی *

چھٹے یہہ که وہ زمانه جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگا رهنا ضرور هوتا هی کسي عام قاعده کا مطیع نهیں هوتا بلکه درصورت قلت منافع کے طویل هونے پر مایل هوتا هی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاه هونے پر راغب هوتا هی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم هوتي هی وہ سبب بھي بہت کچھہ تحقیق هوگئے جنسے منافع قرار پاتي هیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاهیئے که تین طرح سے منافع دیکھا جاتا هی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبه چیزوں کي اُس مقدار سے جنپر ایک معین منافع سے قبضه هوسکے واضح هو که وہ سبب جنکے ذریعه سے منافع کي شرح کا تصفیه هوتا هی مذکور هوچکے اور یہہ امر ثابت هوچکا هی که وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف هوتے هیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے هوتي هی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایه والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایه کي مقدار پر موقوف هوگي اس سے لازم آتا هی که سرمایه کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم هو جاوے جسکے ساتھه اُسکي مناسبت سے محنتیوں کي تعداد نه بڑھي تو کل سرمایه

والوں کي حالت اُسوقت تک زوال پذیر نہوگي کہ منافع کي شرح کي کمي سرمایہ کي اُس زیادتي سے زیادہ نہو جاوے جو اب سرمایہ میں ہوئي مثلاً پانچ روپیہ فیصدي کي شرح سے بیس لاکھہ روپیہ پر اتنا نفع ملسکتا ہے جتنا دس فیصدي کي شرح سے دس لاکھہ روپیوں پر حاصل ہوسکتا ہے اور ساڑے سات فیصدي کي شرح سے بیس لاکھہ روپیوں پر بہت زیادہ نفع حاصل ہوگا اور سرمایہ کي ترقي کا میلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي اُسکے برابر نہیں ہوتي ایسا ہوتا ہی کہ تمام دنیا کي تاریخ میں کوئي مثال ایسي نہیں جس سے ظاہر ہووے کہ تمام سرمایوں کي ترقي سے تمام منافعوں میں کمي آئي ہو *

واضح ہو کہ مقدار اُن مطلوبہ چیزوں کي جسکو منافع کي ایک مقدار معین سے خرید کرسکتے ہیں مقدار منافع سے یک لخت بیگانہ ہی ایک چیني سرمایہ والے اور ایک انگریز سرمایہ والے کو جنکے سالانہ منافع سے ایکسال کیواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ ہوسکتا ہي عیش و آرام مختلف درجوں سے حاصل ہوسکیگا چنانچہ انگریز کو اوني کپڑے اور باسن اور چیني کو چاے اور ریشمین کپڑے زیادہ حاصل ہوسکینگے غرضکہ تفاوت اُنکا چین و انگلستان کي اُس محنت کي مختلف بارآوري پر منحصور ہی جو اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف ہوتي ہي جنکو اُن دونوں ملکوں کے سرمایہ والے اپنے کام میں لاتے ہیں مگر وہ دونوں بلحاظ محنت پر قبضہ کرسکنے اور اُسکے سبب سے لوگوں میں ابرو رکھنے میں برابر ہوتے ہیں ہم یہہ ثابت کرچکے ہیں کہ جوں جوں آبادي بڑھتي ہے اُسیقدر محنت خام پیداوار کے حاصل کرنے میں کم بارآور ہونے پر اور مصنوعي چیزوں کے طیار کرنے میں زیادہ بارآور ہونے پر میلان کرتي جاتي ہی اسلیئے سرمایہ والا اُسیقدر منافع سے کم آباد ملکوں میں موٹي جھوٹي پیداوار کثرت سے حاصل کریگا اور کمال آباد ملکوں میں عمدہ عمدہ سامان بقدر اوسط حاصل کریگا ایک ایسا جنوبي امریکا والا جو اپني سالانہ آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکے جنگل کے کنارے ایک کچے گھر میں رہیگا اور شاید سو گھوڑے باندہ سکیگا اور ایک انگریز اُسیقدر مقدور والا ایک اچھي آراستہ کوٹھي میں رہیگا اور دو گھوڑے اور ایک چرت رکھ سکیگا غرض سکہ ہر ایک کو الگ الگ لطف و لذت کے ایسے ذریعے حاصل ہونگے [illegible]

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح ہو کہ پہلي بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح لا موجود ہوتي ہے اور اب ہم بعضے اُن خاص سببوں کے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھ صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج ہے اُس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعني وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تھوڑے سرمایہ پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتي ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آسکتي اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکھنے میں پیش آتا ہے تیسرے اُن کاموں میں معروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تھوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں پر لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ آپ کي تقریر ہماري آدم اسمتھ صاحب کي رایوں کي توضیح و تشریح کے بطور ہوگي تو حتي الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگي جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

محنت ایک قسم کي مشقت ہے اور اُسکا نقصان سمجھا جاتا ہے اور جبکہ محنت کي اجرت کا ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے بھي نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے کہ پہلے بیان کیا کہ صرف سستي اور کاہلي جو سخت مشقت اور محنت کرنے سے باز رکھتي ہے ایسي شي نہیں کہ جسپر محنتي کو غضب آتا ہو اور چاہیے کہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھی ممکن ہے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت
اُسکی صرف اُسکی مشقت کا ہی انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامی
یا بے عزتی یا خطرہ کی بھی جو اُسکو سہنا پڑتا ہی جزا ہوتی ہی مگر
آدم اسمتھہ صاحب کی یہہ رائے ہے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرات
اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ہیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے
اجرت کسی کام میں زیادہ نہیں ہوتی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ کاروبار
کے مخاطرہ اور اُن میں زندگی کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے
کہ جوان آدمیوں کو کم ہمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کی رغبت کا
موجب ہو جاتا ہی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں
ہوتی حال اُنکا اور ہی چنانچہ جن پیشوں کی بدولت تندرستی میں
بڑا خلل آتا ہی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتی ہی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ہیں اُنکے شمول میں عموماً اور
باتیں بھی ناپسندیدہ ہوتی ہیں جیسے گرد آور خاک اور مسموم ہوا اور
بہت گرمی اور سردی سہنا اور بہت گرمی میں سے دفعتاً سردی میں
آجانا یا بہت سردی میں سے دفعتاً گرمی میں آجانا تندرستی کے لیئے
[illegible] کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ہیں یہی اُسکی ناپسندیدگی کے
بھی باعث ہوتے ہیں جس کام میں [illegible] اور بیماری اور بے آرامی کی
[illegible] مگر
[illegible] کے نقاش کا
[illegible] نہایت پسندیدہ اور تندرستی کے لیئے نہایت
مضر و خراب ہی اور برخلاف اُسکے قصائی کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت
سنگدلوں کا کام ہی مگر تندرستی کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف
ہی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کی اجرت کو قریب قریب تصور کرتے
ہیں اور اِن دونوں پیشوں میں [illegible] سے جو بہت
[illegible] ہوتی ہے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ہی مگر تحقیر عوام اور جگ
ہنسائی کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوی ہوتے ہیں
[illegible] اجرت کی زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں
کیونکہ [illegible] طبیعت کے نہایت قوی اثروں میں سے ہوتے ہیں
[illegible]

اُس پر مستزاد کرتے هیں چنانچه یهه دونوں ایسے پیشے هیں که جب کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کی مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتی هی اور اس وجهه سے زیادہ اجرت نهیں ملتی که وہ بهت زیادہ محنت کرتے هیں بلکه اس وجهه سے که لوگ اُنکو بهت برا جانتے هیں یهانتک که جهاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتهر مارتے اور تالی پیٹتے هیں اور شاید سب سے برا پیشه بیعزتی کا بهیک مانگنا هی مگر جب وہ پیشه کے طور پر کیا چلتا هی تو یقین هوتا هی که وہ سب پیشوں سے زیادہ نافع هوتا هی *

متخاطرہ اور بے ابروئی اور بے آرامی کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هی جو مذکور هوا اور یهه بهی گمان کیا گیا که جو کام جسقدر زیادہ پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کی نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتی هے چنانچه آدم استهه صاحب نے لکها هی که تربیت یافته لوگوں میں شکاری اور مچهلی والے جو ایسے کام کو اپنا پیشه تهراتے هیں جسکو اور لوگ دل لگی کے واسطے کرتے هیں بغایت مفلس هوتے هیں چنانچه قول اُنکا یهه هی که تهیوکریتس کے عهد سے تمام مچهلی پکڑنیوالے غریب محتاج چلے آتے هیں طبعی ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے به نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعه سے پرورش پاسکتے هیں بهت زیادہ آدمی اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکی محنت کی بازار میں اپنے مقدار کی مناسبت سے بهت ارزان بکتی هے جس سے اُس کے محنتیوں کو بهت تهوڑا کهانے کو ملتا هی انتهی مگر یهه بات مشکل سے کهه سکتے هیں که اچهی تربیت یافته لوگوں میں شکار بهی پیشه هوتا هی اور آدم استهه صاحب نے جو مچهلی پکڑنیوالے کی مثال بیان فرمائی اُسکی صداقت پر بهی همکو شک هی اگر اُنهوں نے اپنے خیال کو اُن چهوٹے گروهوں پر محصور کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچهلیوں کا شکار کرتے هیں تب تو البته صحیح هی حقیقت میں یهه لوگ اُس کام کو پیشه کے طریقه سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجهتے هیں مگر سمندر سے مچهلی پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی که بهت مرغوب نهیں اگر سواے اسبات کے که جو لوگ اس کام کو کرتے هیں وہ خوب موٹے تازہ هوتے هیں اور اُنکی اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کهانے

پینے کا سامان افراط سے ہوتا ہی اس پیشے سے اچھی آمدنی ہونے کا کوئی اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی وہ خصوصاً مچھلی پکڑنیوالوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگی کے درجہ کا تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسی وجہہ سے ہمکو یقین ہی کہ کشتکاری کے مزدوروں کو سب سے تھوڑی اُجرت ملتی ہی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاری کے عام محنتیوں کی معمولی اُجرت صرف جسمانی محنت کی وہ مالیت ہی جو کسی خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسی وقت و مقام میں دوسرے محنتی کی محنت کی اُجرت زیادہ ملتی ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتی کے پیشہ میں کوئی خاص دقت اور ناپسندیدگی ہی یا زر لگان یا منافع بھی اُسکی اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر ہی تو بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اجرتوں کی نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتے ہیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اُنکی وقت اور اُنکی مقام میں یکساں ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفی مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کی مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال [illegible] سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی [illegible] زمانہ کی تھوڑی [illegible] ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی [illegible]

[illegible] یہہ تسلیم نہیں کرسکتے [illegible] کاموں کی پسندیدگی [illegible] بھی اگر منافع کے [illegible] اُجرت کے [illegible] اُن محنتوں کی نسبت [illegible] تو اُسکو اس طرح تسلیم نکرنے [illegible] کا استعمال [illegible] جسمانی کی

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے آرامی ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتی ہی لیکن سرمایہ کا لگانا روحانی محنت ہی اور اکثر جی کو بہاتی ہی چنانچہ اکثر ہم اُن لوگوں کا حال سنتے ہیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف ہیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے ہمسے یہہ بات کہی کہ آمدنی میری کچھہ ہی ہو مگر کمال خوشی اسمیں ہی کہ میں کسی فوج کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ ہوں انسان کی آدھی مصیبتیں منتظموں کی حکمرانی کی خوشی اور جرنیلوں کی لڑائی کے شوق ذوق سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اسکے صرف محنتی آدمی صرف نقد اجرت یا اُسکی مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا ہے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار و ناموری اور کہی کبھی ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا ہے جو انسان کو حاصل ہوسکتا ہے یعنی اُسکو اس امر سے آگاہی ہوتی ہے کہ دور دراز ملکوں میں ہمیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پہونچا ہے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بہی ہیں جیسے غلاموں کی تجارت جس سے سختی اور خطرہ اور لوگوں کی لعنت ملامت اوٹھانی پڑتی ہی اگر کوئی غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا ہی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ اُنکو ملامت رکہگا پہہ کچھہ ضرور نہیں کہ ہم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگی پسندیدہ یا گوارا ہوتی ہے منافع کے الیے سے جیکون میں ڈالی جاوین تو منافع بہت زیادہ ملنا چاہیئے یا باہمی بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گہتنا چاہیئے جتنا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم ہوتا ہی *

ممکن ہی کہ یہہ امر صریح ظاہر نہو کہ کبہی ناپسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی ہوئے سرمایہ سے کوئی مناسبت رکہنے کی کیا وجہہ ہی مگر یہہ بات یاد رکہنی چاہیئے کہ معین سرمایہ رکہنے والوں کی [illegible] سرمایہ کی مقروضہ مقدار کے بڑہتے جانے سے گہتتی جاتی ہی [illegible] کے قابضوں کو ایک طرح کا ایسا انحصار تجارت حاصل ہوجاتا ہی جو اُسی سرمایہ کے بڑہنے سے زیادہ سخت اور [illegible] ہوتا جاتا ہی اور [illegible] رکہنے کے قابل ہی کہ [illegible]

ایک آدمي کا سرمایه زیادہ هوتا هے اور أسکے سبب سے أسکي آمدني زیادہ هوتي هے تو أسیقدر أسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار هوتي هی که وہ اپنے سرمایه کے بڑهانے کي امید پر اخلاقي یاجسماني برائیاں گوارا کرے علاوہ أسکے تکلیف اور مرتبه کي کمي جو هرایک پیشه میں هوتي هی وہ سرمایه سے ألتي مناسبت رکهتي هی البته جهاں کسي پیشه پر اعتراض أسکي برائي کي وجهه سے وارد هوتا هو جیسے قمار خانه کا نال کهینچنے والا هونے یا أس سے بدتر میر نشاط هونے کي صورت میں هوتا هی تو أس پیشه کي وسعت سے صرف بدنامي شهرت پاویگي مگر جب یهه اعتراض أسپر عاید نهوتا هو تو جو پیشه اختصار و کوتاهی کي صورت میں ذلیل معلوم هوتا هی وهي وسعت پانے سے معزز هوجاتا هی اگرچه تکلیف سے بالکل نجات حاصل نهیں هوسکتي مگر جب که سرمایه اتنا فراواں هوجاتا هی که أس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکهے جاویں تو وہ تکلیف اسقدر گهٹ جاتي هی که سرمایه والے کا تهوڑا وقت أسمیں روزانه صرف هوا کرتا هی چنانچه آج کل بهت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز هیں وهي بڑے بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علی‌هذالقیاس اور سوداگري کے دهندوں کي افسري کرتے هیں یهه امر غالباً معلوم نهیں هوتا که اس کام میں مصروف هونے سے أنکا بهت سا وقت صرف هوتا هو *

جو نتیجه که إن مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یهه هي که منافع کا جو حصه علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاهیوں کا معاوضه هوتا هی اگرچه حقیقت میں مقدار میں زیادہ هوتا جاتا هی مگر پهر بهي [illegible] هوتے سرمایه سے جسقدر کهوہ زیادہ هوتا جاتا هے نسبتاً أسکي کم هوتي [illegible] هی همارے نزدیک یهه تصور تجربوں سے [illegible] هوتا هی گمان [illegible] که انگلستان میں کوئي [illegible] جو دس لاکهه [illegible] روپیه فیصدي [illegible] کچهه کم پر راضي نهوں ایک [illegible] جسکا سرمایه چار لاکهه روپیه کا تها منافع کي کمي [illegible] کي اور اپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑھے [illegible] روپیه فیصدي [illegible] کي اس سے یقین هوتا هی که جو لوگ ایکے

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھتے ہیں وہ پندرہ روپیہ فیصدی سالانہ سے زیادہ کے موقع نہیں ہوتے کوئی تجارت تھوک داری کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں ہزار دقت سے ہوتی ہی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کساوں اور دوکان‌داروں اور چھوتے چھوتے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے ہیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کی مقدار کل پچاس یا ساتھہ ہزار روپیہ تک ہوتی ہی تو وہ بیس روپیہ فیصدی سالانہ منافع کی توقع رکھتے ہیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھی کم ہوتا ہی تو اور زیادہ منافع کی امید کرتے ہیں ہمنے یہہ بات اپنے کانوں سنی ہے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے ہیں وہ بحساب فی روپیہ دو آنہ آتھہ پائی منافع لیتے ہیں جو بیس فیصدی روزانہ اور سات ہزار روپیوں سے زیادہ فیصدی سالانہ ہوتا ہی مگر یہہ بھی بہت کم معلوم ہوتا ہی کیونکہ کسی خاص وقت میں جو سرمایہ لگا ہوتا ہی وہ مالیت میں دو روپیہ آتھہ آنہ سے زیادہ نہیں ہوتا اور بیس فیصدی کے حساب سے آتھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع ہوگا اور یہہ رقم ایسی ہی کہ اُس سے صرف محنت کی اجرت بھی وصول نہیں ہوسکتی مگر یہہ امر ممکن ہی کہ ایک دن میں کئی مرتبہ سرمایہ کی لوت پھیر ہو اور یہہ سرمایہ والے اگر ہم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمی ہوتے ہیں جنکی محنت بہت تھوڑی مالیت رکھتی ہی غرضکہ یہہ حساب غالب ہی کہ صحیح اور درست ہووے چنانچہ ہمنے اس مثال کو منافع کی ایسی بڑی سے بڑی شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال ہم جانتے ہیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کی آسانی

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ محنت کی اجرتوں میں کام کے سیکھنے کی آسانی اور ارزانی یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت ہوتا ہی جب کوئی کل قیمتی قایم کیجاتی ہی تو یہہ توقع کیجاتی ہی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکی لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولی منافع حاصل ہو جاویگا ایک ایسا آدمی جسکی تعلیم و تربیت میں بہت سی محنت اور بہت سا وقت خرچ ہونے سے ہوتی ہی اُس قیمتی کل کے مشابہ ہی یہہ توقع ہوتی ہی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا ہی اُس سے عام محنت کی معمولی اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولي منافع کے جو اُسیقدر مالیتي سرمایہ پر ملتا هی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مدت میں پورا هوتا هی اسلیئے اُسمیں آدمي کي عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاهیئے جسطرح کل کے قایم رهنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا هی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کي محنت اور عام محنت کي اجرت میں واقع هوتا هی اسي قاعدہ پر مبني هوتا هی انتہی *

واضح هو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسبات کے همکو اتفاق هی کہ هماري دانست میں اسي تقریر سے یہہ مناسب معلوم هوتا هی کہ هنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کي نسبت زیادہ هوتا هی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاهیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ هی جو هنرمند محنتي کو کسیقدر اُسکي ذاتي بهلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کي چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکي تعلیم و تربیت میں کي هو حاصل هوتا هی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا هی جسکا قابض جب تک دوگني محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں هوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافي نہیں ملتا اور کمي معاوضہ کي وجوہ یہہ بیان کرتے هیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوري کي خواهش جو اُن پیشوں میں بڑي لیاقت حاصل کرنے سے هوتي هی دوسرے وہ تهوڑا بہت طبیعي اعتماد جو هر شخص کو صرف اپني لیاقتوں هي پر نہیں بلکہ اپني خوش قسمتي پر بهي هوتا هی تیسرے علمي اور مذهبي کاموں میں اُس کمي کي وجہہ تعداد اُن شخصوں کي هی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاري مصارف سے تربیت پاتے هیں *

پہلے دونوں سبب قوي اثر رکھتے هیں باقي تیسرے سبب کا اثر هماري دانست میں مبالغہ کي رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا هو کہ اُس زمانہ کي نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکي اب بہت گھٹ گئي اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کي آبادي اگرچہ

اس عرصہ میں دوچند کے قریب قریب ہوگئي مگر اُن ذخیروں کي تعداد
جنکے ذریعہ سے اعلی تربیت مفت حاصل ہوتي هی کچھہ زیادہ نہ بڑھي
دوسرے اُس تبدیلي کي وجہہ سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسري
کے طریقہ میں واقع ہوئي اور بہت سي صورتوں میں ذخیروں کي مالیت
کي ایسي حالت میں براے نام بدستور رهنے سے جبکہ روپیہ کي مالیت
پہلے کي نسبت آدھي سے کم رهگئي هی اُن لوگوں کو اصلي مدد بہت
کم پہنچتي هی جو اُنکو حاصل کرتے هیں معلوم ہوتا هی کہ آدم اسمتھ
صاحب نے یہہ گمان کیا کہ اکثر پادري سرکاري خرچ سے تعلیم پاتے هیں
چنانچہ وہ صاف لکھتے هیں کہ بہت کم پادري ایسے هیں کہ اُنہوں نے
اپنے ذاتي صرف سے تربیت پائي مگر بالفعل انگریزوں کے دو § یونیورسٹیوں
میں کوئي طالبعلم ایسا ہوگا کہ اُسکي پرورش مال وقف سے ہوني ہوگي
اور گمان غالب یہي هی کہ وہاں بیس طالبعلم بھي ایسے نہیں کہ نصف
مصارف کي قدر اُس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہوں اور بہت سے ایسے
هیں کہ تربیت کي نسبتي ارزاني کے علاوہ روپیہ پیسے کي کچھہ امداد
نہیں پاتے اور نسبتي ارزاني اس لیئے کہتے هیں کہ اکسفرڈ یا
کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیہ دیا جاتا هی وہ اُس سے کچھہ
کم نہیں ہوتا جو اور ملکوں کے بہت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا
هي مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کي نسبت استاد کي توجہہ
ہرطالب علم پر زیادہ ہوتي هي اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا
هی وہ ‡ پرافسر کے تقریر ہوتي هی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں
کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعہ هیں گویا وہ طالب علموںکا امتحان
هي ظاهر هي کہ ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرني
پڑتي هي مطابقت اُسکي بہت دشوار هی مگر جس طریقہ میں زیادہ

---

§ یونیورسٹي مدرسۂ اعظم کو کہتے هیں جس سے ادنی درجہ کا مدرسہ جو
اُسکي ایک شاخ سمجھا جاتا هی کالج کہلاتا هی اور اُس سے بھي ادنی درجہ کے
مدرسہ کو اسکول کہتے هیں

† لکچر سے مقصود درس هیں یعني ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجھنے کے
واسطے کوئي مضمون بصراحت بیان کرنے کو کہتے هیں

‡ یونیورسٹي میں جو معلم هر ایک علم کے ہوتي هیں اُنکو پرافسر کہتے هیں

محنت ہوتي ہی اُسمیں یہہ ضرور ہی کہ اوستاد تہوڑے طالبعلموں کو تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاہینگے یا اور ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلیٰ پیشونکے واسطے بہت کثرت سے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہٹ جاتے ہیں آدم اسمتہہ صاحب کے بیاں سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقے کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش کے لایق ہووے چار سو روپیہ تک ہوسکتا ہی اور یہہ رقم اُس رقم کي دوچند ہی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس گرجے والے لیتے ہیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رہتا ہی مگر وجہہ اِسکي یہہ ہی کہ گرجے والے یہہ سوچتے ہیں کہ یہہ بچہ شاید مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس ہزار چار سو روپیہ سے کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا ہی اُس سے یہہ غرض نہیں ہوتي کہ آیندہ کو منافع حاصل ہوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف کي توقع سے محنت اوٹھاتا ہی اور باپ بہي اُسکا کبہي یہہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں ہی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آٹھہ برس تک دیہات میں پرورش کراوے جہاں فی ہفتہ ایک روپیہ خرچ ہوتا ہی اور پہر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بہیجے اور نہ یہہ خیال کرتا ہی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسي تجارت کرنا ہی جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي دولت کے دیکھنے سے تمام بہلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء ہوچار نامعقول آدمیوں کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل ہوتي ہی اور جو صرف اُس بابت کیا جاتا ہی وہ اُس خوشي کے حاصل ہونے سے اُسیطرح وصول ہوجاتا ہی جیسے کہ ... وصول ہوجاتا ہی جو لحظہ بلحظہ کي

خوشبوں کبواسطے اوتہایا جاتا ھی یہہ بات راست ھی کہ اُس سے ایک آیندہ مقصود بھي حاصل ھونا ممکن ھی مگر جس غرض سے کہ وہ بالفعل خرچ کیا جاتا ھی اُسکا حاصل ھونا بھي ایک بہت بڑي بات ھے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وھي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید ھوئي ھی اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ھونے کے واسطے کافي وافي ھوتي ھی اور باقي صورتوں میں وہ خرچ اور محنت اعلی عہدوں کے حصول کے لایق ھونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصہ ھوتي ھی چنانچہ پادري ھونے کے واسطے وہ خرچ اور محنت ھرطرح کافي ھوتي ھی کیونکہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹي کے ایک طالبعلم کو درجہ حاصل کرنے سے پہلے کچھہ تہوڑا سا اور پڑھنا تو پڑتا ھی مگر خرچ کچھہ نہیں کرنا پڑتا پس جو کچھہ اُسکو پادري ھوجانے کے بعد حاصل ھوتا ھی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع ھونے کے بعد جو باقي رھتا ھی وہ محض منافع اُسکا ھی اور جب کہ اسبات پر ھم غور کرتے ھیں کہ علاوہ اُن مقصدوں کے جو نقدي سے علاقہ رکھتے ھیں اور بہت سے مطلب بھي ھیں کہ اُنکے واسطے محنت اوتہاني پڑتي ھی تو ھمکو تعجب ھوتا ھی کہ نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں ھیں واضح ھو کہ ان بڑے انعاموں کے قایم رھنے کے تین سبب ھیں جنمیں سے دو سبب وہ ھیں کہ اُنسے امیدواروں کي تعداد گھٹتي رھتي ھی اور تیسرا وہ جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیرہ کو بڑھاتا ھی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یہہ ھی کہ پادریانہ خصلت پر دھبہ لگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بہت سا مال دولت حاصل ھووے الگ تہلگ رھیں بہت لوگ گرجے میں داخل ھو جاتے اگر اُنکو پادري ھونے کے ساتھہ اور پیشوں کے کرنے کي بھي اجازت ھوتي یا یہہ بات حاصل ھوتي کہ جب وہ چاھتے اُسکو چھوڑ بیٹھتے مگر وہ ایسي راہ میں جانے سے انکار کرتے ھیں جسمیں اُنکو یہہ اجازت نہیں کہ اُس سے واپس چلے آویں یا کہ کسي اور طرف کو بھي متوجہ ھوں غالب یہہ ھی کہ ان ھي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رھتي ھی جو لوگ اس فرقہ میں داخل ھیں اُنکي آمدني اُس ذخیرہ کي بدولت قایم ھی جو قانون کي روسے اُنکے لیئے علاحدہ کیا گیا اور وہ ذخیرہ کسیقدر قانون کے

مگر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے
نائیبوں کے معاوضے بڑهی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وہ کم سے کم
مقدار معاوضہ کي جو آپس کے مباحثہ سے قایم هوسکتي هی نہ اصل
پادري دیسکتا هی نہ اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل
هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو
گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهہ هزار روپیہ اول
سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ هوتے
هیں مگر چونکہ اس پیشہ میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے
تو یهہ نقصان پورا هوجاتا هی جهاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بهت
کم صرف هی اور یهہ دو نوں ایسے پیشے هیں کہ بدون زیادہ علم تحصیل
کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواہ
اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے
هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بهت زیادہ هیں جو لئیق امیدواروں
کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوتي اور اُن دو نوں
پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وہ استقدر
مشهور هیں کہ بهت کم آدمي ایسے هوں گي جو بدون سخت ضرورت
کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے
بدولت تعداد امیدواروں کي گهتتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم
کے دفتر اور بخشي خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے
دس گنے امیدوار پهلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهیرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عهدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے
اگرچہ آمدني اُن عهدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بهت تهوڑي
هوتي هی مگر اُن پر بهي بهت سي جوهر و طمع کهجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا [illegible] هو کہ اعلی پیشہ کے امیدواروں کي
[illegible] منافع کي نسبت زیادہ [illegible] سے مستقل رهتي هی
کہ تمام [illegible] اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبہ کے لایق تعلیم کرانے میں
کوشش کرتے هیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی
ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ کہ وہ اُستاني هونے کے قابل
هو اگرچہ استقدر نهیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

هی جس سے وہ کچھہ لئیق هو جاوے مگر پهربهي بجاے خود بہت بڑا هوتا هی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں هونا مگر پهربهي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر هیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي هی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس هزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل هوجاتا هے اور پندرہ هزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق هو جاتا هی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ هوتا هے جسقدر کہ فوج یا گرجی مبں داخل هونے پر پڑتا هی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز هووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب هوسکے اور اِن هي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گهٹتي رهتي هی کہ همکو اسبات میں بہت شبہہ هوتا هے کہ في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تهوڑا هی جتنا کہ آدم استهہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا هی اگرچہ طبابت کي نسبت همکو زیادہ شبہہ هی مگر برسوں کے تجربہ سے هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ بیان آدم استهہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکهنے کے واسطے بهیجو تو اُس فن میں اُسکا اُتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن هی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچهہ مطابقت نہیں رکهتا همنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکهے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچهي محنت اور مشقت اُتهائي وہ همیشہ کامیاب هوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رهي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر همنے دیکها کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاهلوں کي کامیابي زیادہ هوئي غرض کہ بجاے اسبات کے کہ هم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر یقین رکهتے هیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب هوتا

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح هو که مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف هونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال هی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع هوتے هیں وہ حقیقي نهیں هوتے بلکه ظاهري هوتے هیں مثلاً کوئي لندن کا پله دار ایک گهنته کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آتهه آنه سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گهاتے میں سمجهے گا بازار کے گلي کوچوں وغیرہ میں اینٹ پتهر وغیرہ بچهانے والا یا گارہ ڈهونے والا مزدور جسکي محنت پله دار سے زیادہ شاق اور سخت هی دو آنه في گهنته سے زیادہ بهت کم پاتا هی مگر فرش بنانے والیکو کام همیشه ملتا هی اور وہ بحساب في گهنته دوآنه کے اوسط ایک روپیه آتهه آنه* روزانه اور چار سو ساتهه روپیه کے قریب سالانه پیدا کرسکتا هي اور پله دار بعض اوقات معطل بیتها رهتا هی اگر پله اُتهانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چهارم کي قدر کم کام ملے تو سالانه آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گهنته سه چند اجرت زیادہ هوني چاهیئے اور آدم اسمتهه صاحب تصور کرتے هیں که پله‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل هونے کے باعث سے فکر و تردد میں رهتا هی تو اُسکي پریشاني کے معاوضه کے واسطے سالانه اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ هوني چاهیئے لیکن اس برائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پرتي هی زیادہ هو جاتا هی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ هو جاتا هے کیونکه هم یهه یقین کرتے هیں که انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نهیں جیسے که مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ هي جس پیشه میں متواتر محنت کے نهونے سے جو فرصت ملتي هي وہ فرصت بیکاري کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض هوتي هی که اُسکي سبب سے اُس پیشه میں سالانه اجرت عام اجرت کے اوسط سے گهٹ جاتي هی *

مگر یهه بات یاد رهی که سرمایه کے استعمال میں یهه معاوضه حاصل نهیں هوتا کیونکه عموماً کها جاسکتا هی که سرمایه جو کبهي کبهي غیر بارآور رہ جاتا هی تو سرمایه والے کو اُس سے کچهه فائدہ نهیں هوتا اسلیئے یهه امر ضروري هی که جب سرمایه اسقدر بارآور هووے جس سے فاضل منافع

حاصل هووے تو کم سے کم غیر بارآوري کے زمانہ کا نقصان پورا هوسکیگا چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رهتا هی کیونکہ بعض مقام ایسے هیں کہ وهاں اُسکے بہت سے گھر سال بھر میں دو مہینے تک خالي پڑے رهتے هیں سو ضرور هی کہ مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا اُس منافع کي نسبت جب کہ وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مسلسل هونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یہہ بھي هوتا هے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکي مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز روز کام ملتا هووے اور چار گھنتہ في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابلہ پر اور لوگ بھي اُسي کار کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گھنتہ کي اجرت اُن لوگوں کے نہونکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گھنتہ کي محنت پر قبول کریگا *

چوتھے اعتبار

آدم اسمتھہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتھا سبب کاریگر کے تھوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا هی یہہ سبب بہت کچھہ دوسرے سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکھتے هیں کہ کبھي کبھي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق هوتے هیں جنکي تربیت بہت بري حالتومیں هوتي هے اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام هی کہ تربیت اخلاق کا نتیجہ ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بھي انسان کے غیر مادي سرمایہ کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتھہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نہونا هی واضح هو کہ بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نہونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے مشابہ هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاہر ھی
کہ کامیاب طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رھتا ھی اور علاوہ اُسکے
ایک آدمی کو اسبات کا یقین ھو سکتا ھی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں
ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا
اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لیئے کافی ھوگی پس ایسے پیشہ میں
باوجود غیر مستقل ھونے کی کامیابی محقق و ثابت ھی *

غیر محقق ھونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نہیں ھوتا
اس لیئے کہ کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی
محقق و ثابت نہو مصروف نہیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو
یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل ھونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے
واسطے کافی وافی ذخیرہ نرکھتا ھو مگر اُسکا اثر ظاھری اور اصلی بھی
منافع پر بہت بڑا ھوتا ھی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نہیں رھتا لیکن اگر تمام
آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح
سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظہور میں نہ آوے اور بزدلی
کا دخل نہو تو صاف معلوم ھوتا ھی کہ تب بھی کسی کام کی مصروفیت
کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق ھونے سے بڑھ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر ھوویں تو ظاھر ھی کہ جیتنا جسقدر بھلائی
ھوتا ھی ھارنا اُس سے بہت زیادہ برائی ھوتا ھی اگر دو آدمی بیس بیس
ھزار روپیہ سرمایہ رکھتے ھوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس ھزار کی
شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ ھوگا
اور ھارنے والیکا آدھا رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان
شمار کرتے ھیں چنانچہ وہ کہتے ھیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کی
نسبت مضرت زاید عاید ھوتی ھی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑی
سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا ھو اور اُسمیں پچاس شرط پر † ھیڈز اور ٹیلز کی

---

† انگریزی میں ھیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کہتے ھیں اب انگریزی میں یہہ نام
چت پٹ کے کھیل کا ھی اور وجہہ اسکی یہہ ھی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے ھیں
اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر ھوتی ھے اسلیئے اُس جانب کو ھیڈز
کہتے ھیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنہ وغیرہ ھوتا ھی اُسکو ٹیلز کہتے ھیں کھیلنے والوں
میں سے ایک شخص ھیڈز کیجانب لیتا ھے اور دوسرا شخص ٹیلزکیجانب اپنے فرض کرتا ھے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهیگا یعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هیں اُسیقدر سرور اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشیاري همنے فرض کي هی لوگوں میں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ایک لاکهہ روپیہ کا سرمایہ هووے پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نہیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جیتنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نہو بلکہ علاوہ اسکے بیرہ هزار روپیہ منافع کي جوکھوں سہنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجھہ لیوے *

ذکر اسباب کا کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ امر بعید از عقل هي کہ انسان ایسا واقف اور عقیل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هي کہ کامیابي کے غیر محقق هونیکي دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتھہ اُنمیں جوکھوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفیہ لانا یا لیجانا اُسکي مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاري کسقدر جوکھونکو کم کردیتي هی مگر نہایت سے نہایت چالاک محصولي مال کا مخفي لیجانے والا اور غایت سے غایت هوشیار باروت بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوتھاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابي نصیب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هي چنانچہ یہہ امر اکثر کهان کهودنیوالوں کو پیش آتا هی جن جن ملکوں میں کهانیں کهودي جاتي هیں وهاں عموماً یہہ بات مشہور هی کہ کهان کهودنا گویا آپکو برباد کرنا هی مگر کهان کهودنیوالے ایسے بهي هیں کہ اُنکو کبهي نقصان نہیں هوا اور ایسے هي اعلی درجہ کے پیشوں کي نسبت بهي کہاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پیدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتي هے جو خطا کرتے هیں باقي جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوتے هیں اُنکو مستقل اور بے جوکھوں آمدني هاتهہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پیدا ہوتا ہی جو ہر انسان سے اُسوقت سرزد ہوتي ہی جب
وہ اپني لڈاٹیوں میں حریف کا مقابلہ کرنا ہے اگر امتحان ہونے کے بعد
وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نہیں اور اگر خلاف اُسکے ظاہر
ہو تو کامیابي اُسکي مستقل ہی جس کام میں بالضرور ہمیشہ جوکھوں
ہوتي ہی اُس میں مصروف ہونے والے ایک شخص کي کامیابي یا
ناکامیابي سے اوروں کي کامیابي یا ناکامیابي کا اندازہ ہو جاتا ہی اگر کوئي
پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے ہمکو آگاہ کرے تو گمان غالب ہی کہ
کاشتکاري کي جوکھوں کا کسیقدر صحیح قیاس اُسپر کرسکتے ہیں لیکن اگر
کامیابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت میں
حادث ہوتے ہیں دس یا بیس چھي چھي مثالوں سے کیا جاوے تو بڑي
غلطي میں پڑنے کا قوي احتمال ہی اور اس صورت میں پہلي قسم کي
غیر محققي دوسري قسم کي نسبت زیادہ تر صحت کے قریب قریب
اندازہ کیجاسکتي ہے *

آدم اسمتھہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت یہہ بات فرمائي کہ
اُنکا پورا پورا اندازہ نہیں کیا جاتا اور اسي وجہہ سے جوکھوں والے کاموں کا
اوسط منافع بے جوکھوں والے معاملوں کي نسبت تھوڑا ہوتا ہی اور اس
راے کو ایسے زور شور سے لکھا ہی کہ ہم طول طویل انتخاب اُسکا مناسب
سمجھتے ہیں *

وہ فرماتے ہیں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لیاقتوں پر حد سے
زیادہ قیاس کرتا ہی یہہ ایک ایسي قدیم خرابي ہی کہ اُسپر ہر زمانہ کے
حکیموں اور اخلاق والوں نے توجہہ کي ہی مگر لوگوں کے اُس بیہودہ
گمان کي جو وہ اپني خوش نصیبي پر کرتے ہیں بہت کم خبر لي ہی
مگر یہہ گمان بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے چنانچہ کوئي شخص ایسا نہیں
کہ وہ صحت کامل اور عزم صحیح رکھتا ہو اور اُس بیہودگي سے بالکل
پاک ہو واضح ہو کہ منافع کے امکان کو ہر آدمي کچھہ نکچھہ زیادہ
اندازہ کرتا ہی باقي نقصان کے امکان کو بہت سے آدمي ہلکا سمجھتے
ہیں اور شاذ و نادر کوئي شخص ایسا ہوگا جو صحت کامل اور عزم
صحیح رکھتا ہو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حیثیت سے زیادہ
قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب ہونے کي عام رغبت سے دریافت ہو سکتا ہی نہ کبھي ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاٹري میں دغل دصل نہو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھي پورا ہو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹري جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوتي ہی اُس میں حصہ دار ہونے کے لیئے جو تکٹ ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو تکٹ کي دیني پڑتي ہی مگر پھر بھي وہ تکٹ پیشگي لگے ہوئے روپیہ پر بیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں تکٹوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موہوم ہوتي ہی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے ناداني جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ہیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موہوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي ہی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرھوم نہیں ہوني اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل ہوتا ہی مگر اُسکے تکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ہاتھہ آوے کبھي کبھي بہت سے تکٹ خرید کرتے ہیں اور بعضی چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ تکٹ خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب ہی کہ نقصان اُٹھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے تکٹوں کي تعداد زیادہ ہوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ہو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا ہی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

---

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہتسے حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا ہی *

ظاهر هوتي هى بيمه كرنے كے واسطے عام اس سے كه وه آتش زدگي كي بابت هو يا غرق سمندر كي حيثيت سے هووے بيمه كي عام شرح اُسقدر هوني چاهيئے جو عام نقصانوں كے معاوضه اور مصارف انتظام اور اُسقدر منافع كے واسطے كافي هو جسقدر كه بيمه كرنے والوں كے سرمايه كے برابر سرمايه سے جو كسي عام پيشے ميں لگايا جاتا هى حاصل هوسكتا هى اور جو شخص ايسي شرح سے كچهه زياده ادا نهيں كرتا تو يهه ظاهر هى كه وه جوكهوں كي اصلي مالیت سے كچهه زياده يا كم سے كم ايسي قيمت سے زياده ادا نهيں كرتا جس سے معقول طريقه سے بيمه كرنے كي توقع كرسكے اگرچه بهت لوگوں نے تهوڑا تهوڑا روپيه بيمه كے ذريعه سے پيدا كيا مگر ايسے لوگ بهت تهوڑے هيں كه اُنكو اُسكے ذريعه سے بهت روپيه هاتهه آيا هو اور اسي لحاظ سے يهه بات ظاهر معلوم هوتي هى كه نفع نقصان كي جانچ تول اس پيشه ميں اور عام پيشوں كي نسبت جنكي بدولت بهت لوگ بهت سا روپيه پيدا كرتے هيں زياده اچهي نهيں هوتي اور باوجود اسكے كه بيمه كي شرح بهت كم هوتي هى تسپر بهي لوگ اُس سے رو گرداني كرتے هيں اگر تمام سلطنت كا اوسط ليا جاوے تو منجمله بيس گهروں كے اونيس بلكه سوميں ننانوے گهر آتش زدگي كا بيمه نهيں ركهتے اور اسليئے كه سمندر كي جوكهوں اكثر لوگوں كے نزديك زياده خطر ناك هى تو بيمه شده جهازوں كي تعداد غير بيمه شده جهازوں كي نسبت بهت زياده هوتي هى مگر باوصف اسكے بهي بهت سے جهاز هر موسم ميں بلكه لڑائي كے وقتوں ميں بلابيمه چلتے هيں اور يهه كام اُنكا بعض اوقات حماقت نهيں جب كسي بڑي كمپني بلكه بڑے تاجر كے بيس تيس جهاز سمندر ميں چلتے هوں تو وه گويا ايك دوسرے كا بيمه كرسكتے هيں يعني حفاظت كرسكتے هيں اُن سب كا بيمه نهونے سے جو رقم بچے گي وه تمام نقصانات ممكن الوقوع كا معاوضه كرسكتي هى بلكه كسيقدر بچ بهي رهي گي مگر بهت سي صورتوں ميں گهروں كي طرح جهازوں كے بيمه كرانے سے غفلت كرنا اس عمده خيال كا نتيجه نهيں هوتا بلكه اندها دهندي اور جوكهوں كے بيهوده سمجهنے كا نتيجه هوتي هى منافع كي معمولي شرح هميشه جوكهونكي ساتهه زياده هوتي هى مگر يهه امر واضح نهيں هوتا كه وه اُسكي مناسبت سے زياده هوتي هى يا اسقدر كه نقصان كا پورا معاوضه كرسكے پيشوں ميں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي ہوتي ہی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے ہيں تمام پيشوں مىں نہايت جوکہوں کا پدشہ مال محصولي کا بلا اداے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچہ کامبابي کي صورت ميں نفع بھي غايت درجہ کا ہی مگر اُسيں دوالا نکلنا بھي يتيني ہی خواہ مخواہ کامياني کي توقع اس پيشہ ميں بھي ويسي ہي ہوتي ہی جيسيکہ اور موقعوں مىں بھي لوگ اندھا دھندي سے کرليتے ہيں اور يہي اميد اسقدر لوگوں کو دھوکہ ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پھنساتي ہی کہ باہمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گہٹ جاتا ہی جو جوکہوں کے معاوضہ کيواسطے کافي ہو نقصان کے پورے معاوضہ کے ليئے يہہ امر ضروري ہی کہ سرمايون کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافي اُنکے بہت زيادہ ہوں اور ايسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا ہی تدارک کرسکيں جو کبھي کبھي واقع ہوتے ہيں بلکہ پيشہ کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمہ کرنيوالوں کو بچتا ہی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايہ کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بھي اکثر نہ نکلينگے جيسے کہ اور پيشوں ميں اکثر نہيں نکلتے انتھی *

اس سے کچھہ بحث نہيں کہ ادم اسمتھہ صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح ہيں يا غلط مگر اتني بات محقق ہی کہ جو صورتيں اُنہوں نے قايم کی ہيں وہ نتيجے اُنسے پيدا نہيں ہوتے کيونکہ بڑے منافع کے پيشوں ميں بھي اکثر دوالے نکل سکتے ہيں چنانچہ ہم فرض کرتے ہيں کہ دس سوداگر ايک ايک لاکھہ روپيہ کا سرمايہ ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشہ ميں لگاويں جو نہايت بے جوکہوں مشہور و معروف ہووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايہ اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشہ مىں صرف کريں اور ہم ايسي دقت رکھنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيہ فيصدي ٹھہراويں تو وہ دس لاکھہ روپيہ کا سرمايہ جو بے جوکہوں پيشہ ميں لگايا گيا آخر سال پر گيارہ لاکھہ روپيہ ہوجاوے گا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام ميں لگا رہيگا جيسے کہ پہلے تھا اور وہ سرمايہ جو جوکہوں والے پيشہ ميں لگايا گيا اگر وہ بھي سال کے آخر ميں گيارہ لاکھہ روپيہ ہوجاوے تو يہہ صاف ظاہر ہی کہ ہر پيشہ ميں نفع برابر ہوتا ہی اگرچہ سرمايہ کے مختلف طور سے

لگنے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکہوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکھہ سے بارہ لاکھہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکہوں والا پیشہ بے جوکہوں والے کي نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقي شریکونکا دوالا نکل جائے *

بیمہ کي مثال اس سے بھي زیادہ بدڈھنگي تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکہوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کي وجہہ صرف وہ آپس کي زیادہ بحث و حرص لوگوں کي ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکہوں ہونیکے باعث سے ہوتي ہے جس سے بخوبي ثابت ہوتا ہی کہ جوکہوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمي جوکہوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کي بے جوکہوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکہونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھي راضي ہوتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاهیئے کہ جوکہوں کي مالیت کے علاوہ مصارف اهتمام اور منافع معمولي کو کافي وافي ہووے چنانچہ آتش زدگي کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکہوں کي مالیت سمجھا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدي پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ پڑ ہوتا ہی وہ جوکہوں کي مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑي شرح کے ہمکو یقین ہے

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

کہ اچھے گہروں میں سے منجملہ سو گہروں کے ایک گہر بھي ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اس سے صاف ظاہر هی کہ لوگ جوکہوں سے اسقدر ڈرتے هیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکہوں کي پچگني قیمت دیني گوارا کرتے هیں *

همکو اسبات پر بھي شک هوتا هی کہ بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ هوتا هی جس سے یہہ لازم آتا هی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رهنے کے یقین کو اصلي مالیت سے زیادہ تر روپیہ صرف کرکے خریدنے کو طیار هوتے هیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹري کي نسبت بیان کي گئیں بخوبي ثابت هوتي هی تہوڑے هي دن هوئے کہ انگریزي سلطنت کي طرف سے جو لاٹري هوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل هی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کي لاٹري کي نسبت جسکو آدم اسمتہہ صاحب نے مشاهدہ کیا تھا بہت زیادہ کرتے هیں اور همیشہ ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب في ٹکٹ دس پونڈ کے معیّن رهي اور هر ٹکٹ دس پونڈ کا همیشہ ایک ایسي رقم تھا جو تمام حاصل هونے والي رقموں کے مجموعہ کے برابر تھا اور هر ٹکٹ کي اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تھي اس صورت میں بیس یا تیس فیصدي کي جگہہ اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے قریب قریب اپني جوکہوں کي مالیت سے زیادہ ادا کرتے هیں معلوم هوتا هی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کي نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کے حصول کے دو هزارویں امکان کے درمیان میں کوئي نسبت ندیکھي یعني یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو هزار ٹکٹ داروں میں همکو حاصل هونے کا امکان دو هزارواں هوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گہروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک هزار پونڈ کے کہونے کے امکان کے دو هزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک هزار پونڈ سے کرتے هیں آدم اسمتہہ صاحب نے بہت ٹہیک لکھی هی کہ اگر ادا کي هوئي رقم اور حاصل هونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ معقول

ہو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گھٹ جاویگي کوئي شخص آدھی ٹکٹوں کو في ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بھي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ ہزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ ہی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري ہو تو ہزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظہور میں آویگي علیٰ‌ہذالقیاس اگر في سال دو ہزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو ہم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے ہیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا ہی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدي ہو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید ہوگي *

جن کاموں میں تھوڑے ہي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان ہووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکھتے ہیں اور گمان کیا جاسکتا ہی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باھمي بحث و حرض اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں ہوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے ہوتي ہے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رہتي ہے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي ہووے تو گمان کیا جاسکتا ہی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کي مناسبت سے ہو ہر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نرہیگا واضح ہو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل ہونا اور فوج میں بھرتي ہونا اور وکالت اسي قسم کے کام ہیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے ہوتے ہیں کہ انسان کي ہر خواہش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے ہیں اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے ہوں کچھہ تھوڑا ہي سا اور خرچ کرنا [illegible] ہوتا ہی چنانچہ گرجے میں داخل ہونے اور سپاہ میں بھرتي ہونے کے لیئے تو کچھہ بھي اور درکار نہو لیکن وکالت کے پیشہ میں پنجرہ سو [illegible] کے قریب شاید اور مطلوب ہوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي [illegible] کي تحصیل علم کي ضرورت سے دھي نرہتي اور گرجے اور بحري [illegible] کے مواجب اُن نخیبوں سے برقرار نرہتے [illegible]

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص هیں تو همکو کچهه شک شبهه نهیں که ان پیشوں میں آپس کي بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بهي زیادہ گهتادیتي جسقدر که وہ آج کل هی اکثر هم ایسي تجویزیں سنتے هیں که پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نهیں هیں اُنکو برابر کرنا بلکه کم کرنا قرین مصلحت هی اگرچه ظاهر یهه معلوم هوتا هے که بیس هزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانه دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقه کے پادري کے کام سے جو سو پونڈ سالانه پاتا هی مقدار میں کم هی روپیه کا مفت ضایع کرنا هے لیکن مقصود اپنا اگر یهه بات هو که ایک ایسا پادري نهایت سستے داموں هاتهه آوے جسکي تعلیم و تربیت میں بهت سا روپیه صرف هوا هو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گهتانے سے حاصل نهوگا بلکه بڑهانے سے هاتهه آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکي آمدني اکهتي کیجاوے تو ایک لاکهه پچاس هزار پونڈ سالانه سے کچهه کم هوتي هی اور اس رقم کو اگر دس هزار پادریوں پر تقسیم کیا جاوے تو هر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑه جاویگا کوئي آدمي یهه یقین کرسکتا هی که اُس تبدیل سے پادریوں کي دنیوي خواهشیں نهیں گهٹینگي کوئي چیز اتني گراں نهیں بکتي جتني که وہ شی جسکو نهایت عمدہ سوچي هوئي لاٹري کي ترتیب سے بیچا جاتا هی اگر هم یهه چاهیں که تنخواهیں گران قیمت کو فروخت هوں یعني بڑي کارگذاري اور بڑي لیاقت جهانتک که ممکن الوقوع هی همکو تهوڑي تنخواہ میں حاصل هو تو عمدہ ذریعه اُسکا یهه هی که بیش قرار مواجبونکی تقرر سے لوگوں کے شوق کو بهڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بهت زیادہ عنایت فرماویں تاکه هزاروں شخص اپني اپني خدمتونکو همارے هاتهه آدهي قیمت پر فروخت کریں *

* یهه سنا هی که ایکمرتبه روم میں یهه بات تجویز هوئي که بڑے گنبذ کي تعمیر کا نهایت سهل طریقه یهه هی که ایک قالب متي کا اُس گنبذ مطلوب کي صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر [illegible] کا خرچ بهت بڑا معلوم هوا تو اُسي قاعدہ پر [illegible] یهه بات تجویز هوئي که اُس متي میں قالب بناتے وقت [illegible] روپیه پیسے اُسمیں بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي هو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالنے ملائے جاویں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹھا لیجانیکي اجازت دیجاوے چنانچہ تجویز مذکور سے گمان کیا گیا تھا کہ بہت سے لوگ اُس مٹي کے نکالنے کے لیئے جمع هونگے اگرچہ حقیقت میں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل هوگي *

هم راے اپني ظاهر کرچکے هیں کہ وکالت کے پیشہ میں گرجے کي نسبت آمدني زیادہ هی اور اس تفاوت کا سبب هم یهہ قایم کرتے هیں کہ وکالت میں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصیت کم هے اور پهلے بهي هم بیان کرچکے هیں کہ خرچ اُسمیں زیادہ اور فواید عظیم اُسمیں تهوڑے هوتے هیں اور جس پیشہ میں فواید عظیم نہایت تهوڑے هوتے هیں اور لاٹري اُس میں یکقلم جاتي رهتي هے تو خرچ اُسکا نہایت بڑا هو جاتا هی اُس پیشہ میں آمدني بہت اچهي هوتي هے جیسے مدرسي کا پیشہ هے غالباً چندسرمایہ ایسے هونگے جنکے کل مجموع سے ایسے متحقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي هوگي *

تجارت کے بعض بعض معاملہ ایسے هیں کہ وہ لاٹري کي خاصیت رکهتے هیں چنانچہ تجارت کي کمپنیوں کے وہ حصے اسي قسم کے تهے جنسے تجارت میں حماقت کا بازار سنہ ۱۷۲۰ اور سنہ ۱۷۲۵ع میں گرم هوا منجملہ ان هزاروں آدمیوں کے جو ملک پیرو اور چلي اور رایوپلاٹا اور کولمبیا اور میکسیکوکي کمپنیوں کے حصے خریدنے پر جهک پڑے کتنے آدمي ایسے تهے کہ اُنهوں نے تحقیق اور تفتیش تو در کنار تحقیق کا ارادہ بلکہ خیال بهي کیا هو کہ جس کمپني کے هم لوگ شریک هوتے هیں اُسکي کامیابي بهي غالب هی یا نہیں هاں جو کچهہ وہ علم رکهتے تهے وہ صرف اسقدر تها کہ ریل ڈیل مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خریدے گئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈون کو فروخت هوتے هیں تو اُنهوں نے اور کمپنیوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خرید لیئے کہ اگر کامیابي هوئي تو اُنکو هزار فیصدیکا منافع حاصل هونا ممکن هی اور اگر ناکامیابي هوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان هوگا *

مگر عموماً یهہ کہا جاتا هی کہ تجارت کے ایسے معاملے جنمیں بہت جلد بڑے فائدے حاصل هوتے هیں لاٹري کي خاصیت رکهنے کي نسبت زیادہ تر معمولي جوڑے میں داخل کئے جاتے هیں نقصان ممکن الوقوع امر

ممکن‌الوقوع آمدني کي برابر یا اُس سے زاید هوتا هے اور عموماً زیادتي کي مناسبت هم بیان کرچکے هیں که جو ناواجب امیدیں یا ناواجب اندیشے بڑي آمدني یا بڑے نقصان کے امکان سے پیدا هوتے هیں اب اُنکو ایسا سمجھنا چاهیئے که وه دونوں باهم تل رهے هیں اور آدم اسمتهه صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هیں که لوگ اپني خوش نصیبي پر بیهوده گمان رکھتے هیں اگر آدم اسمتهه صاحب کي راے صحیح و درست هووے یعنی هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست میں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو یهه لازم هوگا که اُن تجارتوں میں جنمیں بڑي جوکھوں کے اندیشه سے بڑے فائده کي توقع هوتي هی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هیں که اگر اُن میں منافع بالکل معدوم نهیں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم ره جاتا هے اور همکو بهي یهي یقین هے مثلاً کھان کا کھودنا اور سرکاري فنڈوں یعني نوٹوں کے خرید فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمایه کے ایسے کام هیں جنمیں بالکل بربادي کي جوکھوں کے ساتهه عظیم‌الشان کامیابي کي توقع هوتي هی پهلا معامله یعني کھان کھودنا مشهور هی که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسمیں حاصل نهیں هوتا بلکه کل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهیں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمایه اور کامیابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ایک ضلع میں جو نهایت زرخیز معدني ضلع هی لگائے جاتے هیں اور پهر بهي یهه گمان کیا جاتا هي که اُس تانبي اور ٹین کي مجموعي قیمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هی اُن مصارف کی برابر نهیں هوتي جو اُنکے نکالنے میں صرف هوتے هیں مگر چند سرمایه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هی اور اُنکي دولتمندي اور کامیابي اوروںکے نقصان بلکه بربادیکا باعث هوتي هی *

سرکاري فنڈونکي تجارت میں اگر کچهه خرچ بهي کرنا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هی که کل مجموعه تجارت میں کوئي فائده نهیں هوسکتا اسلیئے که جو کچهه ایک ذریعه سے حاصل هوتا هی وه دوسرے ذریعه سے ضایع هوجاتا هي لیکن یهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هی هر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیجاتي هی اور جو آدمي خرید و فروخت آتھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا هی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے هیں تو اُسکو ہرسال ایک هزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے هیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا هی مگر یہہ هزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاهر هی *

بهر حال اگر هم کچھہ بھي انسانوں کے اُس بھروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني پرخوش نصیبي پر حاصل هی تو بہت کچھہ اُس بھروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر هوتا هی اور یہہ اعتماد ایسا هی کہ اگر عام هوتا تو اُس سے بھی ایسے هی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري هوتي جیسے پہلے سے هوتي هی مگر بحسب ظاهر یہہ اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نہیں هوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام هی *

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں هوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاٹري کے بالکل خلاف هیں یعني وہ کہ اُنمیں همیشہ فائدا تھوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور هوتا هي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یہہ لازم هی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں هونے کي حالت میں راضي هوتا هے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ [illegible] کا عوض هو [illegible] کي اُس زیادتي کا عوض هو جو نقصان کي حالت میں [illegible] کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع [illegible] هی جو اُس [illegible] اندیشہ اور خوف کا عوض هو جو وہ [illegible] کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا هی *

اب [illegible] قسم هیں وہ سب کام سرمایہ کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان [illegible] تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں [illegible]

کہتے ہیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپني ذات کو محفوظ رکھنا چاھے تو یہہ بات اُسکو لازم هی کہ بڑے فائدہ کي توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکھوں نہیں هوسکتا البتہ ممکن هی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاھے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتني زیادہ هووے کہ وہ قرضہ بے جوکھوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور هی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکھوں میں رهیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رهیگا اور گماشتوں پر بهروسا کیا جاویگا اور هر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن هے کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا مقدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا هونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي اني یا تجارت کے کاموں میں کہلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں هوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر همارا قول راست هی تو اس نقصان عظیم کي جوکھوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع نہو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع هونا ضرور هی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے اِمکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں هوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے هیں اور جو کہ بہ نسبت اُسي معاوضہ کے جو بالکل بے جوکھوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام هووے هوتا پچھلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تہوڑا معاوضہ هوتا هي اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ هوتا هے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع هوتي هیں

یہہ واضح هوا کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر اب تک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع هوتا هی جو خود اُن کاموں

كي ذات ميں هوتي هيں جن كي بحث هوچكي اور عموماً هم يهه بات كهتے هيں كه وه اختلاف اُس حالت ميں بهي موجود رهتى اگر ايک كام كو دوسرے كام سے جب جي چاهتا بدل‌ليتے مگر ايسے بڑے بڑے اختلاف موجود هيں جنكا جواب اُن صورتوں ميں سے كسي صورت سے نهيں هوسكتا جنكي روسے لوگ ايک كام كو دوسرے كام پر ترجيح ديتے هيں اور اسي واسطے وه صرف اُن مشكلوں كي وجهه سے جو محنتي اور سرمايه والوں كو اُنكے كاموں كے بدلے ميں پيش آتي هيں جاري رهتي هيں *

جس مشكل سے ايک پيشه سے دوسرے پيشه ميں محنت منتقل كيجاتي هى ايک بڑے درجه كي تربيت يافته حالت كے لئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشكل كا تقسيم محنت كي مناسبت سے هوتا هى هرشخص ايک وحشي حالت ميں هر كام كے كرنے كي برابر لياقت ركهتا هى اور هر ايک كام كرليتا هى مگر تربيت كي ترقي ميں دوباتوں سے وه ميدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هى جسميں كوئي خاص شخص اپنى اپكو منفعت كے ساتهه مصروف كر سكتا هى اول يهه كه جن كاموں ميں وه مصروف هوتا هى وه دمبدم تهوڑے هوتے جاتے هيں چنانچه آدم استهه صاحب بيان كرتے هيں كه گهنڈي‌دار سوئي كے كارخانه ميں ايک آدمي تو تاركشي كرتا هى اور دوسرا اُسكو سيدها كرتا هى اور تيسرا اُسكو كاٹتا هى اور چوتها نوک نكالتا هى اور پانچواں اُسپر گهنڈي چڑهانے كے واسطے اُسكے سرے كو رگڑتا هے اور گهنڈي بنانے ميں دو يا تين كام جدے جدے كرنے كےبعد اُسكو سوئي پر قايم كرنا ايک علحده كام هى اور جلا دينا سوئي كا ايک اور كام هى اور بعد اُسكے اُنكو كاغذ ميں لگانا بهي بجاے خود خاص كام هے غرضكه ايک سوئي كے بنانے ميں قريب اٹهاره جدے جدے كاموں كے كرنے پڑتے هيں انتهى پس بڑے كارخانوں ميں جو آدمي ايک كام كرتا هى اور كاموں ميں وه ناتجربه كار هوتا هى *

دوسرے يهه كه جدے جدے كام كے كاريگروں كو اپنے اپنے خاص كام ميں تقسيم محنت كے باعث سے جو كمال حاصل هوتا هى وه اسبات كا مانع هى كه وه دوسرا كام جسكو اُنهوں نے نهيں سيكها وه اُنسے هوسكے اگرچه وه درجه غايت كے هوشيار اور چابک دست هوويں جس كاريگر كي خاص محنت كي مانگ موقوف هوگئي هو وه پرانے پرانے كارخانوں كو اچهے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنھوں نے اوقات اپني اُسکام میں اُسوقت سے صرف کي هی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھي تھي *

ایورٹ صاحب سے جو اُن هوشیار گواهوں میں سے هیں جنکا اظہار اُس کمیتي نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کي تحقیقات کے لیئے مقرر هوئي تھي یہہ سوال هوا کہ کوئي واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے هیں کہ جس سے یہہ بات ثابت هو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھي جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسي پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے هو جاتے هیں جواب دیا کہ هاں میں بیان کرسکتا هوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنتہ اور گھڑي کے اوزار اور اُسکي حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا هوں واضح هو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے هیں اور وہ اُسي قسم کے آلات کام میں لاتے هیں جو روئي کي کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے هیں مگر اُنھوں نے گھڑي گھنتوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسي کام کي تربیت نہیں پائي پس جب کہ اُن لوگوں سے روئي کي کلیں بنانے کا کام لیا جاتا هی تو یہہ ظاهر هوتا هی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھي اسقدر سیکھنا چاهیئے کہ گویا اُنھوں نے ابتک کچھہ بھي نہیں سیکھا همنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولي کام مثل سوهن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھي بالکل نہیں جانتے *

کارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چھپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کي آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کي حالت سے مقابلہ کرتے هیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے هیں اُسکا سبب یہہ بتاتے هیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کي گئیں جو فرانس میں پائي نہیں جاتیں وہ بیان کرتے هیں کہ ایسي گورنمنت میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئي تندرست اور قوي آدمي بیکار رهے اگر اُسکي بري عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نهو محنتي آدمي کو جب یہہ اجازت هوگي کہ وہ اپني محنت کے واسطے اپني مرضي کے موافق کوئي کام انتخاب کرے تو بلاشبہ لیکن نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کي دولت زیادہ هوگي اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقیني هوگا کام نہ ملنے کي فریاد ایک حیلہ اُنکا هی جو دن کا هي جو خیرات کے تکڑوں کو محنت کي اجرت پر
**

توجیہ دیتے هیں اگر وہ محنت کی تلاش کریں تو مثل اپنے همسروں کے
پاویں اگرچہ فرانس میں انگلستان کی نسبت آبادی ایک تہائی زیادہ
اور محنتیوں کی پرورش کا ذخیرہ بہت کم هی مگر محنتی لوگ احتیاج
بلکہ بے آرامی سے پاک و صاف هیں انتہی *

اسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ انگریزوں کے قواعد و عادات میں بہت
سی باتیں ایسی هیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کی محنت پابزنجیر اور
گمراہ هو جاتی هی اور ان هی سببوں سے انگلستان کے بہت سے محنتی اکثر
مدت تک بیکار رہتے هیں اور یہہ بهی یقین هی کہ فرانس ایسے بہت سے
سببوں سے انگلستان کی نسبت آزاد هی وہ انحصار تجارت جو شہروں
اور کاریگروں کے سندیافتہ گروهوں کو حاصل تها اور ظالمانہ قانون اور محصول
اُس انقلاب کی بدولت جو فرانس میں هوا یکقلم معدوم هوگئے مگر
بااینہمہ پهر بهی وهاں بہت سی ایسی باتیں باقی هیں کہ اس قسم کی
خرابیاں اُنسے پیدا هوتی هیں بہت دن نہیں گذرے کہ پولس کے قانون
سے قصابونکی تعداد شہر پیرس میں چار سو پر محدود کی گئی اور سب
سے بڑے درجہ کے کاموں میں سے نہایت عمدہ جو تعلیم کا کام هی سو اُسکو
گورنمنت نے اپنی مرضی اور اختیار پر منحصر کر رکها هی اور سوداگریکے
قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بهی زیادہ خراب هیں اور
اس صورت میں اگر فرانسیسی محنتی بیکاری کی وجہہ سے کبهی تکلیف
نہیں اُٹهاتے تو وہ اس وجہہ سے نہیں کہ اُنکو سرکاری مداخلت سے پوری
پوری یا ایک بڑے درجہ کی آزادی حاصل هی اگر مصروفیت اُنکی
انگلستان کے محنتی لوگوں کی نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل هووے
تو همکو یقین کامل هی کہ یہہ استقلال خاص کر اُنکے کارخانوں کی کمتر
وسعت پر اور تقسیم محنت کی کمی پر مبنی هی اور تقسیم محنت کی
کمی اُن کارخانوں کی وسعت کے کمتر هونے کے باعث سے هی ایک ثلث سے
کم انگلستان کی اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کی آبادی کاشتکاری میں
مصروف هی مگر باوجود اس کے هم اسبات کے خیال کرنے پر مایل هیں
کہ انگریزی محنتیونکی پرورش فرانسیسی محنتیوں کی نسبت بہتر
هوتی هے انکی پوشاک اور اور مصنوعی چیزوں میں جو وہ الگ الگ
استعمال میں لاتے هیں کوئی مقابلہ نہیں انگلستان میں بڑا حصہ موتی

جھوتي چيزونكا فرانس كي نسبت سستا اور اچھا ملتا هى اور كاشتكاري اور كارخانوں كے محنتيوں كي اجرت ملك فرانس ميں انگلستان كي نسبت نصف اجرت كے قريب‌قريب هے مستر سے صاحب اپني كتاب ميں لكھتے هيں كه ايك گنوار گتھيا كي بيماري ميں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھه سے علاج اپنا پوچھا چنانچه مينے كھا كه ايك فلالين كي كمري اور كپڑوں كے نيچي پهني چاهيئے مگر وه يهه نسمجھا كه فلالين كيا چيز هى تو مينے اُس سے دو باره كھا كه اپنے قميص كے نيچے ايك كپڑے كي كمري پهنو مگر استر اُسكا اوپر رهى اُسنے جواب ديا كه مجكو اتنا مقدور كھاں كه قميص كے نيچے كوئي كپڑا پهنوں جبكه اوپر پهنے كا بهي كبھي مقدور نهيں هوا باوجوديكه يهه شخص! اپنے همسايوں ميں كچھه بري حالت ميں نتھا انتهى *

فرانسيسي محنتي انگريزي محنتي كي نسبت زيادة كاموں ميں مصروف رهنے سے زيادة پيشے موجود ركھتا هى جنميں وه مصروف هوسكے اسي وجهه سے هر كام ميں اسكي محنت كم بارآور هوتي هى اور ظن غالب يهه هى كه روسي محنتي فرانسيسي محنتي كي نسبت بهت كم بيكار رهتا هى اور تاتاري محنتي اُن دونوں كي نسبت بهت زيادة كم معطل بيتھتا هى مگر بهت كم اصول ايسے هيں جو اس اصول سے زيادة صاف قايم هيں اور سب باتوں كے يكساں رهنے ميں محنت كي بارآوري تقسيم محنت كي مناسبت سے هوتي هے اور تقسيم محنت كي مناسبت سے كبھي كبھي بيكاري كي تكليف اُتھاني ضرور هوني هى ايك وحشي آدمي كا حال اُسكے هتياروں پر قياس هو سكتا هى يعني اُسكے سونتے اور اُسكي كهاري سے كه بهدي اور ناكاره هوتي هى مگر وه بجاے خود اپني ذات ميں كامل هوتي هي اور ايك تربيت يافته كاريگر پهيه يا بيلن كي مانند هوتا هى يعني جبكه وه هزار پرزوں كے ساتهه كسي پيچيده كل ميں لگايا جاتا هى تو ايسے كاموں ميں مدد ديتا هى كه آدمي كي عقل اور طاقت سے خارج هيں مگر تنها ليا جاوے تو محض بيكار اور نكما هے *

... اسكے كم سے كام ميں مادي سرمايه كے منتقل كرنے كي مشكل اُسي درجه پر موقوف هى جس درجه پر اُسكي صورت مصنوعي چيزوں ميں ... اور بعد اُسكے اُس تبديلي پر موقوف هوتي هى جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑي سي دشواري سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسي پل کي تعمیر کے واسطے اکھتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کي تعمیر میں بآساني کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کي مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتي آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسي مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کي لاگت کا اوسط منافع بھي اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھي اُسي کام میں مدت تک اسلیئے لائی جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھي زیادہ نقصان اُتھانا پڑے مثلاً ایک ایسي دخاني کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہے جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھي زیادہ نقصان ہے کہ اُسکو پرانے لوھے میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلي یعني غیر مادي سرمایوں اور بیجان یعني مادي سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کي حیثیت سے بڑي مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلي ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپني مرضي کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخاني کل یا پن چکي کي مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموں میں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کي دو نوں قسموں میں سے عقلي سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہے اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلي سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاھے کي [illegible] دستي اور علم اُسکا کسي دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئي طبیب یا وکیل کسي وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاري رکھنے سے باز آوے تو وہ واقفیت اور عقلي عادتیں جو اُسنے اپنے پہلے پیشہ میں حاصل کي تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگي جسماني

محنت کے سبب سے خصوصا جبکہ محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعني اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت میں رهیں اور باقي بہت کم محنت اُٹھاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈھنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو ٹھیک ٹھاک کرنے میں بہت مشہور تھے همسے یہہ بیان کیا کہ هر آدمي کے جسم کے بیڈھنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نہیں کرتي مگر احتمال هی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر هوتا هی کہ انسان کي آیندہ کوششوں کي بارآوري کو گھٹاوے اور یہہ بات عموماً پائي جاویگي کہ آدمي جسقدر عقلي کام زیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہ کے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک هي همسایہ اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیادہ هوجاتے هیں جبکہ صرف کام کا هي بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بھي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جن دنوں میں کتاب اپني لکھتا تھا خود لندن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاٹ لینڈ میں معمولي قیمت صرف آٹھہ پنس تھي اور یہہ بھي لکھتے هیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اوٹھہ جانے کے خرچ کے لیئے همیشہ کافي معلوم نہیں هوتا اور بھي تفاوت نہایت بھاري جنسوں کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو بلکہ ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث هوتا هی که وه تفاوت پهر باقي نہیں رهتا یعني جنسوں کي قیمتیں هرجگهه قریب برابر کے هوجاتي هیں انسان کي طبیعت کے اوچهےپن اور اُسکي غیر مستقل هونے کے لحاظ سے جسکا هم ذکر کرچکے هیں اور تجربه سے ایسا معلوم هوتا هی که منجمله اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم هی که انتقال اُسکا نہایت دشوار هی *

جب که مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابله کیا جاتا هی تو هم همیشه اندازه اُسکا نقدي پر کرتے هیں اور اسطرح اندازه کرنے میں دو وجهه سے هم مجبور هیں ایک یهه که قیمتي دهاتیں هي ایسي عمده جنسیں هیں جو ساري دنیا میں پهیلي هوئي هیں اور دوسرے یهه که صرف یهي جنسیں ایسي هیں جنکي قیمت هرجگهه برابر یا قریب برابر کے رهتي هی بحسب مقابله اُن سببوں کي تعداد کے جو جزیره جاوه یا انگلستان میں روزانه محنت کے اعتبار سے حاصل هوویں بہت کم واقفیت حاصل هوگي اور اس سے بهي کم آگاهي اُس حالت میں هوتي هی جبکه † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رهنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشنده پیدا کرے مقابله کیا جاوے لیکن اگرچه نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازه بہت صحیح اور درست هوتا هی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان هوسکتا هی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل هوتا هی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا هی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو هم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتهه مبادله کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي هیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے هیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیاده هے مگر چونکه مصنوعي چیزوں کي قیمت وهاں بڑهي هوئي هی تو اس سے [illegible] کي اجرت کا معاوضه انگلستان والوں کو هوجاتا هی مگر چونکه انگلستان کي نسبت وهاں خوراک بہت ارزاں هی جو هر جگهه محنتي

---

† [illegible] کي ایک قسم مثل تاڑي کے میکسیکو میں هوتي هے

کے خرچ کا بڑا حصہ هوتي هی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق
انگریزي محنتیوں پر حاصل هی وہ اُس سے زیادہ هی جو اجرت کے
تفاوت سے معلوم هوتا هی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنہوں نے
اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ هند کے پاس بهیجي
گئے تهے لکهي هی دریافت هوا کہ ملک بنگالہ میں روز مرہ کا مزدور
تمام سال میں هزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا هی مگر باوصف اس
قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وهاں
بہت گران بکتي هیں البتہ خوراک زیادہ ارزان هی اگر وہ اُسي مول پر
بکتي جس سستي سے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي هي تو وهاں
ایک کنبہ کي پرورش ایک شلنگ سے هفتہ بهر نہوسکتي اور یہہ بات
واضح هی کہ هر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان
کي پرورش کے لیئے کافي وافي هوني ضرور هی اور بمناسبت اراضي اور
محنت مطلوبہ کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي هی جو زمین
سے بافراط تمام پیدا هوتي هی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول
هیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکي تمام اجرت خوراک میں
صرف هوتي هي تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل
هونگے مگر وهي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیہ
کو خرید هوسکے گي حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو
انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانہ هی بنگالہ کي اجرت سے
دہ چند زیادہ هی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے
تو دہ چند سے زیادہ هی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب
زیادہ هی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابلہ میں یہہ دشواري نہیں
هوتي کیونکہ پیشگي لگے هوئے سرمایہ اور اُسکے معاوضہ کا اندازہ زر نقد
میں هوجانے کے بعد هر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت
علانیہ معلوم هوجاتا هے *

واضح هو کہ آب و هوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا
اختلاف محنت کے پهیلنے کي بڑے موانع هیں چنانچہ منجملہ اُنکے
پہلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا هے کہ محنتي کا نقل مکان ایسي آب و هوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضاء و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقاموںکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ہے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبونکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور ‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے اِن دونوں ملکونمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا ملحنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ہے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

جہاں کہیں سرمایہ والوں اور محنتیوں کا رضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ اِرادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان کہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ہے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنہوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ھوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواھی بادشاھوں سے ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے ھي نقل مکانوں کے سبب سے ھمیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رھے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد ھونے والوں کا کچھہ پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضاع لیکونیا میں ھیلات اور مصر میں فلاح اور ھندوستان میں بھیل ھیں لگتا ھی مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود ھی وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بھي نہیں ھوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع ھونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ھوئي تھے جو اب حاصل ھی تب تک دولت و علم قوت و توانائي ھونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ھر حالت میں غلبہ اور فائدہ رھتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ھیں کہ گال والے یعني فرانسیسي سپہ گري اور بہادري میں رومیوں پر غالب تھے اور جس وقت تک کہ گال والے پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ھوئے تھے اُنکي سپاھیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ھوتي تھي اور اسیطرح امن امان کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا آساني سے شکار ھوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب ھوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم ھوتي تھي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر ھونے لگیں تو غالب معلوم ھوتا ھی کہ وحشیوں کي کئي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح ھو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم ھی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کہ زمانہ تاریخ کا ان لفظوں کو بخوبي جانتے ھیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں
صدي میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مختالفه حملوں کے مشابه لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف
وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ھیں جنکو ھم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے
پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکي یہہ ھی کہ تربیت یافته قوم کا ایک حصه
اپنے علم و دولت اور مادي اور غیر مادي سرمایوں سمیت ایک ویران یا
کم آباد زمین پر جاکر بسنا ھی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ھی
کہ باوجود بڑي ترقي علم اصول گورنمنت کے نئي بستیاں بسانے کے صحیح
اصول جوں جوں تربیت کي ترقي ھوتي جاتي ھے بہت کم سمجھے جاتے
ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھي جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم
ھوتا جاتا ھے جن نہایت ابتدا کي نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور
یونان والوں نے آباد کیا ھم واقف ھیں معلوم ھوتا ھی کہ وہ بستیاں اُن کے
بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ھوئي تھیں چنانچہ وہ لوگ اسبات
کے مجاز تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپني
محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اھتمام کریں اور اپني محافظت کا
بھروسا اپنے ذمه پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئي تھیں نئي بستیوں
والے اُن ملکوں کے باشندوں کي اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھي اور ترقي
اُن کي بقدر اُنکي آزادي کے ھوئي فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقه اور
شام میں اور یونانیوں نے اٹلي اور تھریس اور سسلي میں بسائیں معلوم
ھوتا ھے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کي بہت جلد برابر ھوگئیں بلکه اُنسے سبقت
لیگئیں جنمیں سے وہ نکلي تھیں یعني وہ تمام دولت اور قدرت اُنھوں نے
حاصل کي جو اُنکے ضلع کي وسعت اور اُس زمانه کے علم اور مذھب سے حاصل
ھوني ممکن تھي اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ ھرگز نو آباد
بستیوں کے نام کي مستحق نہیں بلکه عموماً وجود اُنکا مطرح ھوتا تھا کہ
اپني مفتوحه قوموں کي اراضیات اور سرمایه اور اُنکي ذات جو تربیت
یافتگي میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ھوتي تھیں فوج
والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کي دیجاتي
تھي جو بیگانه ملکوں کي لڑائیوں یا اپنے ملک کي لڑائیوں یا مفسدونکي
دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ھوسکتا ھی کہ رومیوں کي ان

بستیوں نے دنیا کي ترقي میں مدد کي یا اُسکي مانع ھوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باھر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکي منفعت کے واسطے تھیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تھیں جس ملک سے وہ بھیجي گئي تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکي حملوں سے اُنکي حفاظت کے کل مصارف کي مدد کرتا رھا ھی اور اپني تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاھي اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاھي کہ وہ اپنے ضلع کي پیداوار کي تجارت کو اُسي کے ساتھہ منحصر رکھیں یعني جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ھوں وہ صرف اُسي ملک کي پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کي پیداواروں کو صرف اُسي ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عھدہدار مقرر ھوتے رھے ھیں اور اور انتظام میں اُسکي طرف سے مداخلت ھوتي رھي ھی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستي والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلي ملک میں پیدا ھوتي ھیں وہ کسي بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بھي امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھي پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمي اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ھیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزي نے جزیرہ جمئیکا میں غلامونکي تجارت کي ممانعت کي اور شمالي امریکا کي بستیوں میں لوھے اور اُون اور ترپتوں کے کارخانہ مقرر ھونے کي اجازت ندي اور اب بھي † ویسٹ انڈیا والوں کو اپني شکر صاف کرنیکا امتناع کرتي ھی اور اُن ملکوں نے جنھوں نے بستیاں باھر بھیجیں ھیں ھمیشہ اُن بستي والوں کو اپني تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ھی اور اس وجھہ سے کہ اُن بستیوں کي حالت بخوبي محفوظ نہ تھي اپني نسبت اُنکي تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکي جان و مال

---

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ھیں جو شمالي اور جنوبي امریکہ کے درمیان واقع ھیں اور ایسٹ انڈیا ھندوستان کو کہتے ھیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں ھی اور وہ مغرب میں ھی *

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ھی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي
کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ھوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو
تب بھي یہہ نیک سمجھہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست
کش ھوجاتے اور اگر دست کش ھونے کے سبب رفع بھي ھوسکتے تب بھي
اُنکو دستبردار ھونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ھی کہ وہ دستبرداري
خواہ مناسب تھي خواہ نہ تھي مگر ٹلنے والي نہ تھي اخرکار واقع ھونا اُسکا
لابدي تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت
کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ھوئي تھي دہ چند زیادہ
اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رھیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ھوتا رھا ھی مگر اسمیں کچھہ
شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاھیئے جنسے
دنیا میں تربیت کا شیوع ھوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي
نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت ھوتا
ھی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ھوئیں اور اُنکو اسلیئے
کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار ھو جاتي ھیں اُنسے
اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں
بڑي مشکل پیش آتي ھی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم ھووے
کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضہ وصول ھو
جاوے سرولموت ھارٹن صاحب نے جوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل
مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر
اُسقدر توجہہ نہیں کي گئي ھی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں
اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواھي خلایق
کے سبب سے اُنپر ھوني چاھیئے تھي اور استریلیا میں بستي آباد
کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھي کہ تملم اراضي کي
پوري قیمت محنتیوں کے وھاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي
کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان
کرانا بالکل برائي کا باعث ھونا ھی یعني اُنھوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت هی کہ اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي هرگز توقع نہیں هے اسي تجارت نے مبتلا رکھا هی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصہ هوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروهوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح هو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ هووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدوں کسي خرچ کے لیجانا ممکن هی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید هوتا هی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور هی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوجاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا هووے اسلیئے یہہ بات بے کھٹکے کہي جاسکتي هی کہ نقدي سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہہ هی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں هوتے هیں کہ وہ اهتمام اپنے سرمایہ کا اوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکہ اِس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے هیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تھي کہ بیرونی ظلم و ستم سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب وهوا کا اختلاف علی الخصوص اختلاف آب وهوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

هی مگر وہ بھي بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برٹن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم هی اور جو کہ روز روز زیادہ هونا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کي دمبدم برابر کرنے پر مائل هے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و هوا کي خوبي پر مبني هیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھي غالباً کم هوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمه متعلقه صفحه ۴

خلاصه قانون پرورش غربا جو طامس تاملنز صاحب کي قانوني ڈکشنري ميں سے ترجمه کيا گيا

انگلستان ميں پہلي پہل جبري خيرات کا رواج بادشاہ هنري هشتم کے عهد دولت ميں هوا اور جس قانون کي روسے اس طرح خيرات هونے کا قاعده مقرر هوا اُسکا منشاء يهه تها که ناتوانوں يعني محتاجوں کي پرورش کيجاوے اور قوي اور تندرست غريبوں کو ايسے کام مليں جنسے اجرت حاصل هو غرض که اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاهر هوجاوے چنانچه محتاج سے ايسے لوگ مراد هيں جو محنت کرنے کے قابل نهيں هوتے يا اُنسے صرف اس قدر محنت هوسکتي هی جس سے وجهه معاش کافي بهم نهيں پهونچ سکتي اور مفلس ايسے لوگوں کو کهتے هيں که اُنکو معاش پيدا کرنے کے واسطے محنت کرني لابدي هوتي هی پهر جو کچهه قانون غريبوں کي پرورش کے واسطے جاري هوئے ظاهرا اُنکي بنياد ان هي دو قسم کے غريبوں کي پرورش پر تهي سب سے پهلا قاعده جو اب تک منسوخ نهيں هوا وه ايکٹ ۴۳ ملکه ايلزبت کي دفعه ۲ هي اور وهي ايکٹ حقيقت ميں اس موجوده قانون کا ماخذ هی اُس ايکٹ کي روسے هر † پيرش ميں غريبوں کي پرورش کے مهتمم مقرر هوتے تهے جنکا بڑا کام يهه هوتا تها که پهلي قسم کے غريبوں کي پرورش کے واسطے کافي امداديں جمع کريں اور دوسري قسم کے غريبوں کے واسطے کام کا انتظام کريں اور ايک منصف کو يهه اختيار ديا جاتا تها که اگر کوئي شخص مفلسوں ميں سے اُسکام کو نکرے جسميں اُسکو مصروف کيا جائے تو اُسکو تاديب خانه ميں بهيجدے

† جسطرح بستياں يعني شهر اور قصبے اور ديهات کي تقسيم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹري يا تحصيل کے هوتي هی اور علاوه آبادي کي تقسيم محلوں پر هوتي هی اسيطرح انگلستان ميں آباديوں کي تقسيم باعتبار گرجوں کے بهي علاوه تقسيم معمولي کے هوتي هی يعني ايک ايک گرجے سے ايک ايک محله يا کئي کئي محلے يا بستياں متعلق هوتي هيں پس ايک گرجے سے جسقدر آبادي متعلق هوتي هی اُسکو پيرش کهتے هيں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاري ہوئے جنسے بہت سي خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ھی جنمیں سے سب سے بڑي برائي یہہ معلوم ہوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ھی اسلیئے ہم اس قانون کي چھاں بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ھی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ھیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ھی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کارروائي کرنے کو مقرر ھیں اور ان کمشنروں کي مرقوفي بحالي کا اختیار گورنمنٹ کو حاصل ھے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کیسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ھیں اور ہر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتی ھیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ھیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العید کراسکتی ھیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاویز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنٹ کے کسي سکرتر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ھیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دونوں فریقوں کے حضور میں گذرانني پڑتي ھی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرتر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ھیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کي ہدایت اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ھی جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتي اِن دونوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھني کي اجازت نہیں ہوتي *

کمشنروں کو سکرتري اور اسسٹنٹ سکرتري اور محرر چپراسي اور اور عہدہ داروں رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ھي مگر تنخواہ اِن سب عہدیداروں کي

گورنمنت کي تجويز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ایک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هی پانچ برس سے زيادہ اپنے عهدہ پر نهيں رہ سکتا *

جهوٹي گواهي ديني يا جهوٹے بيان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا يا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هی اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا ميں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيون وغيرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئے تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز ميں ایک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگرانی کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بهي قواعد معين کريں کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں ميں ليجاوے اور تمام ملک ميں يهہ سب قاعدے يکساں رهيں *

اسليئے چودهويں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے يهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انجام ديني کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ایکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مجاز هيں اور جن مکانوں ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اور کارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عهدہ داروں کي هدايت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هيں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بيان

[illegible] کے ایکٹ ۴ [illegible] کي روسے يهہ بات مقرر کي گئي هی کہ [illegible] افسر [illegible] کو چاهيئے کہ کبهي افتادہ زمين کے قطعہ پر حسب اجازت [illegible] کے

اُسي پيرش کے عام خرچ يا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرليا جاويگا ناتوان غريبوں کي آسايش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ايک ايک مکان ميں کئي کئي کنبے بساوے *

بذريعہ ايکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پيرشوں کے گرجوں کے افسر يا سربراہ کار جو متفق ہوگئے ہوں غريبوں کے واسطے مکانات بطور کرايہ يا بطور بيع کے حاصل کرسکتے ہيں اور کسي دوسرے پيرش کے گرجے کے افسر يا سربراہ کار سے غريبوں کي سکونت يا پرورش يا کام ميں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہيں *

ان قوانين کي رو سے يہہ ضرور نہيں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمير کيئے جاويں بلکہ پيرش کے لوگوں کو اختيار ہی کہ وہ اپنے مکانات ميں بھي اُنکو جگہہ ديں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غريبوں کي پرورش کا ٹھيکہ لوگوں کو ديسکتے ہيں *

اور غريبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختيار ويسے ہي حاصل ہوتے ہيں جيسے کہ سربراہ کاروں کو حاصل ہوتے ہيں کيونکہ ايکٹ ۲۲ جارج سويم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے يہہ محافظ مقرر کيئے گئے تھے اُس ايکٹ ميں يہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہ کار جمع کيا کريں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کيا کريں ليکن اب محافظوں کا تقرر ايکٹ ہذا کي رو سے ہوتا ہی جيسا کہ آگے بيان ہوگا *

ايکٹ ۳۰ جارج سويم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختيار ديا گيا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کيا کريں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارليمنٹ کے اجلاسوں ميں پيش کيا کريں *

اور ايک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ کاروں کو اختيار تھا کہ کسي قريب کے پيرش ميں محتاج خانوں کو بناويں يا بڑھاويں يا فروخت کريں يا خريد کرليں *

کسي محتاج خانہ ميں پيدا ہونے يا مقيم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہيں قايم ہوتا *

محتاج خانوں کے انتظام کے قواعد ايکٹ ۲۲ جارج سويم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ ميں مندرج ہيں *

اور محتاج خانوں ميں بد چلني کرنے کي سزا ايکٹ ۵۵ جارج سويم کي دفعہ ۱۳۷ ميں درج ہی *

ايکٹ ۵۰ جارج سويم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختيار حاصل تھا کہ ايکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ ميں جو قواعد مندرج ہيں اُنکي تعميل ايسے محتاج خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نہو کراوئیں اور جب مناسب سمجھیں اُن قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاج‌خانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونیئن میں جنمیں محتاج‌خانہ نہوں محتاج‌خانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے محتاج‌خانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونیئن یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونیئن پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاج‌خانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي امداد نکرے یا فلاں فلاں قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ۵۹ جارج سویم کے دفعہ ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہ‌دار ھوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ ھذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیئن یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اھتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور ھر شخص کے محافظوں میں منتخب ھونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نھو اور وہ خاص صفت یہہ ھی کہ وہ یونیئن کے کسي پیرش میں چندہ دیتے ھوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیہ سے کم نھو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر ھوسکتے ھیں *

محافظوں کا تقرر ھرسال کي پچیسوین مارچ کو یا اُسکے قریب ھوگا اور پیرش میں کے رھنے والے منصف جو گورنمنٹ کیطرف سے اپنے عھدہ پر مامور ھوں بلا لحاظ اُس عھدہ کے محافظوں میں منتخب ھونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیئن کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو ھزار روپیہ سے کم چندہ دینے والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینے کا اختیار ھوگا اور دوھزار روپیہ یا دوھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو دو ووٹ دینے کا اختیار ھوگا اور چار ھزار روپیہ یا چار ھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو تین ووٹ دینے کي اجازت ھی اور جائداد رکھنے والے اُس قاعدہ کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے ھیں جو ایکٹ ٥٨ جارج سوم کے دفعہ ٦ میں مندرج ھی یعني پانسو روپیہ چندہ کے دینے پر ایک ووٹ اور ھر ڈھائي سو روپیہ کے زیادہ ھونے پر ایک اور ووٹ دینے کا اختیار ملتا ھی مگر چھہ ووٹ سے زیادہ نھیں دیئے جاسکینگے گو کتنا ھی زیادہ روپیہ اُنسے لیا جاوے اور ھر ایسا جائداد رکھنے والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض ھو وہ مالک ھونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا ھی اور مختاراً بھي دے سکتا ھی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا ھی اور ملکیت کي مالیت کا اندازہ جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر مین لیئے جائینگے اور کمشنروں کي ھدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگے تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھہ ضرورت نھیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سوائے اسباب کے اور کوئي جوابدھي بھت کم ھوتي ھی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ ھوتا ھی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رھتا ھی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسہ نیک کاموں کے واسطے ھوا کرتا ھی *

کار بند رهیں اور جو عهدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جهاں محتاج خانه نهو محتاج خانه بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحده کرنے یا اُسمیں اور زیاده کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هي *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکسان هون ایک هي سمجهي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجهه سے کئي پیرشون کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظون کے لیئے بهي وهي سزائیں مقرر هین جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹهیکه لیویں تو ایک هزار روپیه جرمانه اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکت ۲۲ جارج سویم کي دفعه ۳ کے نقشه میں مفصله ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعده بهي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یهه هي که کمشنروں کے ایجاد کیئے هوئے قاعدوں کو ایسا سمجهنا چاهیئے که وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانه جس سے ضرر کا اندیشه هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانه میں چوده دن سے زیاده نهیں رکها جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظه کرنے کا هوگا جیسا که ایکت ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تها اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانسته تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معامله میں کوئي قاعده کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکهتا هي جیسا که قانون مذکورہ بالا کي روسے رکهتا تها *

جن قواعد کے لکهنے کي طرف هم ابهي اشارہ کرچکے هیں

وہ یهه هیں

اول جو شخص کسي محتاج خانه میں بهیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي اچهے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رھنے والے میلی کچیلی نھوں پاک صاف رھیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کھانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاھے اور جو شخص محتاجوں میں سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا ھو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب ھو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ ھو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بھیجیگا جو ایک مھینے سے کم اور دو مھینے سے زیادہ نھو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق ھوں اور نھایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے ھوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس ھوگئے ھوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس ھوئے ھوں رکھے اور علیلہ یا بیمار محتاجوں کے واسطے علیحدہ کمرے ھونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں و محتاج خانہ ھو ضرورت کے وقت بھیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق ھونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجي سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آتھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن ھي گھنتوں میں کھانے پینے طبیعت بھیلانے سستانے کے گھنتے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں متل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماھي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھتے گورنر تمام ھر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نھیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نھیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آتھہ بجے شام کا ھی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا ھی *

ساتویں جب کوئي محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن ہو اُسکي تجہیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کر کے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا ہو اور اُسکي تجہیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وہاں پرورش پاتے ہیں یا کام کرتے ہیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں ہوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع ہی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مہینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں ہر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل ہونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجہہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذہب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارھویں گورنر ہر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رہنا محافظوں کي راے میں مناسب نہو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پہلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاہیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باہر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نہوني چاہیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت ہوني چاہیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاہیئے *

پانچویں ہر وقت کام میں مصروف رکھنا چاہیئے *

چھٹے مناسب مہرباني اور توجہہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاہیئے *

عہدہدار پیرش کے

محافظوں اور سر براہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کر سکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکی تعیناتی کی حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگی کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کی جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کی ہدایت اور اختیار پر موقوف ہی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کی پرورش کے واسطے بطور جمع بندی کے وصول کیا جاتا ہی حکم ہی کہ اپنا حساب ہر شسماہی بر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئی محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسی محافظ وغیرہ سے جسکی تحویل میں کچھہ باقی رہ گئی ہو وہ اُسی طرح وصول ہوسکتی ہی جسطرح کہ اس قانون کی روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتی ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہدارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کی شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسی تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغی کی سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسی عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کی پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے ہی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم تھی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکی تعداد کی کمی بیشی اُس پیرش کی وسعت پر منحصر ہوگی ہر برس ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول ہی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کی مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسی پیرش میں رہتا ہو غربا کی سربراہ‌کاری کی سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کی تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یاتجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اہل و اعیال رکھتے ہوں کام پر لگاوینگے اور ہفتہوار یا ماہواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دھک لینے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئیلہ کي کھان والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوھے لکڑي وغیرہ کا بہت سا دخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندھے لنگڑے لولی اپاھج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نہوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پیرش سے جس میں وہ محتاج‌خانہ ہو روپیہ بہم پہونچایا کریں اور یہي سربراہ‌کار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم ھی کہ جن لنگڑے لولوں اندھوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادي دادا یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے ہوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رھتی ہوں اپنے سہ ماھي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي ہوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماہواري کي قرقي‌ہوا کریگي *

بموجب ایکت ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاج‌خانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نہیں کیجاویگي مگر ایکت ۳۶ جارج سوم کي رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاج‌خانہ سے علحدہ گھر بیٹھے ہوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق ہوگئي ہو یا محتاج‌خانہ کي آب و ہوا مضر ہوگئي ہو *

انہیں قوانین کي رو سے سربراہ‌کاروں پر لازم ھی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بہم پہونچانے میں قاصر ہوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے ہوں خواہ عارضے یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجہہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے ہوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وہاں سے جانا اُنکا مصلحت نہو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رھنے والے ہوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے ہوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بہم پہونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض ھی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي ہوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچہ کي پرورش سے بري‌الذمہ ہو جاتا ھی در صورت نہ وصول ہونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے ضامنوں پر نالش کرسکینگے *

یهه بات طی هوچکي هی که جس شخص کي اسقدر کثرت سے اولاد هوگي که وه سب کي پرورش نکرسکے یا کوئي کادي مزدوري کا کام اُسکو نه ملے تو اُسکو بڑي ناتوانوں کي طرح امداد ملیگي اگرچه یهه بیان هو چکا هی که ناتواں سے ایسا شخص مراد هوتا هی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نهو اور اُس شخص کا حال ایسا نهیں هی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملني چاهیئے *

اس قانون کي رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں هی کیونکه اس قانون میں اس بات کے بیان هونے کے بعد که ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکه ایلیزبت کے طریقه جاري هوگیا تها جو امداد حاصل کرنے کي حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر هوتے تهے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکي رو سے منصفوں کو اُنهیں لوگوں کو گهر بیٹهے مدد کرنے کي اجازت تهي کمشنروں کو حکم هی که کمشنر ایسے قواعد کے ذریعه سے جو اُنکے نزدیک مناسب هوں یهه بات قرار دینگے که کسي خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانه سے باهر مدد دي جاوے اور سواء اُنکي تجویز کے اور کوئي امداد جائز نهیں اور جو کچهه هوگي وه موقوف کردیجائیگي باستثناے ایسي خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سوبراه کار یا محافظ اُنکي اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسي سکرتر اعظم گورنمنت کو کرینگے *

پس اس قانون کي رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاري کیئے هیں وه بهت سادے هیں چنانچه تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعني بیماري حادثه وغیره کے جنمیں محافظوں اور سربراه کاروں کو امداد دینے کا اختیار هی کچهه بهي مدد نملیگي جب تک که وه معه کنبه محتاج خانه میں داخل نهوں *

پرورش کسکے ذریعه سے هوني چاهیئے

کسي پیرش کے دو منصف یهه حکم دینیکا اختیار رکهتے هیں که فلاں شخص ضعیف بوڑهے یا کمزور بچه کے محتاج خانه سے باهر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکهدے که مجهکو اچهي طرح علم اسبات کا هی که یهه شخص محنت کرنے کے قابل نهیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کي پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب هوتا هی جنکي رو سے وه مقرر کیئے جاتے هیں *

کوئي سربراه کار اُس سے زیاده امداد نکرسکیگا جسقدر که محافظ یا منتخب لوگ اسکو حکم دیویں بجز چند روزه ناگهاني بڑي سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بهي سواے ضروریات کے روپیه پیسه کي امداد نکریگا خواه مدد پانے والا محتاج خانه میں رهتا هو یا نرهتا هو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا هی کہ ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواۓ روپیہ کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا هی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق هو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بهي وهي سزا هی جو مذکور هوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم هی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بهي یہہ هدایت هي کہ محتاج خانہ کے اندر خواہ باهر جو کچهہ مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانہ کا گورنر یا اور کوئي ایساهي عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب مین درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یہہ هی کہ جو کچهہ مدد کسي عورت کو دي جاتي هی اُسمیں اُسکا شوهر بهی شریک هوتا هی اور جو مدد کسي شانزدہ سالہ یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي هی اُسمیں اُسکا باپ بهي شریک سمجها جاتا هی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچہ کي امداد میں شامل گني جاتي‌هی یعني جو کچهہ پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي هی حقیقت میں وہ شوهر اور باپ اور بیوہ کي بهي هوتي هی *

یہہ قانون اسیات کو بهي اور استحکام دیتا هی کہ ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمہ‌دار هیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا کہ پہلے بیان هوچکا *

پہلے قانون کي روسے بیوش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبے کي پرورش کا مقدور تو رکهتے هوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے نکر سکیں هفتہ‌وار یا ماهواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تهے اب اس قانون کي روسے بهي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیہ پیشگي دینے کي اجازت هی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجہ کو یا سولہ برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي عورت کو کچهہ دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکهي گئي هو یا نهو وہ قرض سمجها جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجها گیا هو کہ اُسکو مدد پہونچي هی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعہ ۵۹ اسي قانوں کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یہہ اجازت تهي کہ ایسے سپاهي کے کنبے کي بهي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم هو منسوخ هو گیا اور اُس مضمون کا یہہ نتیجہ بهي کہ پیرش کے عہد داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم سرم کرتے تھے منسوخ ھو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے دہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کي رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا سادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاهدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج ھوئے اس قانون کي رو سے یہہ بات قرار پائي هی کہ جو منصف اُن معاهدوں کا اُسي طرح ھونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے ھوئے قاعدوں کے خلاف نہیں هیں ورنہ وہ هرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ هر معاهدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا هی جو کسي پیرش میں سیٹل منت یعنے مستقل سکونت رکھتے هوں *

سیٹل منت کا بیان

سیٹل منت یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے هیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا هو امداد چاهنے کا حق رکھتے هیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے هیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہ‌کار نہوں وهاں سیٹل منت نہیں حاصل هو سکتا اور وهاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا هی نہ وهانسے کسي اور مقام کو جہاں پرورش هوتي هو بھیجا جا سکتا هی اسلیئے هر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا ھوا هو وہ بذریعہ اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل منت حاصل کرسکتا هی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منت حاصل هو سکتا هی وہ یہہ هیں اول پیدایش دوسري مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد هونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاري هونے سے پہلے دو طریق سیٹل منت حاصل کرنے کے اور بھي تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عہدہ‌دار هونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کي سیٹل منت باپ کے سیٹل‌منت سے هوتي هی اگر معلوم هو اور جو معلوم نہو تو ماں کي سیٹل منت سے هوتي هی اور جو دونوں کي معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم هوتي هی اگر اُسکا مقام ولادت بھي

دریافت نہو سکے تو اُسکی پرورش بطور عارضی مفلس کے اُسی مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وہی قرار پاتا ہی جو اُسکی ماں کا ہو تاوقتیکہ سولہہ برس کا ہو یا بذریعہ شادی وغیرہ کے سیٹل منت حاصل نکرے *

موجودہ قانون کی روسے یہہ حکم ہی کہ جو شخص ایسی عورت سے شادی کرے جسکے بال بچے بھی ہوں خواہ وہ زنا سے پیدا ہوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض ہی کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجھہ کر سولہ برس کی عمر تک یا اُنکی ماں کے وفات تک اُنکی پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ ہم دریافت کرچکے کہ جو کوئی لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے اور لڑکی اپنی ماں کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے وہ اُس سیٹل منت سے بدل جاتی جو وہ اپنے کسی خاص حق سے حاصل کرے غرضکہ وہ سیٹل منت اُسوقت جاتی رہتی ہی جبکہ بچہ کی عمر اکیس برس کی ہو جاوے یا وہ شادی کرلے یا کوئی اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئی اختیار نرہے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادی نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منت حاصل نکرلے *

تیسرے شادی اگر کوئی عورت کسی ایسے شخص سے شادی کرے جو ایک معلوم سیٹل منت رکھتا ہو تو وہ سیٹل منت اُس عورت کی بھی سیٹل منت ہو جاتی ہی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منت رکھتی ہو یا نرکھتی ہو اور اسیطرح اور ہر ایک سیٹل منت جو اُسکا شوہر اپنی وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکی ہوتی جاویگی خواہ وہ عورت اپنی شوہر کے سیٹل منت میں کبھی رہی ہو یا نرہی ہو شادی کے بعد وہ سواے اپنے شوہر کے سیٹل منت کی کوئی خاص اپنی سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتی اور اگر اُسکے شوہر کی کوئی سیٹل منت نہو تو اُسکی خاص سیٹل منت اگر کوئی ہووے تو وہ بھی معطل رہتی ہی البتہ بعدوفات اُسکے شوہر کے وہ کام دیتی ہی اور کوئی اور نئی سیٹل منت حاصل کرنے تک وہ قایم رہتی ہی *

چوتھے شاگردی اگر کوئی شخص شاگردی کرے اور کسی شہر یا پیرش میں آباد ہو تو اِس آباد ہونے یا شاگردی کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منت حاصل کریگا اور سیٹل منت اُسکی اُس پیرش میں قرار پائیگی جس پیرش میں وہ اپنی شاگردی کے آخیر چالیس دن میں رہا ہو باستثناے ایسی صورت کے کہ اُسکی پاس ایک سارٹیفکٹ ہو یعنی کسی پیرش کا ایسا سارٹیفکت ہو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار ہو کہ یہہ شخص اگرچہ یہاں سے اور جگہہ کو جاتا ہی مگر یہہ اور اسکا کنبہ قانوناً ہمارے پیرش کا مستقل باشندہ ہی جس اقرار سے وہ پیرش جہاں

یهه سارٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس برجهه اور خرچ سے بري‌الذمه هو جاتا هی جو اُس شخص کے وهاں جانے سے اُس پر عاید هوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کر کرایه پر لینا جائداد حو مکان اراضي وغیرہ هو وہ اور شخصوں کي ملکیت هوني ضرور هی اور وہ بجاے خرد علحدہ هو کسي مکان وغیرہ کا جز نهو اور اُسکی قبضه کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نهو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعه هوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایه پر لیا جاوے جسکے کل کرایه کا مجموعه سو روپیه هو اور وہ سب قطعی ایک هي پیرش میں هوں تو کوئي قباحت نهیں *

یهه ضرور هی که ایک سال کے واسطے سو روپیه کرایه پر کرایه دار لیوے اور کرایه اُسکا بهي ادا کرے اور اپنا هي قبضه رکھے کسي اور کو کرایه پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رهنا اُسکا ضرور هی یهه ضرور نهیں که خاص اپني جائداد ىر رهی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعه ۱۰ میں حکم هی که آیندہ سے کوئي سیٹل منت جائداد پر صرف قابض هونے سے مکمل نهوگي جب تک که قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بهي نهو جاوے اور سال بهر تک اُس جائداد پر چندہ نه وصول کرلیا جاوے *

چهٹے صاحب جائداد هونا اپني هي جائداد پر خود قابض هو یا بذریعه تهیکه‌داري کے قبضه هووے غرض که کسي قسم کے ایسے پٹه کے ذریعه سے جو قانونا جایز هو قبضه هو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعه هبه یا ورثه یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل هوئي هو اور جائداد خواہ مکان هو یا زمین هو سیٹل منت حاصل هوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچهه سالانه حق مالکانه ملنے سے اور جائداد مشترکه کے ایسے حق سے جس سے کبهي کچهه غرض نرکهي هو سیٹل منت حاصل نهیں هوتي *

بذریعه جائداد کے سیٹل منت حاصل کرنے کے لیئی یهي بات کافي نهیں که ایک پیرش میں جائداد هو بلکه اُس پیرش مین چالیس دن تک سکونت کرني ضرور هی جس میں وہ جائداد واقع هو اور سکونت کرنے میں بهي شرط یهه هی که صاحب جائداد بذات خود رهے بي‌بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نهیں اور یهه رهنا لگاتار چالیس دن تک هو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی هوں اور یهه ضروري نهیں که جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض هو اُسکي طرف سے تهیکه‌دار کرایه‌دار کا قابض هونا کافي هی مگر اس صورت میں یهه لازم هی که صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکهتا هو جهاں اُسکي جائداد واقع هو *

اِس قانون کي دفعه ٦٨ میں جو کسي گذشته طریقوں پر سیٹل منٹ کے کچهه اثر نہیں کرتي یهه حکم هی که جو شخص بذریعه جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سیٹل منٹ جب تک قایم رهتي هی که وہ اُس پیرش سے دس میل کے فاصله کے اندر اندر رهی جس پیرش میں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اس فاصله مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمه اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وہ اُسي پیرش میں بهیجدیا جاوے گا جهاں نئي سکونت کرنے سے پہلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منٹ حاصل کرلیا هوگا تو وهاں بهیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وہ اُسوقت تک سیٹل منٹ حاصل نہیں کرسکتا جب تک که وہ اُس جائداد پر قابض نهوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چندہ کا ایک شخص پر سیٹل منٹ حاصل هونے کے لیئے چندہ مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ایک زمیندار پر چندہ مقرر هوتا هی اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سیٹل منٹ کا نہیں هوتا بذریعه کاشتکار کے چندہ وصول هونا کافي هی یهه کچهه ضرور نہیں که خود زمیندار هي اُسکو ادا کرے چندہ سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چندہ اور گرجا کا چندہ اور زمین کا محصول اور اور هر ایک محصول مراد هی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا هی اور قانون کي روسے صفائي شهر کا چندہ اور چندہ سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منٹ حاصل نہیں هوتا *

پرورش زنا سے پیدا هوئی بچوں کي

ابهي هم بیان کرچکے هیں که ولدالزنا کي سیٹل منٹ سوله برس کي عمر هونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منٹ حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منٹ هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک بے شوهر رهي یا بیوہ رهی تو سوله برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمه هوتي هی *

اس قانون میں بعد منسوخ هونے اُن قوانین کے جنکي روسے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچه کي پرورش کا خرچ ندینے کي وجهه سے مقید هوتا یا ماں سزا کے قابل هوتي یهه حکم هی که اگر کسي ایسے بچه کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکهتي هو اور وہ بچه محتاج خانه میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سه ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراہ کار یا محافظ یهه درخواست کرینگے که اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکو وہ اُس

بچه کا باپ ٹھہرلوس جاري هو که جو کچھه اُس بچه کي پرورش کا خرچ پیرش کے ذمه پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے جزدہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیگي اگر بعد تحقیقات کے یہه ثابت هوگا که یهي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچه کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ هی تو عدالت جیسا کچھه مناسب سمجھے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یهه حکم جب تک قابل نفاذ نهوگا که حسب اطمینان عدالت کے اُس بچه‌کي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواهوں کي گواهي سے نهوئي هو اور یهه حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ هوگا جسقدر اُس بچه کي پرورش کے لیئے اصل مین درکار هوگا اور اُس بچه کي ساتهه برس کي عمر هونے تک جاری رهیگا اور جو کچھه روپیه اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچھه ندیا جاویگا نه اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گي تو اُس بچه کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکه اُس درخواست گذرنے سے چھه مهینے پیشتر اُسکي ولادت هو اور اگر اُسکي ولادت چھه مهینه ببستر سے زیادہ کي هووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمه کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچه کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا هی جو کچھه خرچ هوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچھه حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمه پڑیگا * .

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیه یا مدعاعلیه کے وکیل کي بھي تحقیقات کریگي سوائے اسبات کے که سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیه کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بھي عدالت مجازهی که تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواهوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامه سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا هوجاوے که وہ روپوش هوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمه فیصل هونے تک تادیب خانه میں رکھه سکتا هی *

کسي ایسے بچه کي پرورش کے خرچ کا ایک مهینے کا بقیه صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی که اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ھوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ھو تو یہہ بات معلوم ھوتي ھی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ھی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنھوں نے قانوناً حاصل کي ھوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ھی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ھی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بھگتے ھوئے لوگ ایسے ھي سمجھے جاتے ھیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ھی اور یہي لوگ ھمیشہ نکالے جانے کے قابل ھیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ھوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کرلیکا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رھتے ھوں گو کیسي ھي تھوڑي اور کم ھو وہ نہیں خارج ھوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ھیں کہ وہ اخراج کے مانع ھیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوھر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ھوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رھنے والي ھونے کي وجہہ سے سیٹل منٹ نرکھتي ھو سوائے اسبات کے کہ وہ اپنے شوھر سے جدا رھتي ھو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ھوسکتا اور یہہ معلوم ھوتا ھی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باھمي کے جدا نہیں ھوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رھنے والے ھوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي خارج نہیں ھوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ھی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ھوتا ھی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ھیں لیکن حکم نافذ ھونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ھوتے ھیں اُسکي سیٹل منٹ کي نسبت اظھار لیا جاتا ھی اور اگر منصفوں کو گواھوں کي گواھي سے اسبات کا اطمینان ھوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ھی حالانکہ اُسکي سیٹل منٹ قانوناً دوسرے مقام کي ھی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجي جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد خارج ھوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ھی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بھیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بھیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بھي وہ خارج کرکے بھیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کریں یا کوئي ایسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کےدستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچھہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بھیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت شاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کرسکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تھا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي رایے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بھي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے روسي تیز شرابوں کے محتاج خانہ میں لانے کي ممانعت هیَ ، خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر پر دو سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر کو کسي بالغ کی جسماني سزا دینے یا کسي مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر حسقدر کسي منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یھي سزا هوگي اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مهینے کي قید کا سزاوار هوگا اور اس قانون میں یہہ بھي تاکید هی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان مین هیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسي عام مقام میں آویزان کرادي جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ هوگا *

محتاج خانہ کے سربراہ‌کاروں اور گورنروں اور عہدہ‌داروں کو قواعد کي پابندي نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بھي سزائیں دیجاتي هیں اور ایسے لوگوں کو بھي جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابي کرین یا کمشنروں کي حقارت کریں سزا دیجاتي هی یعني پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کي سزا جو بدچلني سمجھا جاتا هی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ هوتا هی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکت ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب هوتي هیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کي طرح وصول کیجاتي هیں یعنے دو منصف وصول کرتے هیں اول کرئي کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئي منصف اُس شخص کو جس سے کوئي رقم وصول کرني هی طلب کرتا هی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دہنے کے اور اُسکي جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے هیں اور بعد صادر هونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماحوذ رکھہ سکتے هیں اور اگر کافي عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ مین تین مهینے کے واسطے قید کرسکتے هیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسي ولدالزنا کے معاملہ کا کوئي حکم هو اُسکا اپیل سہ‌ماهي کے اجلاس مین دائر هوسکتا هی *

گرچے کے افسر اور سربراہ‌کار مع منصفوں کي اتفاق راے سے چندہ کي شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

. . ۓ بات ثابت کرنے کے لیئے کہ کسي کي رو رعايت کچھہ نہيں کي هی گرجے
. ...ر اور سربراہکار هر سخص کو حو ديکھنا چاهی وقتاً فوقتاً اپنے دستخطي چندہ
ے کتاب کو آتھہ آنہ فيس کے ليکر ديکھائينگے اور چوبيس ناموں کي نقل چار آنہ
فيس ليکر دينگے اور اگر وہ نديکھائيں يا نقل نديں تو دو سو روپيہ جرمانہ اُنپر
کيا جاويگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود نہوں تو صرف سربراہکار هي تمام کاروبار
کوحو پروَرش غربا اور تجويز چندہ سے متعلق هوں انجام دينگے *

گرحی کے افسر يا سربراہکار چندہ کي شرح هر شخص کي ايسي منقولہ اور غير
منقولہ ملکيت پر قايم کرنے کے مجاز هيں جو ظاهر اوراُسي پيرش ميں هو عام قاعدہ
يہہ هی کہ هر قسم کي ملکيت حو پيرش ميں واقع هو اور اُس سے سالانہ منافع
حاصل هوتا هو چندہ لگانے کے قابل هوتي هی *

ايک خاص قانون کے ذريعہ سے ايسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ ليا جاتا
هی جو ايک سال کے اندر ساٹھہ روپيہ سے دو سو روپيہ تک کرايہ پر تين مهينے سے
کم کے ليئے ديئے جاتے هوں اوروہ چندہ کرايہ دار کے اسباب تک سے وصول هوسکتا
هی اور وہ مالک کے کرايہ ميں سے مجرا ليگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ايک هي مناسبت سے قايم هوتي هی اور اس مناسبت
کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہکاروں پر لازم هوتا هی کہ گذشتہ جمع بنديوں يعنی
چندہ کي کتابوں کے ذريعہ سے شرح تجويز کريں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد هوگي
تو منصف اُسکو خفيف اجلاس ميں يہانتک کہ سہ ماهي کے اجلاس ميں صحيح اور
درست کرديں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تين
چوتھائي پر شرح چندہ کي قايم کرني غير مناسب نہيں *

بموجب دفعہ ۹۲ ايکت ٦ و ٧ وليم چهارم کے چندہ کي شرح مناسب اور يکساں
مقرر کرنے کا يہہ طريقہ قايم کيا گيا کہ هر ايک جائداد کي اُس آمدني ميں سے
جو قياساً سال بسال اُس سے وصول هوسکے مرمت اور بيمہ وغيرہ کے خرچ اور تيز اور
ضروري ايسے خرچ کي منهائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرايہ وصول هونے کے قابل
رهي جو کچھہ باقي رهے اُسپر چندہ لگايا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پهلے
سے چلی آتی هيں اُن ميں تبديلي نہيں هوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے ليئے جائدادوں اور اراضيات کي
پيمايش اور تخمينہ کرانے کا وقت قايم کرنا کمشنروں کے اختيار ميں هی *

جن لوگوں پر چندہ لگايا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے هيں *

پیرش کے چندہ کي جمعبندي کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب سمجھیں منصفوں کے اُس اجلاس میں دایر کرسکینگے جو ہر قسمت یا ضلع کے لیئے وہ خاص اجلاس کرینگے اور اطلاع اُسکي اتھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی بشرطیکہ اپیلانت بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست مجمل اپیل کي گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت اسبات کي داخل کرے کہ تحقیقات اپیل کي کراونگا اور جو کچھہ حکم ہوگا اُس سے سرتابي نکروں گا اور اُس کلکٹر یا سربراہ‌کار کو جسنے چندہ تجویز کیا ہو اجلاس سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع اپنے اپیل کرنے کي کرے *

ایسے پیرشوں کي امداد کے لیئے اور پیرشوں پر چندہ لگایا جاسکتا ہے جنمیں غربا کي پرورش کے لیئے کافي چندہ جمع نہو سکے *

ازروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہی *

نقشه جمع بندي چنده جو واسطے پرورش غربا مرتن متعلقه ضلع سري کے پیرش کے ۳۰ مارچ سنه ۱۸۳۷ع مبں بحساب فیصدي دو روپیه آتهه آنه کے مرتب کیا گیا

نمبر	بقیه واجب یا جسمیں عذر هو	ام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چنده لگایا گیا	نام اور موقع	تخمینی وسعت	لگان یا کرایه تخمیني	امدني قابل چنده	شرح چنده فیصدي دو روپیه آتهه آنه
۱	*	جیمس اسمتهه	جان گرین	اراضي اور مکانات	وائیت ایکر کهیت	چالیس ایکر	چهه سو روپیه	پانسو پچاس روپیه	تیره روپیه باره آنه
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سٹریت یعني مغربي بازار	ایک رود	تین سو روپیه	دوسو پچاس روپیه	چهه روپیه چار آنه
۳	پانچ آنه جس میں عذر هی	جان پوآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندره روپیه	باره روپیه آتهه آنه	پانچ آنه
وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره	وغیره